رسول ﷺ نے فرمایا!
اُسی طرح نماز پڑھو جیسے تم مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو (بخاری جلد نمبر 1 صفحہ 88)
نماز کا
مکمّل انسائیکلوپیڈیا
ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم
نماز
اسلام بک ڈپو
042-37112941

نماز کا

مکمل انسائیکلوپیڈیا

تصنیف لطیف

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

اسلام بک ڈپو
۱۲ گنج بخش روڈ لاہور
فون :042-37112941

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز کا مکمل انسائیکلوپیڈیا

تصنیف لطیف ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

بار اول	....	جولائی 2014ء
پرنٹرز	....	آصف صدیق پرنٹرز
تعداد	....	1100/-
ناشر	....	چوہدری غلام رسول ۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	....	=/ روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

پروگریسو بکس
6۔ یوسف مارکیٹ ٥ غزنی سٹریٹ اُردو بازار ٥ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

شوروم دوکان نمبر 5۔ مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

اسلام بک ڈپو ۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941
0323-8836776

انتساب

سوز و ساز رومی اور پیچ و تاب رازی کی کیفیتوں میں زندگی گزارنے والی ایسی جامع شخصیت کے نام جن کی ہر ملاقات میں مجھے بصیرت و بصارت کی روشنیوں سے جگمگاتے الفاظ پر مبنی ایسی گفتگو سننے کو ملی جس نے نہ صرف میرے ضمیر پہ دستک دی بلکہ مجھے علمی کام کرنے پر بھی ابھارے رکھا نیز اپنے علم پر عمل کی ترغیب بھی دی۔ مُرادِ مَا معلم محترم

مفتی شیر محمد خان صاحب زید مجدہ

(رئیس دارالافتاء، دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف)

کے نام

﴾نماز﴿

شکر کی نماز شکوے کی نماز سے زیادہ

طاقت ور ہوتی ہے۔

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

حُسنِ ترتیب

حرف حرف خوشبو

ایک دفعہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں تشریف فرما تھے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی صحبت میں بیٹھے یہ عشاق اپنے حبیب لبیب ﷺ کی باتوں سے خوب لطف اندوز ہو رہے تھے کہ کسی صحابی نے سوال کر دیا کہ اے حبیبِ خدا آپ ﷺ پر ہماری جانیں نثار ہوں ذرا یہ تو بتائیں کہ آج دنیا میں ہم آپ ﷺ کی صحبت بابرکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں قیامت کے دن آپ ﷺ ہمیں تو پہچان لیں گے کیونکہ آپ ﷺ نے ہمیں دیکھا ہے بھلا وہ لوگ جو ہمارے بعد میں آئیں گے اور قیامت تک آپ ﷺ کے آنے والے اُمتی جب میدانِ محشر میں ہوں گے تو آپ ﷺ اتنی اُمتوں میں سے اپنے امتیوں کو کیسے پہچانیں گے آپ ﷺ کو کیسے معلوم ہوگا کہ یہ میرا اُمتی ہے۔

اپنے پیارے صحابی رضی اللہ عنہ کی اس بات پر نبی کریم ﷺ نے مسکراتے ہوئے جواب فرمایا کہ میں قیامت کے دن اپنی اُمت کو ان کے اعضاءِ وضو سے پہچانوں گا وہ تمام اعضاء نور سے روشن ہوں گے۔ میرے اُمتی جو اپنے ربّ عزوجل کی بارگاہ میں حاضری کے لیے وضو کر کے طہارت حاصل کر کے حاضر ہوتے ہیں ان کے وضو والے اعضاء نور سے منور ہوں گے اس طرح میں دور سے ہی اپنی اُمت کو پہچان لوں گا۔

جی ہاں! دین حق کی انہی باتوں کو جب عشاق اور صاحبانِ دل پڑھتے ہیں تو وہ ان اعمال کو بجا لانے میں ذرا بھی تاخیر نہیں کرتے جن سے عشق مصطفیٰ ﷺ اور

قربتِ خدا میں کاملیت جیسی لازوال دولت حاصل ہوتی ہے۔ دین اسلام کی یہی کاملیت تو ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو نہ صرف ظاہری مطلب جسمانی طہارت کے اصول وضوابط سکھاتا ہے بلکہ باطنی طہارت کے وہ خوبصورت ونمایاں اصول بھی سکھاتا اور بتاتا ہے جن پر عمل ایک مسلمان کو مومن بنا دیتی ہے پھر وہ بندہ مومن انہی اصولوں پر دوام حاصل کر کے صرف بندہ مومن نہیں بلکہ سچا مومن بن جاتا ہے۔

سچا مومن حقیقتاً ان پانچ صفات کا مظہر کامل ہوتا ہے جن کی موجودگی میں زیارت کرنے والے صاحبان دل زبان حال وقال سے کہتے ہیں اس بندے کو دیکھ کر خدا یاد آ جاتا ہے اور حقیقتاً یہ انہی صفاتِ خدا کا عکس ہوتا ہے جن کی موجودگی نہ صرف ظاہر کو بلکہ باطن کو بھی چار چاند لگا دیتی ہے سچے مومنین کی پانچ صفات میں سے اوّل تو "واذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم" ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ اللہ کی صدائیں بلند ہوا کرتی ہیں جب ان کی سماعتوں کے پردوں سے اللہ اکبر کی دلنواز صدائیں ٹکراتی ہیں تو ان کے ایمان انہیں ان کی خطاؤں پر جھنجوڑتے ہیں اپنی اپنی لغزشیں یاد آتی ہیں ان کی آنکھیں پُرنم ہو جاتی ہیں مارے خوف کے ان کے بدن کے بال تک کانپ جاتے ہیں۔ خوف وڈر کا یہ عالم اس قدر نمایاں ہوتا ہے کہ کبھی کبھی تو ان کی جان قفسِ عنصری سے پرواز کر جاتی ہے۔ اس وقت حضرت امام زین العابدینؒ جیسی ہستی کا یہ عالم ہوا کرتا ہے کہ حج کرنے جاتے ہیں امیر قافلہ کے فرائض سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔ ادھر اہلِ قافلہ کی زبانوں سے "لبیك اللھم لبیك" کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں ادھر سالار قافلہ وادی حجاز سر جھکائے ہوئے ہیں احباب حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں۔ عالیجاہ! اپنے لبوں کو جنبش دیں اس کلمہ تلبیہ کے بنا تو کچھ لذت اور سروکار نہیں یہ تو لازم وملزوم ہیں۔ احباب کا انداز ناصحانہ تو اچھا ہے مگر دل ودماغ "وجلت قلوبھم" کی عملی تصویر بنے پڑے ہیں پلکوں پر شبنمی قطرے عشق خدا سے لبریز کیفِ دل کی خاموش تفسیر بیان کر رہے ہیں رخسار مبارک ہیں کہ اشکوں کے سیل رواں سے دُھلے جا رہے ہیں آخر احباب کا بڑھتا اصرار مجبور محض بن کر لبوں کو حرکت

دینے پر راضی کر لیتا ہے مگر ابھی زبان سے لفظ لبیک ہی مکمل ادا نہ ہوا کہ جسم نے ایک جھرجھری لی اور بے ہوش ہو گئے۔ ساتھیو نے پانی پلایا ہوش میں آئے پھر وہی ناصحانہ صدائیں پھر لبوں کی جنبش اور ساتھ ہی بے ہوش ہو جانا۔ تیسری مرتبہ ہوش میں لایا گیا تو ساتھیوں نے وجہ دریافت کی تو ''وجلت قلوبھم'' کے اس عملی پیکر نے جواب دیا کہ میں تو کہتا ہوں اور کہہ دوں ''لبیک اللھم لبیک''۔ ''اے اللہ میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں لیکن جس کی بارگاہ میں مَیں حاضری کی صدا لگا رہا ہوں جس سخی کے در پر میں اپنا کشکول لے کر رحمت کی بھیک مانگنے آیا ہوں اگر اس نے کہا جاؤ میں تمہاری حاضری قبول نہیں کرتا تو پھر میں کدھر جاؤں گا؟''

جی ہاں! اس قدر گہری سوچ رکھنے والے لوگ جب ''واذا تلیت علیھم آیتہ'' کے مواقع پاتے ہیں تو ان کا ثمرہ ''زادتھم ایمانا'' ہوتا ہے اور مصائب و آلام کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر ان کے سامنے اپنے ہیبت ناک جلوے اور مناظر پیش کر رہے ہوتے ہیں اس وقت بھی ان کے پیش نظر صرف اور صرف توکل ہوتا ہے اپنے رب پر اس قدر بھروسہ ہوتا ہے کہ ''وعلی ربھم یتوکلون'' کی عملی تصویر ثابت ہوتے ہیں۔ پھر جب یہی بندے اپنے رب سے تعلق جوڑتے ہیں تو پھر شکوہ عطاء یا قبول دُعا کا نہیں ہوتا پھر وقت کی تنگی کا ہوتا ہے ''اَلَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ'' کے یہ عملی پیکر جب اپنے کریم عزوجل کی بارگاہ میں جھکتے ہیں تو یہ حقیقت میں معرفت کریمی کے سمندر میں غوطہ زن ہوتے ہیں پھر جب سجدہ سے سر اُٹھاتے ہیں تو معرفتِ الٰہی کے سمندر کے سمندر پی چکے ہوتے ہیں۔

ان بندگانِ خدا میں جب اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے وہ شخص جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جُبہ بھجوایا اور اپنی امت کے لیے دُعا کرنے کا حکم بھی دیا ساتھ ہی اس کی دُعا سے اُمت کے کثیر لوگوں کی بخشش کا مژدہ جانفزا بھی سنایا یہ ''الذین یقیمون الصلوٰۃ'' کی عملی تصویر تھے کہ زبان حال وقال سے کہتے۔ اے میرے کریم عزوجل! اویس رضی اللہ عنہ کی آج کی رات رکوع کی ہے پھر ساری

رات اپنے ربّ سے رکوع میں باتیں کرتا کبھی کہتے اے اللہ اویس کی آج کی ساری رات سجدہ کی ہے پھر ساری رات سجدہ میں گزر جاتی ہے۔ ادھر رابعہ بصریؒ کو دیکھ لیں۔ رات سجدے میں گرتیں تو صبح مؤذن جب اذان دیتا اس وقت سجدے سے سر اٹھاتی۔ عرض کرتی یا اللہ تُو نے رات اتنی چھوٹی بنائی کہ رابعہؒ کا ایک سجدہ پورا نہیں ہوتا۔

جی ہاں! تبھی تو ان لوگوں سے رب راضی ہوتا ہے اور ان کی یہ نماز ان کے رزق کے متعلق ان کا عقیدہ اتنا پختہ کر دیتی ہے کہ وہ **مما رزقنهم ينفقون** کا پیکر کمال بن جاتے ہیں۔ صفت نوال ان کا صبح و شام کا خاصا بن جاتی ہے۔ یہ لوگ مخلوق کی حاجات کو پورا کرنے لگتے ہیں اللہ ان کو عطا کرتا ہے اور یہ لوگ مخلوق کو عطا کرتے ہیں **الا ان اولياء الله لاخوف عليهم ولاهم يحزنون** کی آیت مبارکہ کا مصداق بن جاتے ہیں۔ عبادات کی لذت اس قدر ملتی ہے کہ ہر لمحہ وصال محبوب کی تڑپ رکھتے ہیں۔ فراق محبوب میں ایک لمحہ بھی گزارنا ناممکن و محال ہو جاتا ہے۔ اسی تڑپ میں غذا اس قدر کم ہو جاتی ہے کہ سوچ کے زاویے بدل جاتے ہیں جتنا وقت چار لقمے کھانے پر صرف کرنا ہے کیوں نہ اسے بھی اللہ اللہ کرنے پر صرف کیا جائے۔ پھر ذکر خدا ہی ان کی روح کی غذا بن جاتی ہے اب چاشنی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ تنہائی تلاش کرنے لگتے ہیں ایسے خلوت کدے کے متلاشی بن جاتے ہیں جہاں بس ایک خدا اور ایک وہ ہو جہاں ایک معبود اور اس کا عبد ہو جہاں کوئی خلل انداز نہ ہو۔ رات ہے تو وہ بھی کبھی حالتِ قیام کو کبھی رکوع تو کبھی سجدہ میں اس سے باتیں کرتے ہوئے گزر جائے دن ہے تو وہ بھی کبھی قیام کبھی رکوع تو کبھی سجدہ کی حالت میں اسے راضی کرتے ہوئے گزر جائے۔ اس طرح **يقيمون الصلوٰة** کی عملی تصویر و تفسیر بن جاتے ہیں۔ یہ ہے اس نماز کا ثمرہ جسے ہم گناہ گار محض فرض سمجھ کر پڑھتے ہیں حالانکہ حکم قائم کرنے کا ہے جب ہم اس قدر امر ربی کے خلاف ہوتے ہیں پھر بھلا کیسے ہماری دعاؤں میں وہ تاثیر پیدا ہو کہ انہیں رحمت الٰہی بڑھ کر پردہ اجابت میں سمیٹ لے۔

اِک سجدہ جسے تُو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

مذکورہ بالا مصروفیات کو اگر صوفیاء کے اقوال و افعال اور نظریات کی روشنی میں پرکھا جائے تو خلاصہ بحث اس طرح بھی سامنے آئے گا کہ صوفیاء کے نزدیک ''صلوٰۃ'' کا لفظ ''صلی'' سے مشتق ہے۔ اور صلی آگ کو کہا گیا ہے گویا جس طرح ہم کسی چیز کو درست کرنے، نیا بنانے یا پختہ کرنے کے لیے آگ کا استعمال ضروری جانتے ہیں اسی طرح نفس انسان میں جو کمی، کجی ٹیڑھا پن یا عقائد میں جو خامی ہوتی ہے اسے پختہ کرنے کے لیے نماز کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے اسی نفس پر جب نماز کے ذریعے کامل دسترس اور کنٹرول حاصل ہو جاتا ہے تو بندہ قربت الٰہی کے درجات زینہ بہ زینہ طے کرتا ہوا کوئی مقام پا لیتا ہے نفس سے جنگ ہی تو خود شناسی اور معرفت اندرون کا دوسرا نام ہے جو اس جنگ میں جتنا زیادہ فاتح ہوتا ہے وہ اتنا ہی قربتِ الٰہی کا زیادہ حقدار ہوتا ہے اس طرح اس سفر کا نام سفر ولایت رکھ دیا جاتا ہے۔ اکثریت اسے تصوف کا نام دیتے ہیں لیکن نتیجتاً ایک بات ضرور ثابت ہوتی ہے جو اللہ کا ہو جاتا ہے ساری دنیا اس کی ہو جاتی ہے اس کی آسان مثال اس طرح ہے ایک دفعہ بادشاہ محمود غزنوی نے اپنے دربار میں اشرفیاں پھینکیں تاکہ سب درباری اٹھالیں سب درباری اشرفیوں کی طرف لپکے اور اشرفیاں چننے لگے لیکن محمود غزنوی کا غلام خاص ایاز پاس ہی کھڑا رہا۔ محمود غزنوی نے کہا: ''ارے ایاز بھلا تمہیں اشرفیوں کی ضرورت نہیں؟'' ایاز نے کہا۔ ''نہیں۔ جب بادشاہ میرا ہے تو گویا سب کچھ میرا ہے۔'' تو اس ایک مثال سے سمجھانا یہ مقصود ہے کہ جو اللہ سے تعلق جوڑے اور اس کا ہو جائے تو جس کا اللہ ہو جائے سب اسی کا ہو جاتا ہے جیسے ایک حدیث قدسی بھی ہے جس کا مفہوم اس طرح ہے کہ:

''جب کوئی بندہ نوافل کے ذریعے میری قربت حاصل کر لے تو
میں اس کا ہاتھ، ناک، کان، آنکھ بن جاتا ہوں۔''

حقیقتاً اس میں اس طاقت کا تذکرہ ہے جو خداوند قدوس کی طرف سے اس کے بندہ خاص کو عطا کی گئی ہو۔ اس کی یہ علامت ہوتی ہے کہ ان صفات و علامات سے متصف شخصیات جن کا ظاہر تو درویش نما ہوتا ہے جب خاک کو چھوئیں تو کندن کر دیتے ہیں۔ بے جان کو جاندار کر دیتے ہیں۔ ساری عمر احکامِ خدا پر لبیک کرتے ہیں۔ پھر جب یہ کسی کو حکم دیتے ہیں تو ان کی صدا دلنواز پر مخلوق لبیک کہتی ہے جب کسی بے حال پر نگاہ ڈالتے ہیں تو اسے حال و قال، قال و حال کی منازل ایک ساعت میں طے کروا دیتے ہیں اسی کے متعلق تو قلندر لاہوری لکھتے ہیں۔

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

اور

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہوئی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

قم باذن اللہ ان کی زبان پاک کا ایسا وظیفہ ہوتا ہے جس کی تاثیر مردہ اجسام میں بھی حرارت پیدا کر دیتی ہے۔ مختصر یہ کہ روح کی تازگی اور ترقی کا یہ سفر نوافل کی ادائیگی، قیام و رکوع و سجود کے خوبصورت تسلسل کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔

یہی وہ حسن نماز ہے جسے ""**الصلوٰۃ معراج المومنین**" کہا گیا ہے۔ یہی وہ محبت بھری نماز ہے جو اشرف المخلوقات کے مقام پر فائز حضرت انسان کو تاج تخت و شاہی سے بے نیاز کر کے میراث عشق و محبت جود و سخا، جمال و کمال اور نوال کا وارث حقیقی بناتی ہے جس کی اذانوں کی گونج سے نئی سحر نمودار ہوتی ہے اور کتاب ہٰذا "نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا" اسی مقصد کے پیش نظر لکھی گئی ہے کہ ہم اپنی نمازوں کی ان ظاہری و باطنی خامیوں کو دور کریں جن کی وجہ سے ہماری نمازیں "**ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر**" کا مصداق نہیں بن پا رہیں۔

کتاب ہٰذا میں جہاں نماز کے مسائل بیان کیے ہیں وہاں طہارت ظاہری و

باطنی کے حصول پر بھی میں نے ایسے مضامین لکھے ہیں جن کا مطالعہ یقیناً مذکورہ مقاصد کے حصول میں گہری معاونت کا سبب ہوگا۔ ان کے علاوہ آخری باب میں اختلافی مسائل کا ذکر کیا ہے تا کہ موجودہ دور میں درپیش وہ مسائل جن کو ہوا دے کر نماز کو بندے اور معبود کے درمیان ایک خوبصورت ملاقات کی بجائے محض ایک فرض ظاہر کیا جا رہا ہے۔ ایسا فرض جیسے سر سے اتارا جا رہا ہو۔ ان باطل نظریات کا خاتمہ بھی ضروری تھا۔ بہرحال تمام اختلافی مسائل کو قرآن و حدیث اور عقلی دلائل سے بیان کیا ہے تا کہ میرے مذکورہ نظریات سے متفق قاری اور طالب کو ان تکالیف کا سامنا نہ کرنا پڑے جو "اھدنا الصراط المستقیم" کی دعا لاریب کے مصداق بننے سے ڈگمگا دینے والی ہیں۔ بہرحال میں تو اپنے کریم کی بارگاہ میں اپنے دل کی بات بزبان حکیم الامت حضرت اقبالؒ کے یوں عرض کروں گا۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لیے مسلمان میں اسی لیے نمازی

یقیناً اتنے کام وہی مجھ سے کروا رہا ہے جس نے مجھے تخلیق اور تعمیر کیا۔ اسی کی تائید مسلسل سے میں آج اس مقام پر ہوں کہ اس کے بندے مجھ سے مل کر خوش ہوتے ہیں اور ان کے لبوں سے ایسے الفاظ نکلتے ہیں جن میں خلوص محبت پیار اور وفا کی مہک محسوس کی جا سکتی ہے۔ ان عناصر سے بننے والی دعائیں میرے حق میں وہ خود ہی قبول بھی کرتا ہے میں پھر سے اس کتاب "نماز کا مکمل انسائیکلوپیڈیا" کے متعلق اس کی بارگاہ بے کس پناہ میں دامن طلب پھیلا کر یوں عرض کناں ہوں:

اے قطروں کو سمندر کی وسعتیں بخشنے والے کریم

اے دلوں کے ظلمت کدوں میں اپنی معرفت کا چراغ روشن کرنے والے حسین وجمیل ورحیم!

اس مشت خاک، ذرۂ ناچیز، قطرہ حقیر، اور بے نوا فقیر کے قلم سے جو کام تُو نے لیا اسے اب اپنی بارگاہ میں وہ مقام بھی عطا کرنا جس سے ہر عام و خاص نفع

اٹھائے۔ اپنے محبوب مکرم رسل معظم ﷺ کے طفیل اپنی عنایات خسروانہ سے اپنے الطاف شاہانہ سے جن مقاصد کے پیش نظر اس کام کے لیے تو نے مجھے ہمت عطا کی انہیں پورا فرما۔ نیز میرے والد گرامی اور والدہ ماجدہ جنہوں نے اس کام کے کرنے پر میری حوصلہ افزائی کی انہیں صحت کاملہ عطا فرما ان سے راضی ہو جا اور میرے اساتذہ جن کی محبتیں اور خلوص جن کی بدولت میں اس قابل ہوا ان کی زندگیاں اپنی مرضی پر حسین وجمیل بنا۔

کتاب ہٰذا کے اشاعت کی ذمہ داری ''اسلام بک ڈپو'' کے ایگزیکٹو چوہدری جواد رسول صاحب نے لی اس میں آپ کا بھی ممنون ومشکور ہوں اور اس بات پر بھی کہ ہر ملاقات پر آپ شہر رسول ﷺ کی کھجوروں اور بیت اللہ شریف کے تحفہ خاص آبِ زم زم سے ضیافت کا اہتمام کرتے ہیں۔ اللہ کریم آپ کی اس زرہ نوازی پر آپ کو اپنی خاص رضا سے نوازے اور عشق رسول ﷺ کی دولت لازوال سے مستفید فرمائے۔ نیز میں مشکور ہوں اپنے پیارے بھائی ندیم صدیقی صاحب کا جن کی معاونت کی بدولت میں اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا رہا ہوں۔ اور سب سے بڑھ کر مشکور ہوں مفتی ظفر القادری بھکروی صاحب (واہ کینٹ) کا جنہوں نے مجھے اپنی گوناگوں مصروفیات سے وقت دیا اور پیارے بھائی حافظ یاسر (واہ کینٹ) کا بھی مشکور ہوں جن کے ہمارے تعلقات زمانہ طالب علمی کی ابتداء سے ہیں اور انہی کی بدولت مفتی صاحب سے ملاقات ہوئی۔

اللہ کریم ان سب نیک لوگوں اور اس نیک کام کی بدولت مجھ سے دین کے کام لیتا رہے۔ نیز ان کاموں کو صدا سلامت تا قیامت دوام عطا فرمائے۔

آمین بجاہ نبی کریم ﷺ

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

اسلام آباد

باب 1

چھ/٦ کلمے

۱۔ اوّل کلمہ طیب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد ﷺ اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔

۲۔ دوم کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

۳۔ سوم کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

پاک ہے اللہ اور ساری خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا عظمت والا ہے۔

۴۔ چہارم کلمہ توحید

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ساری خوبیاں، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی بھی نہیں مرے گا وہ عظمت اور بزرگی والا ہے اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ ط

میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے کیا خواہ جان کر کیا یا بے جانے، چھپ کر یا کھلم کھلا اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جو میں نہیں جانتا یقیناً تو ہی ہر غیب کو خوب جاننے والا ہے اور تو ہی عیبوں کو چھپانے والا اور گناہوں کو بخشنے والا ہے اور گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا عظمت والا ہے۔

۶۔ ششم کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ

لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِىْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں اور وہ میرے علم میں ہو اور میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اس گناہ سے جس کا مجھے علم نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر اور شرک سے اور جھوٹ اور غیبت سے اور بری ایجادات سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور کسی پر بہتان باندھنے سے اور ہر قسم کی نافرمانی سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں حضرت محمد ﷺ اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر کہ ہر بھلائی اور برائی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمادی ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ ط

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے قبول کیے اس کے تمام احکام مجھے اس کا زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین ہے۔

باب 2

مسلمان کے بنیادی عقائد

لغوی معنیٰ:

لفظ ''عقائد'' عقیدہ کی جمع ہے۔لفظ عقیدہ کا ماخذ اور مصدر ''عقد'' ہے جس کا معنی باندھنا یا گرہ لگانا کے ہیں۔عربی زبان میں محاورہ بولا جاتا ہے: ''عقد الحبل'' اس نے رسّی کو باندھا۔

لغوی اعتبار سے باندھی ہوئی یا گرہ لگائی ہوئی چیز کو عقیدہ کہتے ہیں۔

عقیدہ کا اصطلاحی معنیٰ:

''عقائد کسی انسان کے وہ پختہ خیالات اور اٹل نظریات ہیں جن کی صداقت پر وہ یقین رکھتا ہے اور انھیں آسانی سے تبدیل نہیں کرسکتا۔''

عقیدہ کی حقیقت:

اگر بغور جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ انسان کے تمام اعمال و اقوال کا محور اس کا عقیدہ ہوتا ہے۔عقیدہ ہی انسان کے دل و دماغ پر حکمرانی کرتا ہے۔اعمال صالح کا محرک اصل میں اچھا عقیدہ ہوتا ہے، بُرے اعمال کا محرک غلط عقیدہ اور پراگندہ خیالات ہوتے ہیں۔عقیدے کی مثال ایک بیج جیسی ہے اور عمل اس بیج سے اگنے والے پودے کی طرح ہیں۔

یاد رہے کہ کتاب لاریب قرآن مجید میں لفظ عقیدہ کی جگہ ''ایمان'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اسلام نے تمام اعمال کی بنیاد عقائد کو قرار دیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انما الاعمال بالنیات

''بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔'' (بخاری شریف)

چونکہ عقائد کا تعلق دل سے ہوتا ہے اس لئے نبی ﷺ نے اصلاح قلب پر یوں زور دیا:

''انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہو جائے تو انسان کے تمام اعمال درست ہو جاتے ہیں اور اگر یہ ٹکڑا بگڑ جائے تو تمام اعمال میں فساد اور بگاڑ آ جاتا ہے اور وہ گوشت کا ٹکڑا ''دل'' ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان لانے یعنی تمام لوگوں کو عقیدہ کی اصلاح کر کے اسلامی عقائد اپنانے کا حکم دیا۔ تمام انبیاء و رسل علیہم السلام نے اپنی تبلیغ کا آغاز عقائد کی اصلاح سے کیا۔ نبی پاک ﷺ نے مکہ میں عقائد کی اصلاح پر تیرہ برس صرف کئے بلکہ پوری زندگی عقائد کی اصلاح پر صرف کی کیونکہ عقائد کی اصلاح سے اعمال کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

اسلام کے بنیادی عقائد

نمبر ۱۔ توحید باری تعالیٰ پر ایمان لانا۔

نمبر ۲۔ رسالت و نبوت پر ایمان لانا اور عقیدہ ختم نبوت۔

نمبر۳۔ ملائکہ پر ایمان لانا۔

نمبر۴۔ آسمانی کتابوں پر ایمان لانا۔

نمبر۵۔ یومِ آخرت پر ایمان لانا۔

ان تمام عقائد کا ذکر قرآن مجید میں یوں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولکن البر من امن باللہِ والیوم الآخر والملائکة والکتاب والنبین (القرآن)

"اور سب سے بڑی نیکی تو یہ ہے کہ جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور یومِ آخرت پر اور فرشتوں پر اور تمام (آسمانی) کتابوں پر اور نبیوں پر۔"

☆......☆......☆

فصل اوّل

توحید

ا۔توحید باری تعالیٰ پر ایمان لانا

توحید باری تعالیٰ پر ایمان مسلمان ہونے کا پہلا بنیادی عقیدہ ہے اس کا مطلب اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، افعال، صفات اور عبادت میں واحد و یکتا ماننا، اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے، اس ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ کی ذات، افعال، صفات اور عبادت میں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ وہ ذات ہر عیب اور نقص سے پاک ہے۔ سورۃ اخلاص میں خالص توحید بیان کی گئی ہے۔

قل هو الله احدo الله الصمدo لم يلد ولم يولدo

ولم يكن له كفوا احدo (الاخلاص)

"آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ اس کو کسی نے جنم دیا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔"

۲۔رسالت پر ایمان لانا اور عقیدہ ختم نبوت

رسالت پر بالعموم اور ختم نبوت پر بالخصوص ایمان لانا دوسرا بنیادی عقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے احکامات سے آگاہ کرنے کیلئے انبیاء اور رسل علیہم السلام مبعوث کیے، جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزارنے

اور عبادت کرنے اور تمام حقوق و فرائض کی ادائیگی سے آگاہ کرتے تھے۔ اسلامی عقائد کے مطابق ان تمام سچے رسولوں اور نبیوں کو ماننا لازم ہے، ان میں سے کسی ایک کا انکار یا کسی کی بے ادبی اور گستاخی کفر ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

لانفرق بین احد من رسله (البقرہ)

''ہم رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے۔''

۳۔فرشتوں پر ایمان لانا

ملائیکہ پر ایمان تیسرا بنیادی عقیدہ ہے جس کی حقیقت یہ ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں، ان کا وجود تسلیم کرنا باقی عقائد کی طرح ضروری ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے پابند ہیں اور ان کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔ ان کا جو احکام سپرد کئے جاتے ہیں ان کی کَماحقہ بجا آوری کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ویفعلون مایؤمرون (التحریم)

اور وہ وہی کرتے ہیں جن کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

چار فرشتے مشہور ہیں جن کے ذمے بڑے بڑے کام لگا دیئے گئے ہیں جبرائیل، میکائیل، عزرائیل، اسرافیل۔

۴۔آسمانی کتابوں پر ایمان لانا

اللہ تعالیٰ نے رسولوں پر کتابیں اور صحیفے نازل کئے۔ ان سب کو اللہ کی طرف سے نازل شدہ اور سچا تسلیم کرنا اسلامی عقائد میں شامل ہے۔ مشہور آسمانی کتابیں چار ہیں:

(۱) زبور

(۲) تورات

(۳) انجیل

(۴) قرآن مجید

۵۔ روزِ آخرت پر ایمان لانا

پانچواں بنیادی عقیدہ یومِ آخرت پر ایمان لانا ہے۔ ایک دن یہ تمام دنیا ختم ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ اوّلین و آخرین کو زندہ کرے گا اور تمام لوگوں سے ان کے اعمال کا حساب ہوگا، جن کا ایمان درست اور اعمال صالحہ زیادہ ہوں گے وہ جنت میں ابدی زندگی بسر کریں گے۔ کافر یا جن لوگوں کے بُرے اعمال زیادہ ہوں گے وہ جہنم میں جائیں گے۔

توحید کا مفہوم اور اقسام

توحید کا لغوی معنی:

توحید کا لغوی معنی ایک جاننا، ایک ماننا، یکتا تسلیم کرنا ہے۔

توحید کا اصطلاحی معنی

اصطلاح میں اللہ تعالیٰ جو سب سے برتر و اعلیٰ اور ساری کائنات کی خالق و مالک ہستی ہے، کے واحد و یکتا ہونے پر ایمان لانا اور صرف اسی کو عبادت کا حقدار تسلیم کرنا عقیدہ توحید کہلاتا ہے۔

توحید کی اقسام

توحید کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

توحید فی الذات:

توحید باری تعالیٰ کی پہلی قسم توحید فی الغات ہے جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات میں یکتا ماننا۔

سبحانہٗ ھو اللہ و الواحد القھار

''اس کی ذات پاک ہے وہ تنہا اللہ ہی ہے جو قہار ہے۔''

توحید فی الصفات:

عقیدہ توحید کی دوسری قسم توحید فی الصفا ہے جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی صفات میں ایسا واحد و یکتا ماننا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں ایسی کسی اور میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو قدیم، غیر متناہی اور ابدی ماننا ضروری ہے جیسے رحمٰن، رحیم، غفار، خالق، علیم وغیرہ۔

توحید فی الافعال:

عقیدہ توحید کی تیسری قسم توحید فی الافعال ہے اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو اس کے تمام افعال میں واحد و یکتا تسلیم کرنا۔ تمام افعال کی بجا آوری میں اس کا کوئی مددگار اور معاون نہیں ہے۔ وہ اپنی مرضی سے پوری کائنات میں تصرف کرتا ہے۔

توحید فی العبادت:

نقیدہ توحید کی چوتھی قسم توحید فی العبادت ہے جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی عبادت میں واحد و یکتا ماننا۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت جائز نہیں، قرآن مجید میں توحید فی العبادت پر بڑا زور دیا گیا ہے۔

لا الہ الا اللہ

''اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔''

وجودِ باری تعالیٰ کے اثبات میں قرآنی دلائل:

وجودِ باری تعالیٰ کے اثبات کیلئے قرآن نے کئی دلائل مختلف انداز میں پیش کیے ہیں۔

وجود کائنات سے دلائل:

جس طرح کسی چیز کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کی طرف ذہن آ جاتا ہے اس طرح وجود کائنات سے کائنات کے بنانے والے کی طرف ذہن جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے گھڑی دیکھ کر انسان کے ذہن میں فوراً یہ خیال آ جاتا ہے کہ اس کے بنانے والا کوئی ہے تبھی تو یہ بنی ہے اسی طرح کائنات کی مثال ہے کہ یہ کسی کے بنائے بنا خود نہیں بن گئی۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

افی اللہ شك فاطر السموات والارض (القرآن)

''کیا تمہیں آسمانوں اور زمین کے بنانے والے اللہ تعالیٰ کے (وجود) میں شک ہے۔''

انسانی فطرت کی گواہی:

ذاتِ باری تعالیٰ کے وجود کا شعور انسانی فطرت میں شامل ہے۔ دنیا کی ہر قوم میں خدا کا تصور موجود رہا ہے، قرآن کہتا ہے::

فطرت اللہ التی فطر الناس علیھا (الروم)

''اللہ تعالیٰ کی اس فطرت کی پیروی کرو جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا۔''

بعثتِ انبیاء کا مقصد:

تمام انبیاء کی بعثت کا مقصد بھی ایک خدا کی ذات کو تسلیم کرنا اور لوگوں سے تسلیم کروانا تھا ان کی تمام تعلیمات کا نچوڑ یہ ہی کہتا ہے:

ولقد بعثنافی کل امة رسولا ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت (القرآن)

''اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا (جو ان کو یہ تعلیم دے) کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں اور شیطان سے دور ہو جائیں۔''

سابقہ آسمانی کتب کی گواہی:

سابقہ کتب تحریف کے باوجود ایک اللہ کے وجود کے بارے میں گواہی دیتی ہیں لیکن افسوس کہ ان کے ماننے والے دعویدار پھر بھی اپنے دعوے میں باطل ہیں عمل کی ذرا بھی خوشبو ان سے نہیں آتی۔

عقلی دلیل:

اللہ تعالیٰ عقلی دلیل بھی دیتا ہے کہ:

لو کان فیهما الهة الا الله لفسدتا (الانبیاء)

''اگر زمین و آسمان میں ایک اللہ کے علاوہ کوئی معبود ہوتے تو یہ زمین و آسمان تباہ ہو جاتے۔''

عقلی دلیل انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔

آخری کتاب کی گواہی:

قرآن مجید میں ایک جگہ ارشاد ہے:

وفی انفسکم افلاتبصرون (الذریات)

''اور اس ہستی کی (نشانیاں) تمہارے وجود میں موجود ہے، کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟''

شرک اور اس کی اقسام:

لغوی معنی:

شرک کا لغوی معنی ہے ''حصہ داری اور ساجھا پن''

اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات یا عبادات کے تقاضوں میں کسی اور کو حصہ دار یا ساجھی ٹھہرانا یا ماننا اور تسلیم کرنا شرک کہلاتا ہے۔

شرک کی اقسام

شرک فی الذات:

اللہ تعالیٰ کی ذات یا حقیقت میں کسی دوسرے کو شریک ٹھہرانا، ذات میں شرک کہلاتا ہے۔ اسی طرح کسی کو اللہ کا ہمسر اور برابر جاننا، کسی کو اللہ کی اولاد تسلیم کرنا، کسی کو اللہ کا باپ تسلیم کرنا شرک ہے، دو خداؤں اور تین خداؤں کا تصور سب شرک میں شامل ہیں، جیسے ہندوازم میں کئی خداؤں کا تصور موجود ہے وہ اپنے ہی ہاتھوں کے بنائے ہوئے بتوں کے سامنے جھکتے ہیں۔ قرآن مجید میں شرک کی مذمت کے بارے میں کئی آیات آئی ہیں۔

لاشريك له (الانعام)

''اس کا کوئی شریک نہیں''

لم يكن له شريك في الملك (الفرقان)

''بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں۔''

شرک فی الصفات:

اللہ تعالیٰ کی صفات مثلاً علم، قدرت یا ارادہ وغیرہ کو کسی دوسرے میں قدیم و ازلی، غیر متناہی اور غیر فانی تسلیم کرنا صفات میں شریک ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا اسمِ گرامی علیم، خبیر، سمیع وغیرہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لیس کمثله شئی (القرآن)

''کوئی بھی چیز اس کی مثل نہیں ہے۔''

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان بھی تو علیم، خبیر اور سمیع جیسی صفات سے متصف ہے تو پھر اس میں بظاہر نظر آنے والے اس شرک کا ازالہ کیسے ممکن ہے؟ تو یاد رہے ایک مختصر سا جملہ اللہ کی تمام صفات اُس کی ذاتی ہیں اور بندے کے پاس سب کچھ اُسی کا عطا کیا ہوا ہے تو مطلب اللہ خود مالک ہے اور عطا کرنے والا ہے اور بندہ خود مالک نہیں بلکہ محتاج ہے اور حقیقت میں بندہ اُسی کا محتاج ہے۔

شرک فی العبادت:

اسلام میں عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو عبادت کا حقدار جاننا یا اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ کسی اور کی عبادت کو بھی جائز تسلیم کرنا عبادت میں شرک ہے۔

چند مزید اقسام:

شرک فی الاحکام:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے احکام کی پیروی اس طرح کرنا جیسے اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرنا ہوتی ہے، شرک فی الاحکام کہلاتا ہے۔

ان الحکم الا للہ (القرآن)

''حکم صرف اللہ ہی کیلئے ہے۔''

شرک فی الھوٰی

اپنی خواہشات کی اندھا دھند پیروی کو بھی قرآن نے شرک قرار دیا ہے۔ اللہ نے خواہشات کی پیروی سے منع کیا ہے۔

ارایت من اتخذ الٰھہ ھواہ (القرآن)

''کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا ہے۔''

﴿عقیدۂ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات﴾

انسانی عظمت:

عقیدۂ توحید انسان کو شرفِ انسانیت عطا کرتا ہے، سب طاقتوں کا سرچشمہ وہی ذاتِ اقدس ہے لہٰذا انسان کسی بت یا مورتی کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی بجائے قادرِ مطلق اور رب العالمین کے سامنے جھکتا ہے، جو انسان کے شایانِ شان ہے۔

عجز وانکساری

عقیدہ توحید انسان کے اندر عاجزی وانکساری پیدا کرتا ہے۔ عقیدۂ توحید کا قائل جانتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ سب اسی کا عطا کردہ ہے لہٰذا جو دے سکتا ہے وہ لے بھی سکتا ہے، اس لئے انسان میں تکبر کے بجائے عاجزی پیدا ہوتی ہے۔

وسیع و اعلیٰ ظرفی

عقیدہ توحید اپنے ماننے والے کے اندر وسیع نظری پیدا کرتا ہے، وہ جانتا ہے کہ یہ ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے اور اسی سے فیض یاب ہوتی ہے لہٰذا اس کے دل میں تمام مخلوق سے ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ تنگ نظری سے بچ جاتا ہے۔

شجاعت و بہادری:

عقیدہ توحید سے انسان کے اندر بہادری اور شجاعت پیدا ہوتی ہے، وہ جانتا ہے کہ نفع اور نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے لہٰذا اس کے اندر سے خدا خوفی کے علاوہ تمام خوف ختم ہو جاتے ہیں۔

روحانی سکون:

عقیدہ توحید سے اطمینانِ قلب کی دولت حاصل ہوتی ہے۔ دل کی تسلی روحانی سکون ہی میں ہے جو کامیاب زندگی پر دلالت کرتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (الرعد)

''خبردار! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔''

عقیدہ توحید کی بدولت انسان زندگی میں کبھی ناامید نہیں ہوتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، اللہ تعالیٰ کی مشیت کو سمجھ کر انسان مشکل حالات کا آسانی سے مقابلہ کر سکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لاتقنطوا من رحمۃ اللہ. (القرآن)

''تم سب اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو۔''

تقویٰ:

چونکہ اللہ سے کسی انسان کا ظاہر و باطن چھپا ہوا نہیں لہٰذا عقیدہ توحید سے انسان کے اندر زیادہ تقویٰ پیدا ہوتا ہے، جو انسان جتنا زیادہ متقی ہوگا اللہ کے ہاں اتنا ہی زیادہ مقام ہوگا۔ خطبہ حجۃ الوداع میں بھی نبی کریم ﷺ نے تقویٰ کو عظمتِ انسان کا معیار قرار دیا۔

مساوات:

عقیدہ توحید انسان کو اخوت و مساوات کا درس دیتا ہے کہ تمام انسانوں کا خالق اللہ ہے، حتیٰ کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے۔ اسلام میں رنگ، نسل، زبان اور علاقہ کی وجہ سے فضیلت نہیں ہے۔ عقیدہ توحید کی اس فضیلت کی اہمیت بھی خطبہ حجۃ الوداع سے واضح ہوتی ہے۔

حریت، آزادی، خودمختاری

عقیدہ توحید کی وجہ سے انسان کائنات کی غلامی سے نکل کر آزادی کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔ یہ جذبہ اسے خودداری اور وقار عطا کرتا ہے وہ خود کو ایک ہزار پتھر کے خداؤں کا پابند اور مذہب میں جکڑا ہوا قیدی تصور کرنے کی بجائے آزاد جانا جاتا ہے۔

اخلاقِ عالیہ:

عقیدہ توحید کی وجہ سے بندۂ مومن اخلاق حسنہ سے مزین ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اللہ کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اللہ کے محبوب ﷺ کے اخلاقِ عالیہ کو اپنانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ اس طرح اعلیٰ اخلاق اس کا خاصا بن جاتا ہے۔

☆......☆......☆

فصل دوم

رسالت

رسالت کا لغوی معنی:

رسالت کا لغوی معنی ''پیغام پہنچانا'' ہے۔

اصطلاحی معنی:

انبیائے کرام اور رُسل عظام کا پیغامِ الٰہی اس کے بندوں تک پہنچانے کو نبوت اور رسالت کہتے ہیں۔

رسول:

اللہ تعالیٰ جس انسان کو رسالت کے فریضہ کی انجام دہی کیلئے چُن لیتا ہے اسے رسول کہا جاتا ہے، اللہ نے دنیا کے ہر گوشے میں رسول بھیجے ہیں۔

ولقد بعثنا فی کل امة رسولا (القرآن)

''اور ہم نے ہر گروہ میں ایک رسول بھیجا ہے۔''

نبی:

لفظ نبی نباء سے بنا ہے جس کا معنی خبر ہے ''انبیاء'' اس کی جمع ہے لیکن یاد رہے لفظ ''خبر'' بھی عربی زبان کا لفظ ہے جس کی جمع اخبار ہے۔ لہٰذا نبی کا معنی خبر دینے والا ہے چونکہ نبی ان امور کے بارے میں خبر دیتا ہے جو ہمارے حواسِ خمسہ

کے ادراک سے باہر ہوتے ہیں اس لئے ''المنجد'' میں نبی کا معنی یہ ہے:

''نبی اس شخص کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے الہام کے ذریعے غیب یا مستقبل کی خبر دینے والا ہو۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رہنمائی اور ہدایت کیلئے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور تقریباً تین سو تیرہ رسول مبعوث کئے۔

نبی اور رسول میں بنیادی فرق:

رسول اس شخص کو کہتے ہیں جو نئی شریعت لے کر آئے جبکہ نبی سابقہ شریعت کے تابع اپنا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔

ایمان بالرسالت کا مفہوم:

اللہ نے بنی نوع انسان کی رہبری کیلئے انبیاء و رسل مبعوث کئے۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدمؑ اور سب سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں سابقہ تمام انبیاء و رسل کی نبوت و رسالت کو سچا تسلیم کرنا اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قرآن مجید نے بھی جا بجا انبیاء و رسل کا تذکرہ کیا ہے اور انبیاء و رسل پر ایمان لانا فرض ہے۔

رسالت و نبوت کی ضرورت:

نبوت و رسالت کے بنیادی طور پر دو مقاصد ہیں۔

احکام الٰہی سے آگاہی:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں بھیجا اور ساتھ ہی اس کی رہنمائی کا بندوبست کر دیا کہ ان بندوں کو کون سے امور سرانجام دینے چاہئیں اور کون سے امور

سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس عظیم کام کی ڈیوٹی انبیاء کی ذمہ داری ہے اور ہر دور میں انہوں نے اپنے ان فرائض کو بخوبی احسن انداز میں سرانجام دیا۔

عملی نمونہ:

ان احکامِ الٰہی پر عمل پیرا ہو کر انبیاء و رسل یہ ثابت کر دیتے ہیں کہ یہ احکام قابلِ عمل ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہر امت کیلئے اپنے انبیاء و رسل کے تمام احکام کی پیروی کرنا لازم تھی۔ فرمانِ الٰہی ہے:

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ (النساء)

''ہم نے (ہر) رسول اس لئے بھیجا کہ حکم الٰہی سے اس کی اطاعت کی جائے۔''

﴿انبیاء و رسل علیہم السلام کی خصوصیات﴾

انبیاء و رسل علیہم السلام کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں:

بشریت:

اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ انسانوں کی رہنمائی کیلئے کسی انسان کو ہی نبی یا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ کسی جن یا فرشتے کو کبھی نہیں بھیجا۔

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم الٰہ واحد (القرآن)

''آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں اور صرف میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ بے شک تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے۔''

لیکن یہاں یاد رہے مثلکم کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپؐ افعال و اعمال میں عام بشر کی طرح تھے۔ نہیں صرف فضیلت بشریت میں ہے اور کسی اور مخلوق سے

ہونے کو نفی ہے۔ آپ ﷺ میں بشر مگر بشریت میں اتنے کامل و افضل ہیں کہ آپ کی مثلیت ناممکن ہے۔

وحی:

رسالت و نبوت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایسی نعمت ہے جو محنت و ریاضت سے حاصل نہیں ہو سکتی، فرمانِ خداوندی ہے:

اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (الانعام)

''اللہ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے کہ کس کو رسالت دی جائے۔''

احکام الٰہی کی تبلیغ:

یہ احکامِ الٰہی کے پابند ہوتے ہیں اور ان کی ذمہ داری بھی احکامِ الٰہی کی تبلیغ ہوتی ہے۔

یایھا الرسول بلغ ماانزل الیک من ربک (المآئدہ)

''اے رسولؐ! جو آپ ﷺ کے رب کی طرف سے آپ ﷺ کی طرف نازل ہوا اسے لوگوں تک پہنچا دیجئے۔''

معصومیت:

یہ تمام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں، ان کا ہر عمل منشائے الٰہی کے عین مطابق ہوتا ہے۔ ان کا کوئی کام نفسانی خواہش کے تابع نہیں ہوتا۔ بلکہ وہی کرتے ہیں جو اللہ کی طرف سے الہامی وحی کے ذریعے حکم دیا جاتا ہے۔

واجب الاطاعت:

تمام انبیاء ورسل کے احکام کی پیروی اور اطاعت غیر مشروط طور پر امتی پر لازم ہوتی ہے۔

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله. (القرآن)

''ہمارا رسول بھیجنے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ حکم الٰہی سے اس کی پیروی کی جائے۔''

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اطاعت رسول کا حکم آیا ہے اور بار بار آیا ہے۔ پھر محبت خدا کا معیار بھی اطاعتِ رسول کو ہی قرار دیا ہے۔

بے مثال کردار:

انبیاء ورسل کا کردار ہمیشہ بے مثل ہوتا ہے تاکہ کوئی شخص بھی ان پر انگلی نہ اٹھا سکے۔

لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة (الاحزاب)

''تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔''

سارے انبیاء ورسل بھی بے مثال کردار کے مالک تھے ان کی زندگیاں صفاتِ الٰہیہ کا پرتو تھیں انہیں عام انسانوں کے لیے ماڈل رول بنا کر بھیجا گیا تھا۔

صداقت:

سچائی نبوت و رسالت کیلئے انتہائی لازمی صفت ہے کیونکہ کسی نبی اور رسول کیلئے یہ ممکن نہیں کہ اس سے کوئی ایسی بات سرزد ہو جو حقیقت کے خلاف ہے۔ نبی پاک ﷺ کو بعثت سے قبل ہی صادق و امین کہا جاتا تھا۔ اگر نبی کے لفظ پر لغت میں بغور جائزہ لیا جائے تو بھی یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ نبی کی خبر میں تین

باتیں لازم پائی جاتی ہیں: (۱) نبی کی خبر عظیم ہوتی ہے۔ (۲) نبی کی خبر فائدہ مند ہوتی ہے۔ (۳) نبی کی خبر میں جھوٹ یا وہم کا احتمال نہیں ہوتا۔

امانت:

اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء ورسل انتہائی صادق وامین تھے۔ بالخصوص اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو احکام ان کو وحی کے ذریعے بندگانِ الٰہی کی ہدایت کیلئے دیے جاتے ہیں ان میں کبھی بھی خیانت نہیں کرتے بلکہ وہ سارے کے سارے احکام اللہ کے بندوں تک پہنچا دیتے ہیں۔ پھر صداقت وامانت کے بنا اخلاق حسنہ کا پیکر کامل پیکر نہیں ہوسکتا یہی وجہ ہے انبیاء امانت داری کے اعلیٰ معیار پر فائز ہوتے ہیں۔

مرد ہونا:

اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ انسانوں کی ہدایت کیلئے کسی مرد کو ہی رسول یا نبی بنا کر بھیجا ہے۔ عورت نبی نہیں ہوسکتی نہ ہی کوئی ہوئی البتہ ولایت کے مقام پر بہت سی عورتیں فائز ہوئیں یقیناً یہ بھی فضلِ ربی ہے جو ان کی اپنے رب سے محبت کا صلہ ہے۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

ومارسلنا من قبلك الا رجاه نوحی الیهم (القرآن)

''اور ہم نے آپ ﷺ سے پہلے صرف مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا ہے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔''

ظاہری عیوب سے پاک:

کسی نبی یا رسول میں کوئی ایسا ظاہری عیب اور نقص نہیں ہوتا کہ جس سے بندگانِ خدا کے دلوں میں نفرت پیدا ہو جیسے برص، جذام وغیرہ۔ اور اگر کسی نبی کو اللہ

کسی مرض میں مبتلا کرتا ہے تو اس کے دو مقاصد ہوتے ہیں ایک آزمائش اور دوسرا اس امت کے لیے ایسی مصیبت میں رہنمائی کے اصول بتانا جیسے حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر ان کی بیماری کی وجہ سے مشہور ہے۔

رسالتِ محمدی ﷺ کی خصوصیات:

جس نبوت کا آغاز حضرت آدمؑ سے ہوا اس کا اختتام حضرت محمد ﷺ پر ہوا۔ سابقہ انبیاء کے کمالات کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات اقدس میں جمع کر دیا، اس لئے کسی نے کیا خوب کہا ہے:

؎ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ذیل میں نبی پاک ﷺ کی ان امتیازی خصوصیات میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے، جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو انفرادی طور پر عطا فرمائیں۔

عمومیت:

رسول اکرم ﷺ سے قبل تمام انبیاء و رسل کی نبوت کسی خاص قوم یا ملک کیلئے ہوتی تھی مگر آپ ﷺ کی رسالت و نبوت قیامت تک کے انسانوں کیلئے ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنے حبیب ﷺ سے ارشاد فرمایا:

قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (القرآن)

''آپ ﷺ کہہ دیجئے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔''

پہلی شریعتوں کا نسخ:

اب صرف شریعتِ محمدی ﷺ پر عمل کیا جائے گا، کیونکہ آپ ﷺ کی شریعت مطہرہ نے سابقہ تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ اب اگر کوئی شخص کسی سابقہ

شریعت پر عمل پیرا ہو گا تو اس کا کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه (القرآن)

"جس کسی نے اسلام کو چھوڑ کر کسی اور دین کی پیروی کی تو اس کی یہ بات قبول نہیں کی جائے گی۔"

تکمیل دین:

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر اپنے دین کی تکمیل کر دی جو قیامت تک تمام انسانوں کیلئے کافی ہے، اس دی کو کامل کہا گیا ہے اس کے بعد کسی نئے دین کی ضرورت نہیں ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (القرآن)

"آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا۔ اپنا انعام تم پر پورا کر دیا اور میں نے تمہارے لئے بطورِ دین اسلام کو پسند کیا۔"

حفاظت کتاب:

سابقہ انبیاء و رسل پر نازل ہونے والی کتابیں دنیا سے اصل شکل میں معدوم ہیں، کچھ کتابوں کے غیر یقینی تراجم ملتے ہیں جن میں کافی ردوبدل ہو چکا ہے جبکہ نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب اصل شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔ قرآن مجید کو نازل ہوئے قریباً ۱۵۰۰ سال گزر چکے ہیں مگر ہم پھر بھی اس میں ذرہ برابر بھی تبدیلی نہیں آئی۔

جامع تعلیمات:

چونکہ پہلے انبیاء و رسل کسی خاص قوم اور مخصوص وقت کیلئے تشریف لاتے رہے اس لئے ان کی تعلیمات میں وہ جامعیت نہیں تھی جو نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں ہے چونکہ آپ ﷺ قیامت تک کیلئے اور تمام انسانوں کیلئے مبعوث ہوئے اس لئے آپ ﷺ کی تعلیمات ایسی جامع ہیں کہ کوئی بھی فرد قیامت تک آپ ﷺ کی تعلیمات سے استفادہ حاصل کر سکتا ہے۔ (انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون)

شفاعت کبریٰ:

قیامت کے دن جب تمام اہل ایمان تمام انبیاء سے اللہ تعالیٰ کے حضور شفاعت کیلئے عرض کریں گے تو وہ سب کہیں گے اذھبوا الی غیری ۔ چنانچہ آخر میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں گے اور آپ ﷺ سے شفاعت کیلئے عرض کریں گے تو آپ فرمائیں گے (انا لھا) سب سے پہلے آپ ﷺ ہی اہلِ ایمان کی سفارش کریں گے اور آپ ﷺ کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔ (بخاری)

رفع ذکر:

اللہ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

ورفعنا لك ذكرك (النشراح)

''ہم نے آپ ﷺ کیلئے آپ ﷺ کا ذکر بلند کر دیا۔''

رحمۃ اللعالمین:

اللہ تعالیٰ نے صرف نبی کریم ﷺ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔

ومآارسلنك الارحمة اللعالمين (القرآن)

''اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

ختم نبوت:

سلسلہ نبوت کی آخری کڑی نبی کریم ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہو گیا اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا، عقیدہ ختمِ نبوت، قرآن، سنت اور اجماع امت تینوں سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد سے عقیدہ ختم نبوت سے متعلق ہر ابہام کا ازالہ فرما دیا ہے۔

"ماكان محمدا با احد من رجالكم ولكن رسول الله و خاتم النبيين" (القرآن)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

انا خاتم النبين لانبي بعدى (الحديث)

''میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

☆......☆......☆

فصل سوئم

ملائکہ

لفظ ''ملائکہ'' جمع ہے اور اس کا واحد ملک ہے۔ ملک کا معنی قاصد اور پیغامبر کے ہیں، قرآن مجید میں فرشتوں کیلئے لفظ رسل بھی استعمال ہوا ہے جس کا واحد رسول ہے اور رسول کے معانی بھی قاصد کے ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

الله يصطفى من الملائكة رسلا و من الناس (القرآن)

''اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں میں سے بعض کو پیغام پہنچانے کیلئے چن لیتا ہے۔''

فرشتوں کے متعلق عقیدہ:

فرشتوں کے متعلق جن باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے وہ درج ذیل ہیں:

نورانی مخلوق:

فرشتے اللہ کی نوری مخلوق ہیں وہ ہمیں نظر نہیں آتے مگر اللہ نے ان کے ذمے ہمارے متعلق بھی احکام لگا رکھے ہیں۔

اطاعت و فرمانبرداری:

تمام فرشتے اللہ کے احکام کے پابند ہوتے ہیں، اس کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لايعصون الله ماامرهم ويفعلون مايومرون (التحریم)

''(فرشتے) اللہ کے احکام کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ وہ تو وہی احکام بجالاتے ہیں جن کا انھیں حکم دیا جائے۔''

﴿مشہور فرشتے اور ان کی ذمہ داری﴾

حضرت جبرائیلؑ:

یہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے احکام اس کے انبیاء اور رسل تک پہنچانا حضرت جبرائیلؑ کے ذمہ ہے۔ اس لئے ان کو وحی کا فرشتہ کہا جاتا ہے، روح القدس بھی آپ ہی کا لقب ہے۔

حضرت میکائیلؑ:

حضرت میکائیلؑ کے ذمہ بارش برسانے اور رزق عطا کرنے کی ڈیوٹی لگی ہے۔

حضرت عزرائیلؑ:

حضرت عزرائیلؑ جانداروں کی روح کو قبض کرتے ہیں اسی لیے آپ کو ملک الموت بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت اسرافیلؑ:

حضرت اسرافیلؑ وقوع قیامت کے قریب صور پھونکیں گے اور قیامت برپا ہو جائے گی۔ دوبارہ صور پھونکیں گے تو تمام مخلوق زندہ ہو جائے گی۔

کراماً کاتبین:

یہ فرشتے ہر انسان کے اعمال لکھنے پر مامور ہیں، ایک فرشتہ نیکیاں لکھتا ہے اور دوسرا برائیاں لکھتا ہے۔

منکر نکیر:

یہ فرشتے قبر میں آ کر انسان سے اس کے رب، اس کے رسول ﷺ اور اس کے دین کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔

تین اہم سوال جن کا ذکر احادیث میں ملتا ہے درج ذیل ہیں:

۱۔ من ربك

۲۔ ما دينك

۳۔ ماذا تقول في حق هذا الرجل

☆......☆......☆

فصل چہارم

الہامی کتابیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر کتابیں نازل کیں، ان تمام کتابوں کو سچا اور اللہ کی طرف سے نازل کردہ تسلیم کرنا آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ہے، اللہ تعالیٰ نے متقین کی ایک صفت یہ بھی بیان کی ہے کہ

والذین یومنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك (القرآن)

”(متقین وہ ہیں) جو آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ سے قبل نازل ہونے والی (کتب) پر ایمان لاتے ہوں۔“

مشہور آسمانی کتابیں:

تورات	یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
زبور	یہ حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
انجیل	یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
قرآن مجید	یہ حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔

صحائف:

اللہ تعالیٰ نے ان کتب کے علاوہ دوسرے انبیاء پر صحیفے بھی نازل فرمائے جن میں حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ شامل ہیں۔

آسمانی کتب کی تعلیمات:

تمام آسمانی کتب میں درج ذیل باتیں مشترک تھیں۔

۱۔ اللہ کی توحید
۲۔ اللہ کی صفات کاملہ
۳۔ اللہ کی عبادت کے احکام
۴۔ رسالت پر ایمان لانا
۵۔ قیامت کے دن پر ایمان لانا
۶۔ اعمال کی جزا و سزا

﴿قرآن مجید کی خصوصیات﴾

قرآن مجید کی اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہے:

آخری آسمانی کتب:

قرآن مجید اللہ کی سب سے آخری آسمانی کتاب ہے جو اس نے اپنے آخری نبی ﷺ پر نازل کی۔
سابقہ تمام آسمانی کتب ردوبدل سے محفوظ نہ رہ سکیں لیکن قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے خود لی۔ آج تک اس میں زیر زبر تک کی تبدیلی نہیں آئی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

انانحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

''ہم نے ہی اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

زندہ زبان والی کتاب:

سابقہ کتب جس زبان میں نازل ہوئیں وہ زبانیں دنیا سے ختم ہو چکی ہیں جبکہ قرآن مجید عربی میں نازل ہوا اور عربی زبان بولنے اور سمجھنے والے افراد تقریباً دنیا کے ہر ملک میں پائے جاتے ہیں۔ عربی زبان بیس سے زائد ممالک کی قومی زبان ہے اور یہ اقوام متحدہ کی چار متحدہ زبانوں میں سے ایک ہے۔

عالمگیریت:

اس کتاب کی تعلیمات کسی ایک وقت یا علاقے کیلئے نہیں بلکہ یہ پوری انسانیت اور قیامت تک کے انسانوں کیلئے ہدایت کا سرچشمہ ہے، اس کی تعلیمات ہر زمانے کے انسانوں کیلئے قابلِ عمل ہیں۔

جامعیت:

سابقہ سماوی کتب صرف اخلاق یا مناجات یا دعاؤں یا فقہی مسائل یا عقائد یا صرف تاریخی واقعات پر مشتمل تھیں جبکہ یہ کتاب اپنی تعلیمات کے لحاظ سے جامع ہے کیونکہ اس میں اخلاق، روحانیت، احکام، تاریخی واقعات اور مناجات سب کا تفصیلی ذکر ملتا ہے گویا یہ ہر لحاظ سے جامع کتاب ہے۔ قرآن کہتا ہے۔

ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین (القرآن)

''ہر خشک وتر اس کتاب میں موجود ہے''

سابقہ انبیاء کی تصدیق اور احکام آداب:

بعض سابقہ کتب میں تحریف کرنے والوں نے انبیاء کرامؑ کے بارے میں

انتہائی غیر شائستہ باتیں داخل کر دی تھیں، جنہیں پڑھ کر ایک غیرت مند آدمی مارے شرم کے پانی پانی ہو جاتا ہے پھر ایسی باتیں جنہیں عقل بھی تسلیم نہیں کرتی۔ لیکن قرآن مجید اس قسم کی تمام باتوں سے پاک ہے، اس میں تمام انبیاء کا ادب واحترام سکھایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ سب پرہیزگار اور نیک تھے۔

فصیح و بلیغ کتاب:

قرآن مجید زبان کے لحاظ سے فصاحت و بلاغت کا ایسا عظیم شاہکار ہے کہ عرب اور عجم اس کی فصاحت اور بلاغت کے سامنے دم بخود ہیں حتیٰ کہ اس کے مقابلے میں ایک سورت کا بنالانا بھی پوری دنیا کے بس میں نہیں۔

مؤثر دلنشیں اسلوب:

یہ کتاب اپنی حلاوت اور تاثیر میں اعجازی کیفیت کی حامل کی، اس نے ہر قسم کے قاری اور سامع کو متاثر کیا ہے، یہ واحد کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ اس کی تلاوت سے کبھی لوگ نہیں اکتاتے اور اس کو حفظ کرنا نہایت آسان ہے۔

قابلِ عمل تعلیمات:

قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنا آسان ہے کیونکہ حالات بدلنے سے احکامات بھی بدل جاتے ہیں۔ مثلاً نماز کھڑے ہو کر پڑھی جاتی ہے اگر کوئی کھڑا نہیں ہو سکتا تو وہ بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔

خالی از تضاد:

قرآن مجید کی بعض آیات کی تفسیر تو بیان کرتی ہیں لیکن ان میں کبھی تضاد نہیں پایا جاتا جبکہ دوسری کتب کے اندر تحریف سے تضاد پایا جاتا ہے۔

کتابِ لاریب:

یہ دنیا کی واحد کتاب ہے کہ جس کے شروع میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس کے تمام مندرجات شک وشبہ سے بالاتر ہیں جبکہ دنیا کی تمام کتب اس دعویٰ سے محروم ہیں۔

ذالك الكتاب لاريب فيه (القرآن)

''صرف یہی کتاب شک وشبہ سے پاک ہے۔''

☆......☆......☆

فصل پنجم

عقیدہ آخرت

لغوی معنی:

لفظ آخرت کا لغوی معنی ''بعد میں آنے والی'' ہے۔ اس کے مقابلے میں ''دنیا'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کا معنی ''قریب والی'' کے ہیں۔

اصطلاحی معنی:

عقیدہ آخرت یہ کہ انسان مرنے کے بعد ہمیشہ کیلئے ختم نہیں ہوتا بلکہ اس کی روح باقی رہتی ہے اور ایک دن ایسا آئے گا کہ اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور ان کا حساب ہوگا اور ان کو ان کے تمام نیک و بد اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم (القرآن)

''بے شک نیک لوگ جنت میں اور گناہ گار دوزخ میں ہوں گے۔''

قرآنی تعلیمات:

دنیا آخرت کی کھیتی ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

الدنیا مزرعة الآخرة (الحدیث)

''دنیا آخرت کی کھیتی ہے''

حقیقت میں دنیا کی زندگی پر ہی آخرت کی زندگی کا انحصار ہے کیونکہ دنیا کی زندگی عارضی اور آخرت کی زندگی ابدی ہے۔

ہر شئی کا ایک انجام ہوتا ہے:

ہر ایک شئی کی ایک خاص عمر ہوتی ہے اور وہ خاص عمر کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ اس طرح اس پورے نظامِ کائنات کی بھی ایک عمر ہے جس کے بعد یہ نظام ختم ہو جائے گا اور ایک دوسرا نظام اس کی جگہ لے لے گا۔

منکرین آخرت کے شبہات کا ازالہ قرآن کی زبان میں:

مشرکینِ مکہ عقیدہ آخرت کے منکر تھے اس لئے وہ مختلف اعتراضات کرتے تھے تو قرآن مجید نے ان کے اعتراضات کا ذکر کر کے ان کا بڑا شافی جواب دیا ہے:

فنا ہونے کے بعد زندگی:

کفار نے بڑے تعجب سے کہا کہ جب ہم فنا ہو جائیں گے تو پھر نئے سرے سے زندگی کیسے معرضِ وجود میں آئے گی؟

وقالواءَ اذاضللنافی الارض ءَ انالفی خلق جدید (القرآن)

''انہوں نے کہا جب ہم زمین میں نیست و نابود ہو جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے جنم لیں گے؟''

قرآنی جواب:

وھو الذی یبدوا الخلق ثم یعیدہ (القرآن)

''وہ جو پہلی بار پیدا کرتا ہے وہی دوسری بار بھی پیدا کرے گا۔''

عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات:

ف چونکہ عقیدہ آخرت اسلام میں نہایت اہمیت کا حامل ہے اس لئے قرآن میں اس عقیدہ کو تسلیم کرنے پر بہت زور دیا گیا ہے اور انسانی زندگی میں اس کے اثرات بہت زیادہ ہیں۔

نیکی سے رغبت:

عقیدۂ آخرت پر یقین رکھنے والا شخص نیکی سے رغبت رکھتا ہے، اعمال صالحہ پر زور دیتا ہے کیونکہ اخروی زندگی میں کامیابی کا انحصار ایمان اور اعمالِ صالحہ کی کثرت پر ہے۔

فامامن ثقلت موازینه فهو فی عیشة راضیة (القاریه)

گناہ سے اجتناب:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا شخص گناہوں سے ہر صورت اجتناب کرتا ہے کیونکہ گناہوں کی کثرت سے اس کو برے انجام سے دوچار ہونا پڑے گا، اللہ نے فرمایا:

واما من خفت موازینه فامه هاویة (القاریه)

''جس کی نیکیوں کے پلڑے کم وزن والے ہونگے تو اس کا ٹھانہ ہاویہ ہے اور ہاویہ دہکتی ہوئی آگ ہے''

شجاعت و جانثاری:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا شخص جانتا ہے کہ دنیاوی زندگی عارضی ہے اور اخروی زندگی دائمی ہے جس طرح فرمانِ الٰہی ہے:

والآخرة خير وابقى (القرآن)

''اور آخرت بہت بہتر اور دائمی ہے''

صبر و تحمل:

عقیدہ آخرت انسان کے اندر بے صبری کو ختم کر کے صبر و تحمل کا جذبہ پیدا کرتا ہے کیونکہ اسے یقین ہوتا ہے اس کے اعمال کبھی ضائع نہیں ہونگے بلکہ ہر صورت اللہ اسے بدلہ عطا فرمائے گا۔

ان الله مع الصبرين (القرآن)

''بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''

انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ:

عقیدہ آخرت پر ایمان سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ بڑھتا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے آخرت کی زندگی سنور جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ ہونے والے مال و دولت اپنے اوپر قرض قرار دیتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ میں اس کا بدلہ سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ مقدار میں دوں گا۔

احساسِ ذمہ داری:

عقیدہ آخرت سے فرائض کی ادائیگی کا احساس پیدا ہوتا ہے، یہ تصور انسان کو اپنی ذمہ داریاں دیانتداری سے ادا کرنے پر مجبور کرتا ہے، وہ حلال و حرام کا خاص خیال رکھتا ہے۔

جذبہ ایثار اور تقویٰ کی علامت:

عقیدہ آخرت سے ایثار کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ خودغرضی ختم ہو جاتی ہے، اس عقیدے نے اصحاب رسول ﷺ میں ایسا جذبہ ایثار پیدا کر دیا کہ قرآن ان کے جذبے کو یوں سراہتا ہے:

''وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں حالانکہ وہ خود ضرورت مند ہوتے ہیں'' (القرآن)

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے آخرت پر ایمان لانے کو متقین کی علامت قرار دیا ہے:

وبالاخرۃ ھم یوقنون (القرآن)

''اور وہ لوگ آخرت پر پختہ یقین رکھتے ہیں''

☆......☆......☆

باب 3

سنت نماز اور اُس کے فضائل

فصل اوّل

مسنون نماز

وضو کے فرائض جن کے بغیر وضو نہیں ہوتا

اللہ تعالیٰ عزوجل قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ.

ترجمہ: اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو، اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔

(کنز الایمان پارہ: ۶، سورہ المائدہ: آیت ۶)

اس آیت مقدسہ سے معلوم ہوا کہ وضو کے فرض چار ہیں:

وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے فرض نہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا تَطَهَّرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ يُطَهِّرُ جَسَدَهٗ

كُلَّهٗ وَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى عَلٰى طُهُوْرِهٖ لَمْ يَطْهُرْ مِنْهُ اِلَّا مَامَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ:

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے لے (بسم اللہ پڑھ لے) اس طرح سارا جسم پاک ہو جائے گا اور اگر کسی نے دوران وضو اللہ کا نام نہ لیا تو جس عضو پر پانی گزرے گا وہی پاک ہوگا:

(۱) سنن دار قطنی ۱/۱۲۴ رقم ۲۳۱، (۲) مشکوٰۃ: ص ۴۷، (۳) سنن الکبریٰ بیھقی: ج ۱، ص ۴۴

نوٹ: اسی مضمون کی روایات حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، دار قطنی: ج ۱، ص ۱۲۵، زجاجۃ المصابیح: ج ۱، ص ۲۴۸، میں موجود ہیں۔ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن کوفی رضی اللہ عنہ سے ''زجاجة المصابيح: ج ۱، ص ۲۴۹، ۲۴۸'' میں روایات موجود ہیں:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ قَالَ يُسَمِّي اِذَا تَوَضَّاَ، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ اَجْزَاَهٗ

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب (کوئی) وضو کرے تو بسم اللہ پڑھے، اور نہ پڑھے تو بھی وضو ہو جائے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ: ج ۱، ص ۳، رقم ۱۸)

نوٹ: جو لوگ بسم اللہ کو فرض کہتے ہیں اور دلیل کے طور پر ''لا وضو لمن لم يذكر اسم الله عليه'' پیش کرتے ہیں یہ دلیل صحیح نہیں ہے

(جامع ترمذی: جلد ۱، ص ۹۰ مترجم)

۱) کیونکہ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں! امام احمد رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اس باب میں مجھے کوئی ایسی حدیث معلوم نہیں جس کی سند جید ہو:

(ترمذی: ج ۱، ص ۹۰ مترجم)

۲) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بلوغ المرام ص ۱۱ مترجم میں یہی روایت لکھی اور فرمایا! ''اخرجه احمد، ابو داؤد وابن ماجه باسناد ضعيف'' پھر فرمایا کہ ترمذی میں سعید ابن زید اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی یہی منقول ہے

۳) امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام حاکم کے حوالے سے لکھا ہے!''لا يثبت في هذاا لباب حديث'' اس باب میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔

(نصب الرايه :ج۱، ص ۴)

۴) حافظ ابن رشد مالکی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں!''وهذا الحديث لا يصح عند اهل النقل'' اور یہ حدیث اہل نقل (محدثین) کے نزدیک صحیح نہیں۔

(بداية المجتهد :ج۱، ص۱۷)

۵) تحفۃ الاحوذی میں ہے!

''فكل ماروى في هذا الباب فليس بقوى''

پس اس باب میں کوئی روایت قوی نہیں۔

(تحفة الاحوذی ج۱، ص۳۵)

لہٰذا اس روایت سے وضو کے فرائض کی فرضیت ثابت نہیں ہوتی۔ ملاحظہ فرمائیے:

(توضيح السنن شرح آثار السنن :ج۱، ص۳۰۷)

وضو میں سر کا مسح ضروری ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ

ترجمہ: اے ایمان والو! جب نماز کے لیے کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور اپنے کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو، اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ (سورہ: المائدہ: آیت ۶، پارہ ۶)

"عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَاَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهٖ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا آپ کے سر مبارک پر قطری عمامہ تھا آپ نے عمامہ کے نیچے ہاتھ ڈال کر سر کے اگلے حصے پر مسح فرمایا اور عمامہ کو کھولا نہیں۔

(۱)سنن ابو داؤد: ۱/۱۹، (۲)زجاجة المصابيح: ۱/۲۶۳۔
(۳)سنن الکبرٰی بیھقی: ۱/۶۰ رقم ۲۸۴

"مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ ؟فَقَالَ: لَا، حَتّٰى يُمْسَحَ الشَّعْرُ بِالْمَاءِ"

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انھیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں سوال ہوا آپ نے فرمایا! جائز نہیں جب تک بالوں کا پانی سے مسح نہ کرے:

(۱)مؤطا امام مالك ص ۴۷رقم ۷۴، (۲)مؤطا امام محمد ص ۶۰
(۳)زجاجة المصابيح ج۱، ص ۲۶۴

گردن پر مسح کرنا مستحب ہے

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّاَ وَ مَسَحَ عُنُقَهٗ وُقِيَ الْغُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا! جس نے وضو کیا اور گردن پر مسح کیا تو وہ قیامت کے دن طوق سے محفوظ رہے گا۔

(۱)التلخيص الحبير ج۱، ص ۲۸۸ رقم ۹۸

(۲)مسند فردوس مع تسدید القوس :ج۴،ص ۴۴

(۳)ابو نعیم تاریخ اصبهان : ۲ /۱۵

(۴)زجاجة المصابیح :ج۱،ص۲۵۷ (۵)تنزیه الشریعه: ۲/۷۵

"عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: مَنْ مَسَحَ قَفَاهُ مَعَ رَأْسِهٖ وُقِیَ الْغُلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ"

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سر کے ساتھ گردن کا بھی مسح کرے وہ قیامت کے دن طوق سے بچ جائے گا۔

(۱)التلخیص الحبیر : ۱/۲۸۸ ، (۲)زجاجةالمصابیح : ۱/۲۵۷

(۳)اخرجه ابو عبید فی ،کتاب الطهور ،ص ۳۷۳،رقم۳۶۸

شرم گاہ پر ہاتھ لگنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

"عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مَسَسْتُ ذَکَرِیْ اَوْقَالَ الرَّجُلُ یَمَسُّ ذَکَرَهٗ فِی الصَّلَاةِ أَعَلَیْهِ الْوُضُوْءِ؟فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: لا ،اِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ، اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَ صَحَّحَهُ ،اِبْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ ابْنُ الْمَدِیْنِی هُوَ أَحْسَنُ مِنْ حَدِیْثِ بُسْرَةَ"

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگاؤں یا کوئی شخص بھی ایسا کرے تو اس کا وضو جاتا رہے گا یا نہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے اس کو روایت کیا امام احمد،ابوداؤد، ترمذی،نسائی،ابن ماجہ نے ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا ابن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بُسرہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے زیادہ بہتر ہے:

(۱)بلوغ المرام مترجم: ص۲۵رقم۷۲، (۲)زجاجة المصابیح: ۱/ ۲۱۳

(۳)مؤطا امام محمدص ۴۳، (۴)شرح معانی الآثار مترجم : ۱/ ۱۵۶

(۵)مسند احمد ج۴،ص ۲۳،رقم الحدیث ۱۶۲۹۵ قال شعیب حسن

(۶)سنن ابو داؤد :۱/۷۲،رقم۱۸۲ ، (۷)جامع ترمذی: ۱/۱۳۱،رقم ۸۵ قال الالبانی صحیح

نوٹ: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں! متعدد صحابہ اور بعض تابعین شرم گاہ کو ہاتھ لگانے کے بعد وضو ضروری نہیں سمجھتے۔ اہل کوفہ اور ابن مبارک کا یہ مسلک ہے اس باب میں روایت کردہ احادیث میں یہ حدیث احسن ہے۔
(جامع ترمذی: ج۱، ص ۱۱۵ مترجم، باب شرم گاہ کو چھونے سے وضو نہ کرنا)

صحابہ کرام میں سے حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عمار بن یاسر، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت عمران بن حصین، حضرت ابو الدرداء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک شرم گاہ کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، ملاحظہ فرمائیے:
(زجاجۃ المصابیح: ۱/ ۲۱۶، ۲۱۵، موطا امام محمد، طحاوی، مصنف ابن ابی شیبۃ، طبرانی اور مجمع الزوائد وغیرہ کتب میں)

باریک جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں

آج کل لوگ اس مسئلہ میں غلطی کر رہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے باریک جرابوں پر مسح کرنے کی ایک بھی صحیح مرفوع روایت نہیں جو لوگ جرابوں پر مسح کے قائل ہیں انھی کے ایک مستند عالم کی تحقیق ملاحظہ ہو۔

''علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری غیر مقلد لکھتے ہیں

''وَالْحَاصِلُ عِنْدِیْ اَنَّہٗ لَیْسَ فِی بَابِ الْمَسْحِ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ مَرْفُوْعٌ خَالٍ عَنِ الْکَلَامِ (تحفۃ الاحوذی ۱/۱۱۲)

ترجمہ۔ (تمام روایتوں کو لکھنے کے بعد) میری تحقیق کا حاصل یہ ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا کسی صحیح مرفوع حدیث سے ثابت نہیں جو محدثین کی جرح و تنقید سے خالی ہو۔

﴿اوقاتِ نماز احادیث کی روشنی میں﴾

فقہا احناف کے نزدیک اس میں تفصیل ہے یعنی وقت میں تین حال پائے جاتے ہیں۔

(۱) کل وقتِ نماز (۲) مکروہ وقتِ نماز (۳) مستحب وقتِ نماز

۱) **کل وقتِ نماز:** نماز کے شروع ہونے سے لے کر ختم ہونے تک کو کل وقت نماز کہتے ہیں۔

۲) **مکروہ وقتِ نماز:** نماز کے بعض اوقات وہ ہیں جن میں نماز مکروہ ہو گی، اگر چہ وقت نماز کہلائے گا۔

۳) **مستحب وقتِ نماز:** جن وقتوں میں نماز ادا کرنا یا جماعت کرانا افضل ہوتا ہے اسے مستحب وقت نماز کہتے ہیں۔

ہم احناف نماز مستحب وقت میں پڑھنے کے قائل ہیں کیونکہ اس میں ثواب زیادہ ہے۔

نماز فجر کا مستحب وقت

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِاُجُوْرِكُمْ اَوْ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ "

سند کے بعد: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! صبح کو خوب روشن کیا کرو کیونکہ اس میں تمہارے لیے ثواب زیادہ ہے یا اس کا ثواب زیادہ ہے۔

(۱) سنن ابو داؤد: ۱/۶۲، باب وقت الصبح، رقم الحدیث ۴۲۴

(۲) جامع ترمذی :ج۱ .ص ۹۴،باب الاسفار، (۳) مسند حمیدی :ج۱،ص ۹۹،رقم الحدیث ۴۰۹
(۴) شرح معانی الآثار :ج۱،ص۳۶۷، (۵) نصب الرایة:ج۱،ص۲۳۸
(۶) سنن دارمی: ۱/۳۰۰،رقم۱۲۱۷

(۷) اس مضمون کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ہے دیکھئے:مسند امام اعظم: ص ۴۷ مترجم

(۸) توضیح السنن شرح آثار السنن:ج۱، ص ۴۱۴،رقم الحدیث ۲۱۶. اس کی سند صحیح ہے.

(۹) مسند احمد : ۳ /۴۶۵،رقم۱۵۹۱۳

''حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ،عَنْ سُفْيَانَ،عَنْ حَمَّادٍ ،عَنْ إبْرَاهِيْمَ،قَالَ:مَا أَجْمَعَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلٰی شَیْءٍ مَا أَجْمَعُوْا عَلَى التَّنْوِيْرِ بِالْفَجْرِ''

سند کے بعد حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے صبح کی نماز روشنی میں پڑھنے میں اتفاق کیا ہے ایسا اتفاق کسی اور چیز پہ نہیں کیا ہے:

(۱) مصنف ابن شیبة:ج۱،ص ۳۲۲ رقم ۳۲۷۵
(۲) شرح معانی الآثار طحاوی:ج۱،ص۳۷۸،رقم الحدیث ۱۰۱۶
(۳)زجاجة المصابیح:ج۱،ص ۴۲۳،رقم الحدیث ۸۱۷ مترجم

نمازِ ظہر کا مستحب وقت

احناف کے نزدیک ظہر کی نماز سردیوں میں جلدی اور گرمیوں میں ٹھنڈی کر کے یعنی تھوڑی دیر کے بعد پڑھنی چاہیے:

" حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ،قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ ،عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ،عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:إذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ"

سند کے بعد: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کیا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے

۱) صحیح بخاری: ۱/۳۲ارقم۵۳۶، ۲) سنن ابو داؤد: ج۱، ص۱۹۸، رقم الحدیث۴۰۱
۳) صحیح مسلم: ج۱، ص ۲۲۴، ۴) سنن نسائی: ج۱، ص ۸۷
۵) جامع ترمذی: ج۱، ص۱۴۷، رقم الحدیث۱۴۹، باب ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنا
۶) سنن ابن ماجه : ج۱، ص۴۹
۷) شرح معانی الآثار طحاوی: ج۱، ص ۳۸۳، رقم الحدیث۱۰۳۲
۸) زجاجة المصابیح، ج۱، ص۴۱۴، رقم الحدیث ۸۲۷
۹) مسند حمیدی: ج۲، ص۴۲۰، رقم الحدیث۹۴۲ طبع بیروت
۱۰) بلوغ المرام مترجم، ص۳۱، رقم الحدیث ۱۷۱
۱۱) توضیح السنن شرح آثار السنن، ج۱، ص۴۱۶
۱۲) مسند احمد: ج۲، ص۲۲۹ حدیث نمبر ۷۱۳۰ ، صفحه ، ۲۳۸، حدیث نمبر ۷۲۴۵

"حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ،قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ ،حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا كَانَ الشِّتَآءُ، بَكَّرَ بِالظُّهْرِ، وَاِذَا كَانَ الصَّيْفُ اَبْرَدَبِهَا"

سند کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردیوں میں نماز ظہر جلدی فرماتے اور گرمیوں کے موسم میں ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔

(۱) شرح معانی الآثار طحاوی: ج۱، ص۱۸۸، رقم الحدیث ۱۱۲۹
(۲) سنن نسائی: ج۱، ص ۵۸ (۳) مشکوٰۃ: ص، ۶۲

"وَحَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيْدِ بْنِ زِيَادٍ ،عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلْمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ سَأَلَ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ؟ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، اَنَا اُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ، اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ ،وَالْعَصْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ "

سند کے بعد: حضرت عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ، مولیٰ ام سلمہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے اوقات نماز کے متعلق پوچھا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ظہر کی نماز پڑھو جب سایہ تمہارے برابر ہو جائے اور جب تم سایہ سے دوگنا ہو جائے تو نماز عصر پڑھو۔

۱)موطا امام مالک ص،۳۸،رقم الحدیث ۹،باب وقوت الصلوٰۃ
۲)زجاجۃ المصابیح ج۱،ص۱۰۴مترجم،رقم الحدیث ۷۵۷ اسکی سند صحیح ہے۔
۳)مصنف عبد الرزاق ،۱/۵۴۰ ، ۴)تمہید ۸۶/۲۳ میں بھی اسی طرح مروی ہے۔
۵)شرح صحیح مسلم للسعیدی:ج۲،ص۲۳۹

نماز عصر کا مستحب وقت

احناف کے نزدیک نماز عصر دو مثل کے بعد شروع ہوتی ہے۔حدیث نمبر۱۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فرمان سے دو مثل کے بعد عصر واضح ہے دیگر روایات ملاحظہ فرمائیے

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِينَةَ فَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً"

سند کے بعد: حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے والد مدینہ منورہ کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نماز عصر میں اتنی تاخیر کر دیتے کہ سورج میں سفیدی اور صفائی ہوتی:

(سنن ابو داؤد :ج۱،ص ۱۵۸،باب وقت العصر،رقم الحدیث۴۰۸)

"عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ...ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ...الخ"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز ایسے وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ دو مثل کو پہنچ گیا۔

۱) مصنف ابن ابی شیبة:۳۱۸/۱،رقم ۳۲۴۵

۲) زجاجة المصابیح مترجم:ج۱،ص۴۰۲،رقم الحدیث۷۵۸

نماز مغرب کا مستحب وقت

نماز مغرب سورج غروب ہونے کے بعد ہے:

”حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِىْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّى الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ....قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ“

سند کے بعد: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب اس وقت ادا فرماتے جب سورج غروب ہو کر پردوں کے پیچھے چھپ جاتا امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ سلمہ بن اکوع کی حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱)جامع ترمذی: ۲۸۸/۱،رقم الحدیث۱۶۴، (۲)صحیح مسلم: ۱۱۵/۲

(۳)صحیح بخاری : ۱۴۷/۱ (۴)مسند احمد: ۵۵/۴،رقم الحدیث۶۶۵

(۵)سنن ابو داؤد: ۲۰۱/۱،باب وقت المغرب رقم الحدیث ۴۱۶

نمازِ عشاء کا مستحب وقت

نماز عشاء میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔

”حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ،حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ،عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ ،عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى

أُمَّتِیْ لَاَ مَرْتُهُمْ أَنْ یُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ أَوْ نِصْفِهٖ...قَالَ أَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ أَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ"

سند کے بعد: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میں اپنی اُمت پر گراں نہ سمجھتا تو انھیں عشاء کی نماز تہائی رات یا نصف رات تک دیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱)جامع ترمذی:ج۱،ص۲۹۳،رقم الحدیث۱۶۷
۲)مسند احمد :ج۲،ص۲۵۰،رقم الحدیث۷۴۰۶
۳)سنن ابن ماجه : ۵۰/۱ قال البانی صحیح .قال شعیب حسن،
۴)مصنف ابن ابی شیبة : ۳۳۱/۱ رقم الحدیث۳۳۶۴

"حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ یَحْیٰی أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ"

سند کے بعد۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز دیر سے پڑھا کرتے تھے۔

۱) صحیح مسلم: ۱۱۸/۲،باب، وقت العشاء وتاخیر ھا،رقم الحدیث۱۴۸۵
(۲)مسند احمد:ج۵،ص۸۹،رقم الحدیث ۲۱۱۱۴،صححه ابن حبان

اذان واقامت کے کلمات دو،دو دفعہ ہیں

"حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِیْدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ كَانَ أَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :شَفْعًا شَفْعًا فِی الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ......

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْأَذَانُ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةِ مَثْنَى :وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ،وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَهْلُ الْكُوفَةِ"

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور اقامت دو دو مرتبہ تھی (یعنی کلمات دو دو مرتبہ) امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں! بعض علماء فرماتے ہیں اذان اور اقامت دونوں کے کلمات دو دو مرتبہ ہیں سفیان ثوری، ابن مبارک اور اھل کوفہ (امام ابوحنیفہ اور ان کے متبعین) کا یہی مسلک ہے:

۱)جامع ترمذی ج۱،ص۳۴۸،رقم الحديث ۱۹۴
۲)مستخرج ابی عوانة:ج۱،ص ۳۴۳رقم الحديث۷۴۶
۳)توضيح السنن شرح آثار السنن: ۱/۴۶۷،رقم الحديث ۲۳۶
۴)زجاجة المصابيح: ۱/۴۵۵،رقم الحديث ۸۷۴
۵)شرح صحيح مسلم للسعيدی: ۱/۵۵۴
۶)مصنف ابن ابی شيبة: ۱/۲۰۶،رقم ۲۱۵۱

"حَدَّثَنَا أَحمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسٰى قَالَ حَدَّ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِبْنِ كَاسِبُ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ،أَنَّهُ كَانَ يُثَنِّى الْأَذَانَ وَ يُثَنِّى الِاقَامَةَ"

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے الفاظ دو دو مرتبہ ادا کرتے اور اقامت کے الفاظ کو بھی دو دو مرتبہ ادا کرتے تھے

۱)شرح معانی الآثار طحاوی:ج۱،ص ۱۳۴،رقم الحديث ۸۲۶
۲)مصنف عبد الرزاق:ج۱،ص۴۶۲ ، (۳)دار قطنی:ج،ص ۲۴۲
۴)زجاجة المصابيح:ج۱،ص۴۵۶،رقم الحديث۸۷۷
۵)توضيح السنن شرح آثار السنن : ۱/۴۶۹،رقم الحديث۲۴۰ اسناده صحيح
۶)شرح صحيح مسلم للسعيدی: ۱ /۵۵۵
۷)مصنف ابن شيبة: ۱/۲۰۶،رقم ۲۱۵۵

نوٹ: حضرت سلمہ بن اکوع، حضرت ثوبان، حضرت ابومحذورہ رضوان اللہ علیہم اذان و اقامت میں کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے۔

”عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الْإِقَامَةَ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“

اس کی روایت ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے کی:

(زجاجۃ المصابیح: ج۱، ص۳۵۱، رقم الحدیث ۸٦۸)

”حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْإِقَامَةِ مَرَّةً مَرَّةً اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ اسْتَخَفَّهُ الْأُمَرَاءُ، فَأَخْبَرَ مُجَاهِدٌ أَنَّ ذَالِكَ مُحْدَثٌ وَأَنَّ الْأَصْلَ هُوَ التَّثْنِيَةُ“

فطر بن خلیفہ نقل کرتے ہیں کہ اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہنا حکمرانوں نے تخفیف کی خاطر اختیار کیا تو حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ یہ بدعت ہے اور اصل بات دو دو بار کلمات کہنا ہے۔

۱)شرح معانی الآثار: ۱/۱۳٦رقم الحدیث۸۳۹
۲)زجاجۃ المصابیح: ۱/۳۵۷رقم الحدیث۸۸۱
۳)مصنف عبد الرزاق: ج۱، ص۴٦۳، کتاب الصلوٰۃ، رقم ۱۷۹۳
۴)مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱/۲۰۵
(۵)توضیح السنن شرح آثار السنن: ج۱، ص۴۷۱، رقم الحدیث۱۲۴۵ اسنادہ صحیح

”وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِي كَانَ النَّاسُ يَشْفَعُوْنَ الْإِقَامَةَ حَتّٰى خَرَجَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي بَنِي أُمَيَّةَ فَأَفْرَدُوا الْإِقَامَةَ وَ مِثْلُهُ لَا يَكْذِبُ، وَأَشَارَ اِلٰى كَوْنِ الْإِفْرَادِ بِدْعَةً“

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمیشہ سے مسلمان کلمات اقامت دو دو مرتبہ کہتے آئے تھے

یہاں تک کہ بنی اُمیہ نے خروج کیا اور کلمات اقامت کو ایک ایک بار کہنا شروع کیا اور یہ عمل بدعت ہے۔

۱)بدائع الصنائع:ج۲،ص۹۳، ۲)شرح صحیح مسلم للسعیدی:ج۱،ص۵۵۶

یہی بات امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے "تبیین الحقائق ۱/۲۳۶ باب الاذان" میں ابو الفرج سے نقل فرمائی ہے۔اسی طرح "زجاجۃ المصابیح ج۱،ص۲۵۷" میں بھی ہے۔

نمازی اقامت کے وقت کب کھڑے ہوں

فقہ حنفی میں واضح موجود ہے کہ جب اقامت کہی جائے تو نمازی حی علی الصلوٰۃ،حی علی الفلاح یا قد قامت الصلوٰۃ پر کھڑا ہو اس سے پہلے کھڑے ہو کر اقامت سننا مکروہ ہے۔

(دیکھئے:"فتاوی عالمگیری:ج۱،ص۵۷"ودیگر کتب فقہ)

"وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ أَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلْمَۃَ وَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ أَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ أَبِیْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا أُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ اِذَا أُقِیْمَتْ اَوْ نُوْدِیَ"

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! کہ جب نماز کی اُقامت ہو تو اس وقت کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔ابن حاتم نے کہا جب اقامت ہو یا اذان:

۱)صحیح مسلم : ۱۰۱/۲،رقم الحدیث۱۳۹۵

۲)صحیح بخاری : ۳۳۵/۱،رقم الحدیث،۶۰

۳)مسند احمد:ج۵،ص۲۹۷ ،رقم الحدیث،۲۲۹۰۰

۴)جامع ترمذی:ج۱،ص۲۳۱مترجم،رقم الحدیث ۵۷۴

۵)ابو داؤد:ج۱،ص۲۲۳ مترجم ،رقم الحدیث۵۳۶

۶)سنن نسائی:ج۱،ص۳۶۹ مترجم،رقم الحدیث۷۹۳

۷)صحیح ابن خزیمہ

(۸)صحیح ابن حبان: ۵۱/۵،رقم۱۷۵۵

(۹)سنن دارمی :۳۲۲/۱،رقم۱۲۶۱

۱۰)زجاجۃ المصابیح:ج۱،ص۳۸۱،رقم الحدیث۹۳۹

۱۱) مسند حمیدی:ج۱،ص۲۰۵،رقم الحدیث ۴۲۷

۱۲)حاشیہ مؤطا امام محمد: ص۸۹

حدیث کی شرح

علامہ مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ''مرقات''میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں!

''ولعله كان يخرج من الحجرة بعد شروع المؤذن في الاقامة و يدخل في محراب المسجد عند قوله حي على الصّلوٰة ولذا قال ائمتنا ويقوم القوم الامام والقوم عند حي على الصّلوٰة''.

شاید کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجرے شریف سے تکبیر کہنے والے کی تکبیر شروع کرنے کے بعد نکلتے تھے۔اور محراب مسجد میں حی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت تشریف لاتے اس لیے ہمارے ائمہ نے فرمایا کہ امام اور مقتدی حی علی الصلوٰۃ کے وقت کھڑے ہوں۔

(حاشیہ مشکوٰۃ ص۶۴ بحوالہ فتاویٰ اجملیہ: ج۲،ص۱۸۵)

یہی بات شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے'' شرح مشکوٰۃ اشعۃ اللمعات باب اذان حدیث ابی قتادۃ'' کے تحت فرمائی ہے۔

''وَكَانَ اَنَسٌ يَقُوْمُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ''

حضرت انس رضی اللہ عنہ اس وقت کھڑے ہوتے جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہتا

(شرح مسلم نووی : ۳۸۳/۲ علی حدیث ابی قتادۃ)

کراہیت کا ثبوت

"وَفِی الْمُصَنف کَرِهَ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ:يَقُوْلُ الْمُوَذِّن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ"

مصنف (عبدالرزاق) میں ہے کہ حضرت ہشام بن عروۃ رضی اللہ عنہ مکبر کے قد قامت الصلوٰۃ کہنے سے پہلے کھڑا ہونے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(عمدة القاری شرح بخاری:ج۸،ص۲۱۱)

کتاب الآثار میں ہے!

"عن الامام الاعظم عن طلحة عن مطرف عن ابراهیم انه قال اذا قال المؤذن حی الفلاح فینبغی للقوم ان یقوموا للصلوٰة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة"

حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ جب تکبیر کہنے والا حی علی الفلاح پر پہنچے تو قوم کے لیے کھڑا ہونا مناسب ہے۔امام محمد نے فرمایا ہم اسی کو دلیل بناتے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ کا قول ہے۔

۱)کتاب الآثار محمد: ۱/۸۴رقم ۹۳، (۲)صحیح البهاری: ص۴۶۹)

اور دیگر صحابہ کرام کے بارے میں امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں:

"قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ اَبِیْ قَتَادَةَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ کَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَغَیْرِهِمْ اَنْ یَنْظُرَ النَاسَ الْاِمَامَ وَهُمْ قِیَامٌ قَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا کَانَ الْاِمَامُ فِی الْمَسْجِدِ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّمَا یَقُوْمُوْنَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْقَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ"

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابی قتادہ حسن صحیح ہے اہل علم صحابہ کرام کی جماعت نے کھڑے ہو کر امام کی انتظار کو مکروہ کہا ہے بعض علماء فرماتے ہیں جب امام مسجد میں ہی ہو اور

تکبیر کہی جائے تو لوگ قد قامت الصلوٰۃ پر کھڑے ہوں یہ ابن مبارک کا قول ہے۔
(جامع ترمذی : ۳۴۱/۱،باب کراھیہ ان ینظر الناس الامام وھم عند افتاح الصلوٰۃ)

بلا عذر دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنا جائز نہیں

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے!

"اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا."

بے شک نماز مومنوں پر فرض ہے اپنے مقررہ وقت پر۔(پارہ۴:سورۃ النسا،آیت۱۰۳)

"عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّی الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا اِلَّا بِجَمْعٍ وَ عَرَفَاتٍ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ ہمیشہ اپنے وقت پر نماز پڑھتے تھے۔

۱)سنن نسائی ۲۵۴/۱،رقم۳۰۱۰ باحکام البانی، ۲)صحیح مسلم: ۴۱۷/۱

"عَنْ أَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ... قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ... ثُمَّ قَالَ أَمَا اِنَّہٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ عَلٰی مَنْ لَمْ یُصَلِّ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یَجِیْءَ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰی"

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! نیند میں قصور اور کوتاہی نہیں ہے۔قصور یہ ہے کہ کوئی شخص دوسری نماز کا وقت آنے تک پہلی نماز نہ پڑھے۔

۱)صحیح مسلم:ج۳،ص۱۵۱،رقم۱۰۹۹، ۲)شرح معانی الآثار طحاوی:ج۱ ص۳۳۸،رقم الحدیث۹۰۹
۳) مسند حمیدی:ج۱،ص ۲۳،رقم الحدیث ۱۱۴

"حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَافَی بْنُ عِمْرَانَ ،عَنْ مُغِیْرَۃَ بْنِ زِیَادِ نِ الْمَوْصِلِیِّ ،عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِیْ رَبَاحٍ، عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَ يُقَدِّمُ الْعَصْرَ وَ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَ يُقَدِّمُ الْعِشَاءَ"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حالت سفر میں ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر کو مقدم فرماتے تھے مغرب میں تاخیر کرتے اور عشاء کو مقدم فرماتے۔

۱)شرح معانی الآثار:ج۱،ص۱۲۴،رقم الحدیث ۹۸۵، ۲)شرح مسلم :۲/۲۱۶
۳)مسند احمد: ۶ /۱۳۵،رقم الحدیث ۲۵۵۵۳.حدثنا و کیع حدثنا مغیرۃ بن زیاد عن عطا عن عائشۃ
۴)مصنف ابن ابی شیبۃ بسند حسن بطریق و کیع بن الجرح ۲/۴۵۷)

اگر کسی مجبوری کی حالت میں نماز اکٹھی پڑھنی پڑے تو ظہر کو اس کے آخری وقت اور عصر کو اس کے اول وقت میں ادا کریں۔ اسی طرح مغرب اور عشاء پڑھیں۔ جیسا کہ حدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ظاہر ہے نہ کہ ایک وقت میں دو نمازیں اکٹھی پڑھیں۔

عمامہ یا ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا چاہیے

"اَخْبَرَنَا عَتَابُ بْنِ زِيَادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مُبَارَكَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ الْوَاسِطِيْ عَنْ طَرِيْفِ بْنِ شَهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْتِمُ وَيُرْخِيْ عَمَامَةً بَيْنَ كَتِفَيْهِ"

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ عمامہ شریف باندھتے تھے اور عمامے کے شملے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔

(طبقات ابن سعد،ص۴۵۵)

"لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَجْعَلُوْنَ عَمَائِمَهُمْ تَحْتَ رِدَائِهِمْ يَعْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو قوم اپنی چادروں کے نیچے نماز میں سر پر عمامے نہیں باندھتی وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہے گی۔

۱)کنز العمال: ج۷، ص۵۱۶رقم ۲۰۰۳۳، ۲)الفردوس بما ثور الخطاب : ۳۶/۵رقم ۷۷۷۳
۳)جامع الاحادیث للسیوطی : ۲۸۴/۱۷رقم ۱۸۱۷۹

''عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ أَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: أَدْرَکْتُ الْمُھَاجِرِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ یَعْتَمُوْنَ بِعَمَائِمَ کَرَابِیْسَ سُوْدٍ وَ بِیْضٍ وَحُمْرٍ وَخُضْرٍ الخ''

سلیمان بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اوّلین صحابہ کرام کو دیکھا وہ موٹے کپڑے کے سیاہ، سفید، سرخ اور سبز رنگ کے عمامے باندھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبة: ۲۴۱/۸ رقم ۲۵۴۸۹)

اور امام شعرانی لکھتے ہیں!''کان یام بستر الراس بالعمامه او العلنسوة و ینھی عن کشف الراس فی الصّلوٰة'' حضور ﷺ عمامہ یا ٹوپی سے سر ڈھانپنے کا حکم فرماتے تھے اور ننگے سر نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔

(کشف الغمة: ص۸۵)

فرض نمازوں کی تعداد رکعات

فجر .... ۲ رکعات

ظہر................ ۴ رکعات

عصر .... ۴ رکعات

مغرب .... ۳ رکعات

عشاء .... ۴ رکعات

فرائض کی مندرجہ بالا تعدادِ رکعات حضور ﷺ کے زمانے سے اب تک امت کے تواتر عملی سے ثابت ہے اس کے علاوہ اس کی تعداد احادیث میں بھی مذکور ہے دیکھئے:

نصب الرایہ : ۲۲۳/۱ باب المواقیت، معجم الکبیر للطبرانی: ۱۲۹/۷ رقم ۱۳۱۴۳،
السنن الکبرٰی للبیھقی: ۳۶۱/۱ باب عدد رکعات الصلوٰة الخمس

﴿فجر کی رکعات﴾

۲ رکعت (سنت مؤکدہ) ۲ رکعت فرض

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی نفل کی اتنی زیادہ پابندی نہیں فرماتے جتنی فجر کی دو رکعتوں کی کرتے تھے۔

۱)صحیح بخاری: ۲/۷۰ (۲)صحیح مسلم: ۱/۲۵۱

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدَعُوْهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں:

۱)سنن ابی داؤد: ۱/۱۸۱ رقم ۱۲۶۰ (۲)شرح معانی الآثار: ۱/۲۰۹

﴿ظہر کی رکعات﴾

۴ رکعت (سنت مؤکدہ) ۴ فرض ۲ سنت (سنت مؤکدہ) ۲ نفل

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ:

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے

پہلے دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

(صحیح بخاری: ۲/۷۴ باب رکعتین قبل الظہر)

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعات پڑھیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام فرما دیں گے۔

نوٹ: ایک اور روایت میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے گا اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد، دو فجر سے پہلے۔

(۱) جامع ترمذی: ۱/۲۷۰ رقم ۴۰۷ (۲) صحیح مسلم: ۱/۲۵۱

﴿عصر کی رکعات﴾

۴ سنت (غیر مؤکدہ) ۴ فرض

عَنِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرتا ہے:

۱) جامع الترمذی ۱/۷۴ رقم ۴۱۳، (۲) مسند احمد: ۲/۱۱۷ رقم ۵۹۸۰

(۳) سنن ابو داؤد: ۱/۴۰۷ رقم ۱۲۷۱

﴿مغرب کی رکعات﴾

۳ رکعات فرض ۲ سنت (مؤکدہ) ۲ نفل

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَنْ رَکَعَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ أَرْبَعَ رَکْعَاتٍ کَانَ کَالْمُعَقِّبِ غَزْوَۃً بَعْدَ غَزْوَۃٍ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے مغرب کی نماز کے بعد چار رکعات پڑھیں تو وہ ایسا ہے جیسے ایک غزوے کے بعد دوسرا غزوہ کرنے والا۔

(مصنف عبدالرزاق ۳/۴۵ رقم۴۷۲۸ طبع بیروت)

عَنْ أَبِیْ مَعْمَرٍ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَنْجَرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانُوْا یَسْتَحِبُّوْنَ أَرْبَعَ رَکْعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

ترجمہ: حضرت ابو معمر عبداللہ بن سنجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مغرب کے بعد چار رکعات پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

(مختصر قیام اللیل للمروزی ص۸۵ باب یصلی بین المغرب و العشاء اربع رکعات)

﴿نماز عشاء کی رکعات﴾

۴ سنت غیر مؤکدہ) ۴ فرض، ۲ سنت (مؤکدہ) ۲ نفل ۳ وتر، ۲ نفل

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ کَانُوْا یَسْتَحِبُّوْنَ أَرْبَعَ رَکْعَاتٍ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ

ترجمہ۔ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعت ادا کرنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

(مختصر قیام اللیل للمروزی ص۸۵)

عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰی رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سُئِلَتْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَيَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ يَأْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ

ترجمہ۔ حضرت زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی درمیانِ رات والی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آپ ﷺ جماعت کے ساتھ نماز ادا کر کے گھر تشریف لاتے تو چار رکعتیں پڑھتے پھر اپنے بستر پر آرام فرماتے۔

(سنن ابوداؤد ۱/۱۹۷ باب فی صلوٰۃ اللیل)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَءُ فِيْ أَوَّلِ رَكْعَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ، قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ.

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ وتر تین رکعت ادا فرماتے تھے پہلی رکعت میں "سبح اسم ربك الاعلی" اور دوسری رکعت میں "قل یاایھاالکافرون" اور تیسری رکعت میں "قل ھواللہ احد اور معوذتین پڑھتے تھے۔

۱)شرح معانی الآثار : ۱/۲۰۰

۲)صحیح ابن حبان : ۲/۲۰۱رقم۲۴۴۸قال شعیب الارناؤط صحیح

۳)مصنف عبد الرزاق: ۲/۲۰۴

عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ.

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ وتر کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے تھے

۱)جامع الترمذی: ۱/۱۰۸ رقم۴۷۸، ۲)سنن ابن ماجہ : ۲/۱۴۳رقم ۱۱۹۵، ۳)سنن الکبری بیھقی: ۳/

نماز میں تکبیر افتتاح کے وقت کانوں کے برابر ہاتھ اُٹھانا

"حَدَّثَنِیْ اَبُوْ کَامِلِ الْجَحْدَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ"

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے حتیٰ کہ ان کو کانوں کے برابر کرتے۔

(۱)صحیح مسلم: ۲ /۷،رقم الحدیث۸۹۱، ۲)سنن ابن ماجہ: ۱ /۶۲
(۳)مسند احمد :۳ /۴۳۶،رقم الحدیث ۱۵۶۸۵

حضرت براء بن عازب ، حضرت انس ، حضرت وائل بن حجر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی اسی طرح کی روایات ہیں

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے

حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ،عَنْ مُوْسَى بْنِ عُمَيْرٍ،عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ،عَنْ اَبِيْهِ،قَالَ،رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر زیر ناف باندھتے۔(اسنادہ صحیح)

(مصنف ابن ابی شیبۃ : ۱ /۳۹۰رقم۳۹۵۹ بتحقیق محمد عوامۃ)

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْب ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ

السُّنَّةِ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ"

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز میں ایک ہتھیلی کا دوسری ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔

(۱)ابو داؤد نسخه ابن اعرابی :ج۱،ص۲۸۰،رقم الحدیث ۳۵۱

(۲)مسند احمد :ج۱،ص۱۱۰،رقم الحدیث ۸۷۵، ۳)محلیٰ ابن حزم :ج۳،ص۳۰

۴)زجاجة المصابیح :ج۱،ص ۵۸۴،رقم الحدیث۱۰۸۴، ۵)سنن الکبریٰ بیهقی۲ /۳۱ رقم۲۱۷۰

۶)توضیح السنن شرح آثار السنن: ۱/۵۴۰،رقم الحدیث ۳۱۸

۷)الاوسط ابن منذر : ۴ /۱۸۶ رقم۱۲۴۲

علامہ ابن المنذ ر فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری، اسحٰق بن راہویہ بھی اسی کے قائل ہیں اسحٰق بن راہویہ کا کہنا ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا حدیث کی رُو سے انتہائی قوی اور تواضع کے قریب ہے۔

(الاوسط ابن المنذر :ج۴،ص۱۸۷ تحت رقم۱۲۴۳)

حضرت انس، حضرت ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم اور حضرت ابراہیم نخعی، ابو مجلز رحمہم اللہ سے بھی روایات ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی ہیں۔

تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا

"حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبِ نِ الْمُلَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَآءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو کہتے

"سبحانك اللّٰهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا اله غيرك"

۱)سنن ابو داؤد :ج۱،ص۲۸۱،رقم الحدیث۷۷۶

۲)جامع ترمذی مترجم :ج۱،ص۱۸۵،رقم الحدیث ۲۳۱

۳)شرح معانی الآثار طحاوی :ج۱،ص۳۰۶،رقم الحدیث۱۰۸۴

۴)مستدرك حاكم: ج ۱، ص ۲۳۵، ۵) سنن ابن ماجه: ۲/۷، رقم ۸۰۶
(۶)سنن دار قطني: ۲/۶۰، رقم ۱۱۳۱، ۷)زجاجة المصابيح: ج۱، ص ۶۰۰، رقم الحديث ۱۱۱۲

نوٹ: ابوداوٗد کی سند حسن ہے۔ (دیکھئے: مرقات ۲/ ۲۷۸، طیبی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھنا

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی مگر میں ان میں سے کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا

۱)صحيح مسلم: ۲/ ۱۱۲ رقم ۹۱۶، ۲)توضيح السنن: ۱/ ۵۶۸
۳)زجاجة المصابيح: ۱/ ۶۲۵ رقم الحديث ۱۱۸۰

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنا

"حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ غَلَّابٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلْيَؤُمَّكُم أَحَدُكُمْ، وَإِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز سکھائی فرمایا جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہو تو تم میں سے ایک تمہارا امام بنے اور جب وہ امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ (یہ سند اور الفاظ مسند احمد کے ہیں)

۱) مسند احمد ج ۴، ص ۴۱۵، رقم الحديث ۱۹۹۶۱

کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یہ حدیث دیگر کتابوں میں موجود ہے۔

۲)صحیح مسلم:ج۱،ص ۱۷۴، ۳)صحیح ابی عوانہ:ج۲،ص ۱۳۳، ۴)سنن ابن ماجہ:ص ۶۱
۵)توضیح السنن:ج۱،ص۵۹۱ ،رقم الحدیث۳۵۹ .فرمایا ھو حدیث صحیح

"حَدَّثَنَا اَبُوْسَعْدِ الصَّاغَانِیُّ مُحَمَّدُ بْنُ مُیَسَّر حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا، وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ وَالضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا: اٰمِیْنَ الخ

(یہ سند اور متن مسند احمد کا ہے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! امام اس لیے ہوتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ سو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

۱)مسند احمد:ج۲،ص۳۷۶،رقم الحدیث۸۸۷۶
۲)صحیح مسلم:ج۱،ص ۱۷۴ ،ابو بکر بن ابی شیبۃ،ابو خالد عن
۳)سنن ابن ماجہ:ص۶۱، ۴) سنن نسائی:ج۱،ص ۱۱۲
۵)مصنف ابن ابی شیبۃ:ج۱،ص۳۷۷، ۶)سنن ابو داؤد : ۱/۸۹
۷)زجاجۃ المصابیح:ج۱،ص۲۶۸،رقم الحدیث۱۱۴۵
۸)توضیح السنن : ۱/۵۹۲،رقم الحدیث۳۶۰ ھو حدیث صحیح

مزید تفصیل دیکھنی ہو تو راقم کا رسالہ "اربعین ظفر" کا مطالعہ مفید رہے گا۔

"حَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ نُعَیْمٍ وَهَبِ بْنِ کَیْسَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی رَکْعَةً لَّمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ ،فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ"

حضرت وہب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے جس شخص نے کوئی رکعت یا نماز پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو اس نے نماز نہ پڑھی مگر امام کے پیچھے ہو تو۔ (نماز ہو گئی)

۱)مؤطا امام مالك ص ۸۴ رقم ۱۸۷، ۲)ترمذی شریف ۲: ۱۱۸/۲ ترك القرأة
۳)مصنف عبد الرزاق ج۲،ص ۱۲۱، ۴)مصنف ابن ابی شیبة ج۱،ص ۳۶۰
۵)شرح معانی الآثار ج۱،ص۱۴۱، ۶)سنن الکبرٰی بیهقی ج۱،ص۱۴۹
۷)توضیح السنن ج۱،ص۸۹۹ رقم الحدیث ۳۶۲

یہ بخاری کی سند ہے لہٰذا صحیح ہے دیکھئے: بخاری شریف: ج۱،ص۳۳۷ اور ترمذی میں ہے هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

امام کی قراٰۃ مقتدی کی قراٰۃ ہے

"حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ: فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا! جس کا امام ہو، تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

اس حدیث کو فتح القدیر، امام الکلام، التعلیق الحسن، آثار السنن، عینی شرح بخاری، نہایہ میں صحیح فرمایا۔

۱)مسند احمد ج۳،ص۳۳۹ رقم۱۴۶۹۸، ۲)مصنف ابن ابی شیبه ج۱،ص۳۷۶
۳) شرح معانی الآثار : ۱/۲۴۶،رقم الحدیث ۱۳۰۳ ، ۴)سنن ابن ماجه ج۱،ص ۵۰
۵)سنن دار قطنی ج۱،ص ۳۳۳، ۶) آثار السنن ج۱،ص۸۷، ۷)مصنف عبد الرزاق ج۲،ص ۱۳۶.

تقریباً ۳۶ کتابوں میں اتنی حدیث موجود ہے۔

فرض نماز میں پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَ سُورَتَيْنِ وَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ الخ"

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔

۱)صحیح بخاری:ج۱،ص۳۵۷،رقم الحدیث ۷۷۶
۲)صحیح مسلم:ج۱،ص۶۴۸،رقم الحدیث۷۱۹
۳)توضیح السنن:ج۱،ص۶۲۱،رقم الحدیث ۳۸۶
۴)بلوغ المرام مترجم،ص،۵۵،رقم الحدیث۳۰۷

نماز میں آمین آہستہ آواز سے کہنا

”عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَرَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، ’أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ: فَقَالَ مَنْ خَلْفَه‘ اٰمِیْنَ: فَوَافَقَ قَوْلُه‘: قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَلَه‘ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب قرأت کرنے والے (امام) نے غیر المغضوب علیهم و لا الضالین کہا۔ اوراس کے مقتدی نے آمین کہا۔ پس مقتدی کا کہنا آسمان والوں (فرشتوں) کی آمین کہنے کے موافق ہوگیا۔ تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

۱)صحیح مسلم: ۱۸/۲،رقم الحدیث۹۴۷ ، ۲)سنن ابو داؤد : ۳۶۲/۱،رقم ۹۴۷
۳)صحیح بخاری:ج۱،ص۳۸۵،رقم الحدیث۷۴۵
۴)زجاجة المصابیح:ج۱،ص۶۴۹،رقم الحدیث۱۱۹۱
۵)توضیح السنن:ج۱،ص۲۰۴،رقم ۳۷۴

”حَدَّثَنَاسُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبِ نِ الْکَیْسَانِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ أَبِیْ وَائِلٍ قَالَ کَانَ عُمَرَ وَ عَلِیٌّ لَا یَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّاْمِیْنِ“

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ، اعوذ باللہ، اور آمین بلند آواز سے نہیں کہتے تھے:

(۱)شرح معانی الآثار:ج۱،ص۴۱۹ مترجم، رقم الحدیث۱۱۱۹

(۲)زجاجة المصابیح :ج۱،ص ۲۵۲،رقم الحدیث۱۱۹۲
۳)توضیح السنن : ج ۱،ص۷۱۹،رقم الحدیث ۳۸۵

اس روایت میں تمام راوی ثقہ ہیں۔

رکوع اور سجدے میں تسبیحات پڑھنے کا بیان

"حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا سُحَيْمُ الْحَرَانِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مَجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صَلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُفِيْ رَكُوْعِهٖ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ: ثَلٰثًا وَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رکوع میں تین بار سبحان ربی العظیم اور سجدے میں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے۔

(شرح معانی الآثار : ۲۸۲/۱،رقم الحدیث۱۳۲۱)

رکوع میں جاتے اور آتے ہوئے رفع الیدین منسوخ ہے

"حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ رَافِعِيْ اَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ: اسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ"

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باہر سے ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے پس فرمایا کہ میں تمہیں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا بدکے ہوئے گھوڑوں کی دُمیں ہیں، نماز میں سکون اختیار کرو۔

۱)صحیح مسلم: ۲۹/۲،رقم الحدیث۹۹۶طبع بیروت، ۲)سنن نسائی: ۲۱۲/۳ رقم ۱۱۷۱

۴)سنن ابو داؤد ۱/۳۸۴،رقم الحدیث۷۵۲، ۴)مسند احمد : ۵ /۱۰۷،رقم الحدیث ۲۱۳۴۰
۵)مصنف ابن ابی شیبۃ:ج۲،ص۲۸۶، ۶)شرح معانی الآثار:ج۱،ص۳۰۹،طبع کراچی
۷)مسند ابی عوانۃ:ج۲،ص۵، ۸)سنن الکبرٰی بیہقی:ج۲،ص۲۸۰ طبع ملتان
۹)جز رفع الیدین البخاری:ص۱۶،رقم الحدیث۳۷
۱۰)زجاجۃ المصابیح : ج ۱، ص ۵۷۳ ،رقم الحدیث ۱۰۶۷

نوٹ:اس حدیث سے متعدد محدثین وفقہانے رفع الیدین کومنسوخ مانا ہے۔

(۱) علامہ علی القاری متوفی ۱۰۱۴ھ مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں!''ولیس فی غیر التحریمہ رفع یدیہ عند ابی حنیفۃ لخبر مسلم عن جابر بن سمرہ ''اورامام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں جابر بن سمرہ کی حدیث کے تحت جومسلم میں ہے

(۲) امام ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ نے البحر الرائق:ج۱،ص۳۲۲طبع کوئٹہ میں
(۳) علامہ سید طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں
(۴) امام جمال الدین زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے نصب الرایہ:۱/۳۹۳ میں
(۵) امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے مبسوط ۱/۳۰ میں
(۶) علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ شرح ہدایہ:ج۱،ص۶۶۲ میں
(۷) علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے بدائع الصنائع:ج۱،ص۲۰۷ میں
(۸) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح سفر السعادۃ ص۲۷ میں
(۹) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ:۶/۱۵۵
(۱۰) علامہ ظفر الدین رحمۃ اللہ علیہ بہاری نے صحیح البہاری :ج۲،ص۳۹۶ میں اس حدیث کے تحت رفع یدین کومنسوخ مانا ہے۔

بغیر رفع الیدین رکوع میں جاتے اور آتے ہوئے نماز نبوی ﷺ

"حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ أَلَا أُصَلِّى بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِىْ أَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ فِى الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ بِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِىِّ ﷺ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف نماز کے شروع میں ہاتھ اُٹھائے: امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ فرمایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور اکثر کبار صحابہ کرام اور تابعین اسی بات کے قائل ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام اعظم اور ان کے متبعین) کا یہ بھی یہی مسلک ہے۔

۱)جامع ترمذی: ۱/۲۵۱، رقم الحدیث ۲۵۸، ۲)سنن ابو داؤد : ۱/۳۰۳ رقم الحدیث ۷۴۲
۳)سنن نسائی :ج۱، ص۱۱۷ ، ۴) مسند احمد :ج۱، ص۳۸۸

اس حدیث کو امام ترمذی کے علاوہ تقریباً ۱۲ محدثین نے صحیح کہا ہے دیکھئے: راقم کی کتاب، حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تحقیق۔

رکوع سے کھڑے ہوتے ہوئے پڑھنے کا بیان

"وَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ أَخْبَرَنِىْ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور جب رکوع سے سر اُٹھایا تو سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد کہا:

(شرح معانی الآثار طحاوی: ج۱، ص۴۹۱، رقم الحدیث۱۴۳۸)

اسی طرح کی دیگر روایات مصنف ابن ابی شیبہ میں بھی ہیں:

رکوع سے سجدہ کو جانے کا طریقہ

"حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بُرُوْكَ الْفَحْلِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے اور جانوروں کی طرح نہ بیٹھے:

۱)شرح معانی الآثار: ج۱، ص۵۲۰، رقم الحدیث ۱۴۱۶

۲)مسند ابی یعلیٰ: ۱۱ /۴۱۴رقم ۶۵۴۰، ۳)سنن الکبریٰ بیہقی: ۲ /۱۰۰رقم۲۷۴۱

سجدہ کرنے کا طریقہ

"حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا

يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثِيَابَهُ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اعضاء پر سجدہ کرنے اور کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹنے کا حکم دیا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے:

(۱)جامع ترمذی : ۱/۳۱۰،رقم الحدیث ۲۸۳ طبع بیروت
۲)بخاری شریف :ج۱،ص۳۹۶،رقم الحدیث ۷۷۱ مترجم
۳)مسلم شریف :ج۱،ص۶۷۹،رقم الحدیث ۹۹۹ مترجم
۴)سنن ابو داؤد : ۱/۳۲۷ رقم۸۸۹

دو سجدوں کے بعد دوسری اور چوتھی رکعت کیلئے کھڑا ہونا

"عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْهَضُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (بغیر بیٹھے) اپنے قدموں کے اگلے پنجوں پر کھڑے ہوتے امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اہل علم کا عمل ہے۔

۱)جامع ترمذی: ۱/۳۱۹ رقم ۲۸۸طبع بیروت، ۲) الدرایہ: ۱/ ۱۴۷، رقم ۱۷۸
۳)تحفۃ الاشراف : ۱۰/۱۱۵

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَأَعْلِمْنِيْ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَفَكَبِّرْ وَاقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْحَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى

تَسْتَوِیَ وَ تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَالِكَ فِیْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا:

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گوشے میں تشریف فرما تھے، وہ بعد نماز آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا واپس لوٹ جا اور جا کر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ واپس آ گیا اور نماز پڑھ کر حاضر بارگاہ ہوا اور سلام عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دے کر فرمایا واپس لوٹ جا، جا کر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی تیسری مرتبہ اس شخص نے عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نماز کا طریقہ سمجھا دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہہ اور جتنا قرآن میسر آئے پڑھ اس کے بعد اطمینان سے رکوع کر پھر سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا پھر اطمینان سے سجدہ کر پھر سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جا پھر اطمینان سے سجدہ کر پھر سجدہ سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جا اور اسی طرح ساری نماز پڑھ:

۱)صحیح بخاری جزء۸ صفحہ۱۲۹ رقم۶۶۶۷ مطبوعۃ قاھرہ، ۲)سنن الکبرٰی بیھقی: ۳۷۲/۲
۳)مصنف ابن ابی شیبۃ:۲۸۱/۱ رقم۲۹۷۶، ۴) شعار اصحاب الحدیث للحاکم صفحہ ۴۵ رقم ۴۶

"حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرِ، مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ قَالَ اَدْرَكْتَ غَیْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ فِیْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَ الثَّالِثَةِ، قَامَ كَمَا هُوَ لَمْ یَجْلِسْ"

حضرت نعمان بن ابی عیاش علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صحابہ (کے زمانہ) کو پایا ہے پس وہ جب پہلی رکعت اور تیسری رکعت کے (سجدہ ثانیہ) سے اپنا سر اٹھاتے تو جلسہ استراحت کیے بغیر کھڑے ہوتے۔

۱)مصنف ابن ابی شیبۃ ۳۹۵/۱ رقم ۴۰۱۱، ۲)زجاجۃ المصابیح ۵۹۲/۱، رقم الحدیث ۱۰۹۹

عام مشائخ ،تابعین،اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اسی پر عمل کرتے تھے دیکھے۔

(مصنف ابن ابی شیبة: ۱/ ۹۴،۹۵)

تشہد میں کس طرح بیٹھے

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلٰوةِ اِذَا جَلَسَ فَفَعَلْتُهٗ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ فَنَهَانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ اِنَّمَا سُنَّةِ الصَّلٰوةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَ تَثْنِيَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ اِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ أَنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِيْ"

حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا،وہ نماز میں چارزانوں ہوکر بیٹھتے میں بھی اسی طرح بیٹھتا۔ان دنوں میں بچہ تھا۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے منع کیا اور فرمایا بے شک نماز میں سنت ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں موڑ دے(یعنی اوپر بیٹھے)میں نے کہا آپ تو چارزانوں بیٹھتے ہیں فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں برداشت کرتے:

(۱) صحیح بخاری۱/۲۰۹ ،رقم الحدیث ۸۲۷،باب سنة الجلوس فی التشهد طبع قاهره

تشہد میں پڑھنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو یوں کہتے جبریل پر سلام،میکائیل پر سلام،فلانے پر سلام،پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف منہ پھیرا اور فرمایا اللہ کا نام خود سلام ہے جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے تو یوں کہے:

"اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ،

جب تم یہ کہو گے تو تمہارا، سلام آسمان اور زمین میں جہاں کوئی اللہ کا نیک بندہ ہے اس کو پہنچ جاوے گا

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

۱) صحیح بخاری :ج۱،ص ۴۰۴،رقم الحدیث ۷۹۲

۲)شرح معانی الآثار :۱/۵۳۶،رقم الحدیث ۱۴۵۳

۳)سنن ابو داؤد:۱/۳۷۳،رقم الحدیث ۹۵۵

۴)جامع ترمذی:۱/۲۰۳،رقم الحدیث ۷۳

تشہد آہستہ پڑھنا سنت ہے

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُّخْفَى التَّشَهُّدُ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تشہد کو آہستہ پڑھنا سنت ہے۔

(سنن ابو داؤد:۱/۳۷۴،رقم الحدیث ۹۸۸طبع بیروت)

پہلے قعدہ میں تشہد سے زیادہ نہ پڑھنا

"عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يَزِيْدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں میں تشہد پر زیادتی نہ کرتے تھے

(مسند ابی یعلی:ج۴،ص۲۴۸ رقم ۴۳۷۳)

تشہد میں انگلی کا اشارہ

"حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَ يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوۃِ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی رُکْبَتِہٖ، وَرَفَعَ اِصْبَعَہُ الَّتِیْ تَلِی الْاِبْھَامَ یَدْعُوْ بِھَا وَیَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہٖ بَاسِطُھَا عَلَیْہِ...قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز میں (تشہد کے لیے) بیٹھتے وقت دایاں ہاتھ داہنے گھٹنے پر رکھتے اور انگشت شہادت اٹھا کر اشارہ فرماتے۔ جبکہ بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر بچھا کر رکھتے امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن ہے۔

۱)جامع ترمذی: ۱/۳۸۲،رقم الحدیث ۲۹۴، ۲) صحیح مسلم: ۲/۹۰
۳)مسند احمد: ۲/۱۴۷رقم ۶۳۴۸

حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَصِیْصِیُّ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ زِیَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ ذَکَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُشِیْرُ بِاِصْبَعِہٖ اِذَا دَعَا وَلَا یُحَرِّکُھَا:

ترجمہ: عامر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ اپنی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے اور اسے حرکت نہیں دیا کرتے تھے (اسنادہ صحیح)

۱)سنن ابوداؤد: ۱/۳۴۷رقم ۹۹۱، ۲)مستخرج ابی عوانۃ: ۲/۳۵۵رقم ۱۵۹۴
۳) شرح السنۃ للبغوی: ۳/۱۷۸رقم ۶۷۶

تشہد کے بعد نبی) پر درود پڑھنا

"عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ فَقَالَ اَلَا اَھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً سَمِعْتُھَا مِنَ النَّبِیِّ ﷺ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمْنَا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ
قَالَ قُوْلُوْا، أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. أَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"

متفق علیہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ایک دفعہ مجھ سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو وہ فرمانے لگے کیا میں تمہیں ایک ایسا تحفہ نہ دوں جو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے میں نے کہا جی ہاں ضرور دیجئے تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے (نماز میں التحیات کے ذریعے) آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں سکھایا ہے اب آپ فرمائیے کہ ہم آپ پر اور آپ کے اھل بیت پر درود کس طرح بھیجیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس طرح بھیجا کرو اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ ال محمد۔۔۔آخر تک اس کی روایت بخاری و مسلم نے کی۔

۱)زجاجة المصابیح : ۱/۶۹۷ مترجم، رقم الحدیث ۱۲۸۳
۲)سنن ابو داؤد مترجم ۱/۳۷۷، رقم الحدیث ۹۶۳

نماز میں سلام کا طریقہ

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ
يُسَلِّمُوْنَ عَنْ إِيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نماز میں دائیں اور بائیں طرف "السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کے الفاظ سے

سلام پھیرتے تھے:

۱)شرح معانی الآثار: ۱/۵۴۸،رقم الحدیث ۱۴۸۶

۲)سنن ابو داؤد مترجم: ۱/۳۸۳،رقم الحدیث ۹۸۴

نماز کے بعد ذکر الٰہی

"حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُوْسَی الْبَلَخِیُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِی ابْنُ جُرَیْجٍ أَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفَعَ الصَّوْتِ بِالذِّکْرِ حِیْنَ یَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَکْتُوْبَةِ کَانَ ذٰلِكَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَّ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتَ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوْا بِذَالِکَوَاَسْمَعُهُ"

ابو معبد مولی ابن عباس نے بتایا کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ ﷺ کے عہد میں رائج تھا۔اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے نماز سے فارغ ہونے کا اسی سے علم ہوتا جبکہ میں سنا کرتا۔

۱)سنن ابو داؤد: ۱/۳۸۳،رقم الحدیث ۱۰۰۵طبع بیروت

۲)صحیح بخاری: ۱/۴۰۸،رقم الحدیث ۸۰۰

۳)شرح صحیح مسلم: ۲/۱۸۱،رقم الحدیث ۱۲۱۹

نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا

"عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْفَجَرَ فَلَمَّا سَلَّمَ اِنْحَرَفَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ وَ دَعَا"

حضرت اسود رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان کے والد نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز فجر ادا کی جب حضور ﷺ نے سلام پھیرا تو پلٹ گئے اور دونوں ہاتھوں

کو اُٹھا کر دعا فرمائی۔

۱)زجاجة المصابيح: ۵۶/۲ مترجم، رقم الحديث ۱۳۲۲
۲)عمل اليوم والليلة لابن السنی/۲۶۲رقم ۳۷ میں بھی اسی طرح کا مفہوم منقول ہے
۳)مصنف ابن ابی شيبة : ۳۰۲/۱ رقم ۳۱۱۰

نماز وتر تین رکعت ہیں

"حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرِ الرَّقِّيُّ ثَنَا قَالَ شُجَاعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ الْوِتْرُ ثَلٰثٌ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ" (اسناده صحيح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وتر تین رکعتیں ہیں جیسا کہ دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی تین رکعات ہیں۔ (اس کی سند صحیح ہے)

۱)شرح معانی الآثار: ۵۹۸/۱، رقم الحديث ۱۴۲۵، ۲)زجاجة المصابيح: ۲۶۵/۲، رقم الحديث ۱۳۳۹، ۳)آثار السنن: ص۲۲۷، رقم ۶۱۹

"وَعَنْهَا عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ :رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِيْ مُسْتَدْرَكِهٖ وَقَالَ اِنَّهٗ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین وتر پڑھتے تھے اور صرف آخر میں سلام پھیرتے :اس کی روایت امام حاکم نے مستدرک میں کی ہے اور امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

۱)زجاجة المصابيح ۲۶۶/۲، رقم الحديث ۱۴۳۱، ۲)مستدرك حاكم: ۳۰۴/۱ رقم ۱۱۴۰
۳)سنن نسائی: ۱۷۵/۱، ۳)معجم الصغير طبرانی: ۱۸۱/۲، رقم ۹۹۰

وتروں میں قنوت سے پہلے تکبیر کہہ کر ہاتھ اٹھانا

"عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ اٰخِرِ رَكْعَةٍ مِنَ الْوِتْرِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ، قَالَ الْبُخَارِيُّ هٰذَا الْاَحَادِيْثُ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں قل ھواللہ احد پڑھتے، پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ تمام حدیث رسول ﷺ سے صحیح ثابت ہیں۔

(۱)جزء رفع اليدين: ص۸۰، رقم الحديث ۱۶۴، ۱۶۳ طبع الكويت
(۲)مصنف ابن ابی شيبة: ۲/۳۰۷، رقم ۷۰۲۷

"حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ قَالَ تُرْفَعُ الْاَيْدِيْ فِيْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَ فِي التَّكْبِيْرِ لِلْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ وَفِي الْعِيْدَيْنِ وَ عِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَ بِجَمْعٍ وَ عَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ"

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں آغاز نماز میں، وتروں میں، وتروں میں تکبیر قنوت کے وقت، عیدین میں، حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت، صفا مروہ پر، مزدلفہ اور عرفات میں اور دو جمروں کے پاس ٹھہرتے وقت۔

(شرح معانی الآثار: ۲/۳۹۳، رقم الحديث ۱۴۰۸)

دُعائے قنوت

"حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْغَدَاةَ، فَقَالَ فِيْ قُنُوْتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ، وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ، اِنَّ عَذَابَكَ بِاالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ"

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے قنوت پڑھی، اللّٰھم انّا نستعینك...آخر تک باالکفار ملحق اس کی سند صحیح ہے۔

۱) مصنف ابن ابی شیبة: ۲/۳۱۴، رقم ۷۱۰۰، ۲) زجاجة المصابیح: ۲/۲۷۷

۳) سنن الکبرٰی بیهقی: ۲/۲۱۱ رقم ۳۲۶۹

نماز میں سجدہ سہو کا بیان

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے:

"لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ"

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر بھول کیلئے دو سجدے ہیں سلام کے بعد

(سنن ابو داؤد: ۱/۳۹۶ رقم ۱۰۲۵)

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا حَجَّاجُ عَنِ بْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ اَنَّ مُصْعَبَ ابْنِ شَيْبَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَكَّ

فِیْ صَلَاتِہٖ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا یُسَلِّمُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اپنی نماز میں شک ہوجائے تو وہ دو سجدے کرے سلام پھیرنے کے بعد

۱)سنن ابو داؤد: ۱/۳۹۴ رقم ۱۰۲۰ مترجم ۲) سنن نسائی: ۳/۳۰ رقم ۱۲۴۸
۳)سنن الکبرٰی بیھقی: ۲/۳۳۶ رقم ۳۹۸۷، ۴)مسند احمد: ۱/۲۰۵ رقم ۱۷۵۲ طبع بیروت

بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔

"قَالَ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْیُتِمَّ عَلَیْہِ ثُمَّ یُسَلِّمُ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ،،

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہوجائے تو غور کرے کہ درست کیا ہے اور اس کے مطابق (نماز) پوری کر کے سلام پھیر دے پھر دو سجدے کرے:

۱)صحیح بخاری: ۱/۵۷ (۲)صحیح مسلم: ۱/۲۱۱
(۳)سنن نسائی: ۱/۱۸۴ (۴)سنن ابو داؤد: ۱/۱۳۶
۵)سنن ابن ماجہ صفحہ ۵

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰی بِھِمْ فَسَھَا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ تَشَھَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ.

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام کو) نماز پڑھائی اور اس میں بھول واقع ہوگئی تو آپ نے سجدہ سہو کیا، پھر تشہد پڑھی اور سلام پھیرا:

۱)جامع ترمذی: ۱/۲۵۳ رقم ۳۷۸، ۲)سنن ابو داؤد: ۱/۴۰۱ رقم ۱۰۴۱
۳)سنن نسائی: ۳/۲۶ رقم ۱۲۳۶
۴)صحیح ابن حبان: ۶/۳۹۴ رقم ۲۶۷۲ قال شعیب الارنووط اسنادہ قوی

☆......☆......☆

فصل دوئم

نماز کے فضائل فرامین رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں

وضو اور نہر کی مثال

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَأَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقٰى مِنْ بَدَنِهٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ بَدَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ كَذَالِكَ مَثَلُ الصَّلٰوٰتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا. (بخاری. مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ بتاؤ اگر تم لوگوں میں کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہ جائے گا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ایسی حالت میں اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی نہ رہے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا بس یہی کیفیت ہے پانچوں نمازوں کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

نماز اور درخت کی مثال

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ

اَلْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّی الصَّلَاۃَ یُرِیْدُ بِھَا وَجْہَ اللّٰہِ فَتَھَافَتُ ذُنُوْبُہٗ کَمَا یَتَھَافَتُ ھٰذَا الْوَرَقُ عَنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ. (احمد)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز سردی کے موسم میں جبکہ درختوں کے پتے گر رہے تھے (یعنی پت جھڑ کا موسم تھا) حضور ﷺ باہر تشریف لے گئے تو آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں اور انہیں ہلایا تو ان شاخوں سے۔پتے گرنے لگے۔آپ نے فرمایا اے ابوذر! حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔آپ نے فرمایا جب مسلمان بندہ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے کہ یہ پتے درخت سے جھڑ رہے ہیں۔

ایمان کا جھنڈا

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلٰی صَلٰوۃِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَایَۃِ الْاِیْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَی السُّوْقِ غَدَا بِرَایَۃِ اِبْلِیْسَ. (سنن ابن ماجہ)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص فجر کی نماز کو گیا وہ ایمان کا جھنڈا لے کر گیا۔اور جو صبح سویرے بازار کی طرف گیا تو وہ شیطان کا جھنڈا لے کر گیا۔

نماز اور نور کی عطاء

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ الصَّلَاۃَ یَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا وَّبُرْھَانًا وَّنَجَاۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْھَا لَمْ تَکُنْ لَہٗ نُوْرًا

وَّلَابُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً فَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ اُبِيْ بْنِ خَلَفٍ.

(مسند احمد. مسند دارمی. بیهقی شریف)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر کیا تو فرمایا کہ جو شخص نماز کی پابندی کرے گا تو نماز اس کے لیے نور کا سبب ہوگی۔ کمال ایمان کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن بخشش کا ذریعہ بنے گی۔ اور جو نماز کی پابندی نہیں کرے گا اس کے لیے نہ تو نور کا سبب ہوگی نہ کمالِ ایمان کی دلیل ہوگی اور نہ بخشش کا ذریعہ اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ہمراہ ہوگا۔

تاخیر کی ممانعت کا حکم

عَنْ عَلِيٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاعَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفُوًا.

(جامع ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے علی! تین کاموں میں دیر نہ کرنا۔ ایک تو نماز ادا کرنے میں جب وقت ہو جائے، دوسرے جنازہ میں جب کہ وہ تیار ہو جائے، تیسرے عورت کے نکاح میں جب کہ اس کا کفول جائے۔

منافق کی علامت

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا. (صحیح مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھے ہوئے سورج کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ جب سورج پیلا پڑ جاتا ہے اور شیطان کی دونوں سینگوں کے بیچ میں آ جاتا ہے تو کھڑا ہو کر چار چونچ مار لیتا ہے۔ نہیں ذکر کرتا اس (تنگ وقت) میں اللہ تعالیٰ کا مگر بہت تھوڑا۔

بچوں کو نماز کا حکم

عَنْ عَمَرِ وبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَفَرِّ قُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ (ابو داؤد)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو ان کو مار کر نماز پڑھاؤ۔ اور ان کے سونے کی جگہیں علیحدہ کرو۔

رمضان میں قیام کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صدق دل اور اعتقاد صحیح کے ساتھ رمضان میں قیام کرے یعنی تراویح پڑھے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

تراویح کی بیس رکعت کا حکم

عَنْ سَائِبْ بِنْ یَزِیْدَ قَالَ کُنَّا نَقُوْمُ فِیْ زَمَنِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ

بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرِ. (رواه البيهقى فى المعرفة)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحابہ کرام حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس (۲۰) رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے۔

اس حدیث کے بارے میں مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد دوم ص ۱۷۵ میں ہے قال النووی فی الخلاصة اسناده صحیح یعنی امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہے۔

عَنْ يَزِيْدَبْنِ رُوْمَانَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَمَضَانَ بِثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً. (امام مالك)

حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ تیئس (۲۳) رکعت پڑھتے تھے یعنی بیس (۲۰) رکعت تراویح اور تین رکعت وتر۔

آمین کی موافقت کا ثواب

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَامِيْنُهٗ تَامِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(هٰذَا لَفْظُ البخارى والمسلم منحوه) (مشكوٰة ص ٧٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، اس لیے کہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو اس لیے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کہنے کے مطابق ہوگا تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں بھی اسی کے مثل ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۷۹)

باجماعت نماز کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

(صحیح بخاری. صحیح مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ نماز باجماعت کا ثواب تنہا پڑھنے کے مقابلے میں ستائیس درجہ زیادہ ہے۔

منافق اور دو نمازیں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَاةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ جَمْعُوْا. (صحیح بخاری. صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں۔ اگر لوگ جانتے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا اجر و ثواب ہے تو گھسٹتے ہوئے چل کر ان میں شریک ہوتے۔

عشاء کی نماز کی فضیلت

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ. (صحيح مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا وہ آدھی رات تک عبادت میں کھڑا رہا اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے ادا کی تو گویا اس نے ساری رات نماز پڑھی۔

باجماعت نماز نہ پڑھنے والوں کے لیے وعید

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبُ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ وَاُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ.
(صحيح بخاری. صحيح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں جب لکڑیاں جمع ہو جائیں تو نماز کا حکم دوں کہ اس کی اذان دی جائے پھر کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے یہاں تک کہ ان کے گھروں کو جلا دوں۔

بے نمازیوں سے ناراضگی کا اظہار

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَ

اَمَرْتُ فِتْیَاتِیْ یُحَرِّقُوْنَ مَافِی الْبُیُوْتِ بِالنَّارِ. (مسند احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشا کی نماز قائم کرتا اور اپنے جوانوں کو حکم دے دیتا کہ جو کچھ (بے نمازیوں کے) گھروں میں ہے آگ سے جلا دیں۔

شیطان کا غلبہ

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلٰثَۃٍ فِی قَرْیَۃٍ وَّلَابَدْوٍ لَاتُقَامُ فِیْھِمُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْھِمُ الشَّیْطٰنُ فَعَلَیْکَ بِالْجَمَاعَۃِ. (مسند احمد. مسند ابو داؤد)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آبادی یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور ان میں نماز جماعت سے نہ قائم کی جائے تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔ لہٰذا جماعت کو لازم جانو۔

مسجد بنانے کا اجر

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ.

(صحیح بخاری. صحیح مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے مسجد بنائے گا تو خدائے تعالیٰ اس کے صلے میں جنت میں گھر بنائے گا۔

اللہ کی محبوب جگہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا.

(صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین جگہیں اس کی مسجدیں ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔

اُمت کے درویشوں کے لیے پسندیدہ جگہ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لَنَا فِی التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِی الْجُلُوْسُ فِی الْمَسَاجِدِ اِنْتِظَارَ الصَّلٰوةِ.

(شرح السنة مشکوٰة)

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے تارک الدنیا ہونے کی اجازت مرحمت فرمایئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت کے لیے ترک دنیا یہی ہے کہ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے۔

مساجد میں پیاز اور لہسن کھا کے جانے کی ممانعت

عَنْ مَعَاوِیَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ یَعْنِی الْبَصَلَ وَ الثُّوْمَ وَ قَالَ مَنْ اَكَلَهُمَا فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَ قَالَ اِنْ كُنْتُمْ لَابُدًّا كِلَیْهِمَا فَاَمِیْتُوْهُمَا طَبْخًا

(مسند ابو داؤد)

حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

کریم ﷺ نے ان دو سبزیوں کے کھانے سے منع فرمایا یعنی پیاز اور لہسن سے اور فرمایا کہ انہیں کھا کر کوئی شخص ہماری مسجدوں کے قریب ہرگز نہ آئے۔ اور فرمایا کہ اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا کر ان کی بُو دور کر لیا کرو۔

مساجد میں دنیاوی گفتگو کی ممانعت

عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِىْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِىْ مَسَاجِدِهِمْ فِىْ اَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ. (بیہقی)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے بطریق مرسل مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجدوں کے اندر دنیا کی باتیں کریں گے تو اس وقت تم ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا۔ خدائے تعالیٰ کو ان لوگوں کی کچھ پروا نہیں۔

جمعہ کے دن کے خاص احکام

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَااسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْيَمُسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اِثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّىْ مَاكُتِبَ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَلَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى.

(صحیح بخاری)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس قدر ممکن ہو سکے طہارت نظافت کرے اور تیل لگائے یا خوشبو ملے جو گھر میں میسر آئے۔ پھر گھر سے نماز کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان اپنے بیٹھنے یا آگے

گزرنے کے لیے شگاف نہ ڈالے۔ پھر نماز پڑھے جو مقرر کر دی گئی ہے۔ پھر جب امام خطبہ پڑھے تو خاموش بیٹھا رہے تو اس کے وہ تمام گناہ جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس نے کیے ہیں معاف کر دیے جائیں گے۔

جمعہ کے دن مسجد میں آنے کے فضائل

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِکَةُ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَا لْاَوَّلَ وَ مَثَلُ الْمُهَجِّرِ کَمَثَلِ الَّذِیْ یُهْدِیْ بَدَنَةً ثُمَّ کَالَّذِیْ یُهْدِیْ بَقَرَةً ثُمَّ کَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَیْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَیَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ

(صحیح بخاری۔ صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو کر مسجد میں آنے والوں کی حاضری لکھتے ہیں جو لوگ پہلے آتے ہیں ان کو پہلے اور جو بعد میں آتے ہیں ان کو بعد میں اور جو شخص جمعہ کی نماز کو پہلے گیا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے مکہ شریف میں قربانی کے لیے اونٹ بھیجا، پھر جو دوسرے نمبر پر آیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گائے بھیجی پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے دنبہ بھیجا پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے مرغی بھیجی اور جو اس کے بعد آنے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے انڈا بھیجا۔ پھر جب امام خطبہ کے لیے اٹھتا ہے تو فرشتے اپنے کاغذات لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

ترک جمعہ کی وعید

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ

سَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ

(مسند احمد. مسند ابو داؤد)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بغیر کسی عذر شرعی کے جمعہ کی نماز چھوڑ دی تو اسے چاہیے کہ ایک دینار (اشرفی) صدقہ کرے اگر اتنا ممکن نہ ہو تو آدھا دینار۔

جمعہ میں امام کی قربت کا فائدہ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اُحْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَاِنْ دَخَلَهَا. (مسند ابو داؤد)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاضر رہو خطبہ کے وقت اور امام سے قریب رہو اس لیے کہ آدمی جس قدر دور رہے گا۔ اسی قدر جنت میں پیچھے رہے گا اگر چہ وہ جنت میں داخل ضرور ہوگا۔

مسجد میں اونگھ کا علاج

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ذٰلِكَ.

(مسند ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو مسجد میں جمعہ کے دن اونگھ آئے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی جگہ تبدیل کردے۔

سردی اور گرمی میں جمعہ کا حکم

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِی الْجُمُعَةَ.

(صحیح بخاری شریف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سخت سردی کے موسم میں جمعہ کی نماز سویرے پڑھتے اور سخت گرمی کے دنوں میں دیر سے پڑھتے۔

دو عیدوں کی عطاء

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالَ كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰی وَيَوْمَ الْفِطْرِ.

(صحیح ابو داؤد، مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ یہاں کے لوگ سال میں دو دن کھیل کود کرتے ہیں خوشی مناتے ہیں اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ دو دن کیسے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا ان دنوں میں ہم لوگ زمانہ جاہلیت کے اندر خوشیاں مناتے اور کھیل کود کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان دو دنوں کو ان سے بہتر دنوں میں تبدیل کر دیا ہے ان میں سے ایک دن عید الفطر اور دوسرا دن عید الاضحیٰ ہے۔

نماز عیدین کا حکم

عَنْ اَبِی الْحُوَیْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَھُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰی وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَکِّرِ النَّاسَ. (مشکوۃ)

حضرت ابوالحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو جب کہ وہ نجران میں تھے لکھا کہ بقرعید کی نماز جلد پڑھو اور عید الفطر کی نماز دیر سے پڑھو، اور لوگوں کو وعظ سناؤ۔

عیدین کی نماز اور اذان واقامت کا مسئلہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِیْدَیْنِ غَیْرَ مَرَّۃٍ وَّلَا مَرَّتَیْنِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَۃٍ. (صحیح مسلم)

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نماز بغیر اذان واقامت کے پڑھی ہے ایک بار نہیں کئی بار۔

عید الفطر اور معمول مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْدُوْ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَاْکُلَ تَمَرَاتٍ وَیَاْکُلُھُنَّ وِتْرًا. (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عید الفطر کے دن جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم چند کھجوریں نہ کھا لیتے عیدگاہ کو تشریف نہ لے جاتے اور آپ طاق کھجوریں تناول فرماتے۔

عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ وَ لَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ.

(سنن ترمذی. سنن ابن ماجه)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عید الفطر کے دن جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کھا نہ لیتے عیدگاہ کو تشریف نہ لے جاتے اور عید الاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک کہ نماز نہ پڑھ لیتے۔

عیدین اور راستے بدلنے کا حکم

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمَ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ. (صحیح بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن دو مختلف راستوں سے آتے جاتے تھے۔

☆......☆......☆

باب 4

نماز کی شرائط

ارکان اسلام پانچ ہیں جن میں سے دوسرا رکن نماز ہے یاد رہے کہ ایمان اور عقیدہ صحیح کرنے کے بعد سب فرضوں سے بڑا فرض نماز ہے۔ قبر میں بھی نماز کا سوال ضرور ہوگا۔ کیونکہ نماز کو مومنین کی معراج قرار دیا گیا ہے اور نماز کے فضائل میں سے ایک سب سے اہم فضیلت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اسے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی جو نماز کو فرض نہ مانے یا ہلکا جانے وہ کافر ہے اور جو نہ پڑھے بڑا گنہگار۔ آخرت میں جہنم میں ڈالا جائے گا۔ بادشاہ اسلام اس کو قید کر دے کیونکہ مسلمان اور کافر میں فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔

شرائط نماز

چھ باتیں ایسی ہیں جن کے بغیر نماز شروع نہیں ہوسکتی۔ ان چھ باتوں کو شرائط نماز کہتے ہیں:۔

(۱) طہارت (۲) ستر عورت
(۳) وقت (۴) استقبال قبلہ
(۵) نیت (۶) تکبیر تحریمہ۔

پہلی شرط

طہارت اس کا مطلب یہ ہے کہ نمازی کے بدن کپڑے اور نماز کی جگہ پر کوئی نجاست جیسے پیشاب پاخانہ، خون شراب، گوبر، لید مرغی کی بیٹ وغیرہ نہ لگی ہو اور نمازی بے غسل بے وضو بھی نہ ہو۔

دوسری شرط

ستر عورت یعنی مرد کا بدن ناف سے لے کر گھٹنوں تک ڈھکا ہو گھٹنے کھلے نہ رہیں اور عورت کا تمام بدن ڈھکا ہو سوائے منہ اور ہتھیلی کے اور ٹخنوں تک پیر کے اور ٹخنے بھی ڈھکے رہیں۔

تیسری شرط

وقت یعنی جس نماز کے لئے جو وقت مقرر ہے وہ نماز اسی وقت پڑھی جائے جیسے فجر کی نماز صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے سے پہلے تک پڑھی جائے اور ظہر کی سورج ڈھلنے کے بعد سے ہر چیز کے سایہ کے دُگنے ہونے تک علاوہ اس کے سایہ اصلی کے اور عصر کی سایہ کے دوگنا ہونے کے بعد سے سورج ڈوبنے تک اور مغرب کی سورج ڈوبنے کے بعد سے سفیدی غائب ہونے تک اور عشاء کی سفیدی غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق شروع ہونے سے پہلے تک۔

چوتھی شرط

استقبال قبلہ، یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا۔

پانچویں شرط

نیت یعنی جس وقت کی جو نماز فرض یا واجب یا سنت یا نفل یا قضا پڑھنا ہو دل میں اس کا پکا ارادہ کرنا کہ یہ نماز پڑھ رہا ہوں۔

چھٹی شرط

۔ تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا یہ آخری شرط ہے کہ اس کے کہتے ہی نماز شروع ہو گئی اب اگر کسی سے بولا یا کچھ کھایا پیا یا کوئی کام خلاف نماز کے کیا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ پہلی پانچ شرطوں کا تکبیر تحریمہ سے پہلے اور ختم نماز تک موجود رہنا ضروری ہے۔ ورنہ نماز نہ ہو گی۔ نماز کی پہلی شرط یعنی:

☆......☆......☆

فصل اوّل

نماز کی پہلی شرط......طہارت

طہارت کے مسائل

اسلام اپنے ماننے والوں کو جہاں عبادات کا ایک خوبصورت سلسلہ پیش کرتا ہے وہاں زندگی گزارنے کے ایسے اصول وضوابط بھی متعین کرتا ہے جن پر عمل کر کے زندگی حسن ظاہری و باطنی کا مرقع نور بن جاتی ہے۔

" لقد کان فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ" (القرآن)

اسی طرف اشارہ ہے کہ چند لمحوں کی اس زندگی کو اگر حسین وجمیل اور خوشگوار بنانا چاہتے ہو تو تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ ایک ماڈل کی حیثیت ہیں آپ ﷺ نے زندگی گزارنے کے تمام اصول بیان کر دیے ہیں اسلام نے اپنے ماننے والوں کو طہارت و پاکیزگی کا جو تصور دیا وہ فطرت کے عین مطابق ہے، ایک بالغ سوچ کا ایک انسان صفائی و پاکی کے جس اہتمام کا خواہشمند ہوتا ہے اسلام اسے عبادت کا درجہ دے کر اس پر عمل کرنے کی تاکید کرتا ہے، ظاہر و باطن ہر دو پہلوؤں کی طہارت پر زور دیتا ہے۔

بہرحال آج میں بیت الخلاء کے متعلق اسلام کے چند وضع کردہ اصول ہونگے اور انشاء اللہ انہیں اپنی زندگی کا حصہ بنا کر کامل طہارت حاصل کرینگے اور

روحانیت کی وہ ترقیاں جو ان معاملات کے درست نہ ہونے کی بنا پر رکی ہیں ان کو پھر سے حاصل کر کے اپنے رب کا قرب پائیں گے۔ (انشاء اللہ)

﴿استنجاء کے بارے میں احادیث نبوی ﷺ اور مسائل﴾

قبلہ کے ادب کا حکم

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم پاخانہ میں جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پشت بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ اور پشت رکھو۔ (بخاری ومسلم)

بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے (یعنی داخل ہونے کا ارادہ فرماتے) تو یہ دعا پڑھ لیتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

(اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں (نر و مادہ) سے۔ (بخاری ومسلم)

اسی طرح ایک اور روایت ہے:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اشاد فرمایا کہ بیت الخلاء شیاطین اور جنوں کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں۔ پس تم میں سے جو شخص بیت الخلاء کو جائے وہ یہ دعا پڑھے۔

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے ناپاک جنوں اور جنیوں کی۔ (ابوداؤد وابن ماجہ)

راستہ میں اور سایہ دار دخت کے ادب کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بچو دو چیزوں سے جو لعنت کا سبب بنتی ہیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا ایک تو یہ کہ کوئی شخص لوگوں کے راستہ میں پاخانہ کرے اور دوسرے یہ کہ لوگوں کے سایہ کی جگہ میں کوئی شخص رفع حاجت کرے (یعنی سایہ دار درخت وغیرہ کے نیچے)۔ (صحیح مسلم شریف)

دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو چھونے کی ممانعت

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پانی پیئے تو (پانی پینے کے) برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت الخلا میں جائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے عضو مخصوص نہ چھوئے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

استنجاء میں پتھر کا طاق استعمال کرنے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے ناک کو جھاڑے (طاق عدد میں ناک صاف کرے) اور جو شخص رفع حاجت کے بعد ڈھیلہ سے استنجا کرے اس کو چاہیے کہ طاق ڈھیلے لے (یعنی تین، پانچ، سات)۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

پردہ کے اہتمام کا حکم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کا قصد فرماتے تو ایسی جگہ تشریف لے جاتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نہ دیکھتا۔ (ابوداؤد)

رفع حاجت کیلئے نرم زمین استعمال کرنے کا حکم

بیٹھ کر پیشاب کرنے کا حکم

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کا قصد کیا۔ نرم زمین پر آپ پہنچے اور دیوار کی اوڑھ میں بیٹھ کر پیشاب کیا۔ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کا ارادہ کرے تو پیشاب کیلئے نرم زمین کو تلاش کرے تاکہ چھینٹیں نہ اڑیں۔ (ابوداؤد)

شرمگاہ سے کپڑا اٹھانے میں احتیاط

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کا ارادہ فرماتے تو جب تک جھک کر زمین کے قریب نہ پہنچ جاتے کپڑا نہ اٹھاتے۔

(ترمذی وابوداؤد ودارمی)

دائیں ہاتھ کے استعمال کی ممانعت

ہڈی اور گوبر (لید) وغیرہ سے استنجاء کرنے کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسا باپ بیٹے کیلئے ہوتا ہے، میں تم کو بتاتا ہوں کہ جب تم رفع حاجت کیلئے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ اور پشت نہ کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاخانہ کے بعد تین ڈھیلوں سے پاکی حاصل کرنے کا حکم دیا اور پھر لید اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا اور پھر دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔ (ابن ماجہ ودارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ کو وضو اور

کھانا کھانے میں استعمال فرماتے تھے اور بائیں ہاتھ کو استنجاء کرنے اور ہر مکروہ کام کو انجام دینے میں استعمال کرتے اور آپ ﷺ کا ایسا کرنا کسی تکلیف کی وجہ سے نہ تھا (بلکہ از خود آپ کا یہ فعل تھا) (ابوداؤد)

گوبر اور ہڈی جنات کی خوراک

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گوبر اور ہڈی سے استنجاء نہ کرو اس لئے کہ یہ چیزیں تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہیں۔ (ترمذی ونسائی)

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے رویفع شاید تیری زندگی میرے بعد دراز ہو پس لوگوں کو خبر دینا کہ جس شخص نے داڑھی میں گرہ لگائی یا گلے میں تانت ڈالی یا جانور کی نجاست (گوبر و لید وغیرہ) سے استنجا کیا یا ہڈی سے استنجاء کیا اس سے محمد ﷺ ہم بیزار ہیں۔ (ابوداؤد)

غسل خانہ میں پیشاب کرنے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنے غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے اس لئے کہ پیشاب کرنے کے بعد، اس میں نہانا یا وضو کرنا اکثر وسواس پیدا کرتا ہے۔ (ابوداؤد وترمذی)

زمین وغیرہ میں موجود سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص تم میں سے سوراخ کے اندر پیشاب نہ کرے۔ ممکن ہے وہ چیونٹیوں کا گھر ہو یا کسی مہلک کیڑے مکوڑے کا جو باعث نقصان ہو۔

دریاؤں اور پانی کے گھاٹوں میں پیشاب کرنے کی ممانعت

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم تین چیزوں سے بچو جو لعنت کا سبب بنتی ہے۔

۱)۔ پیشاب اور پاخانہ کرنا دریا کے کناروں پر (پانی کے گھاٹوں پر)

۲)۔ راستہ کے درمیان

۳)۔ سائے دار جگہ میں پیشاب اور پاخانہ کرنا

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں کھڑا ہوا پیشاب کر رہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھ لیا۔ پس فرمایا اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کرو، اس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو شخص یہ حدیث بیان کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے تو اس کو سچا نہ مانو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا ہے۔ (احمد و ترمذی نسائی)

چند چیزوں کے بیت الخلاء میں ساتھ لے جانے کی ممانعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء کو جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی انگوٹھی کو اتار لیتے۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

چونکہ اس میں اللہ جل شانہ کا اسم شریف لکھا ہوا تھا اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ پہن کر بیت الخلاء میں نہ جاتے تھے۔

جسم پر نجاست بول و براز کا لگنا نہ صرف دنیا میں بیماری کا ذریعہ ہے بلکہ

آخرت میں بھی رب کی ناراضگی خداوند کا سبب ہے۔

"اِنَّ اللّٰہ جَمِیْلٌ وَ یُحِبُّ الْجَمَالُ"

بے شک اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔

تو یقیناً طہارت کے مذکورہ اصولوں پر عمل کرنا ایک بندہ مومن کو نہ صرف ظاہری پاکی بلکہ باطنی پاکی سے بھی ہمکنار کرتا ہے۔

بیت الخلاء سے باہر آنے کی دعاء

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے:

"غُفْرَانَکَ اللّٰہ"

اے اللہ میں تیری بخشش کا خواستگار ہوں۔ (ترمذی، ابن ماجہ و داری)

اہل قباء کی قرآن میں تعریف

قرآن مجید میں اللہ کریم نے مسجد قباء سے تعلق رکھنے والے انصاریوں کی تعریف کی، ان کی پاکی کی وجہ سے وہ بھی حدیث نہیں اور اپنے ایمان کو تازہ کریں۔
حضرت ابوایوب صابر اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں۔

فیہ رجال یحبون ان یطھر وا واللہ یحب المطھرین (توبہ۔ ع ۳)

یعنی (مسجد قبا میں ایسے مرد (انصاری) ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاکیزگی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے)

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے جماعت انصار تحقیق خداوند تعالیٰ نے پاکی کے معاملہ میں تمہاری تعریف کی ہے، پس کیا ہے تمہاری پاکی؟"

انہوں نے عرض کیا ہم نماز کیلئے وضو کرتے ہیں اور جنابت (ناپاکی) سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا ہاں وہ یہی ہیں پس اس کو لازم پکڑو۔ (ابن ماجہ)

جنوں کی جماعت بارگاہ خیر الانام ﷺ میں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنوں کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔

اے اللہ کے رسول ﷺ اپنی امت کو منع فرمایئے کہ وہ گوبر ہڈی اور کوئلے سے استنجا نہ کریں۔

اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے ان دو چیزوں میں ہمارا رزق رکھا ہے، پس رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان چیزوں کے استعمال سے منع فرمادیا۔ (ابوداؤد)

مذکورہ بالا آداب سن کر یقیناً ایک مسلمان کا دل عش عش کر اٹھتا ہے کہ جس کا دین اسے اتنے نازک مسئلہ میں بھی مکمل رہنمائی کرتا ہے تو اس دین کے باقی معاملات میں کس قدر برکات ہوں گی۔ اللہ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

استنجے کے آداب اور مسائل

1:۔ پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف منہ ہو نہ پیٹھ۔ چاہے گھر میں ہو یا میدان میں اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھ گیا تو یاد آتے ہی فوراً رخ بدل دے۔ اس میں امید ہے کہ فوراً اس کے لئے مغفرت فرمادی جائے۔ (فتح القدیر)

۲:۔ بچے کو پاخانہ پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچے کا منہ قبلہ کو ہو، یہ پھرانے والا گنہگار ہوگا۔ (عالمگیری)

۳:۔ پاخانہ پیشاب کرتے وقت سورج چاند کی طرف نہ منہ ہو نہ پیٹھ، یونہی ہوا کے رخ پیشاب کرنا منع ہے اور ہر ایسی جگہ پیشاب کرنا منع ہے جس سے چھینٹیں اوپر آئیں۔

۴:۔ ننگے سر پیشاب پاخانہ کو جانا منع ہے اور یونہی اپنے ساتھ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دعا یا اللہ و رسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو، منع ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

استنجے کا طریقہ اور استنجے سے پہلے کی دعا:

☆ جب پیشاب پاخانہ کو جائے تو مستحب ہے کہ بیت الخلاء سے باہر یہ دعا پڑھ لے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

☆ پھر بایاں پاؤں پہلے اندر رکھیں،

☆ جب بیٹھنے کے قریب ہوں تو کپڑا بدن سے ہٹائیں اور ضرورت سے زیادہ بدن نہ کھولیں۔

☆ پھر پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھیں اور خاموشی سے سر جھکائے فراغت حاصل کریں۔

☆ جب فارغ ہو جائیں تو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سے سرے کی طرف سونتے تاکہ جو قطرے رکے ہوں، وہ نکل آئیں۔

☆ پھر ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے۔

☆ سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپالیں اور باہر آ جائیں۔
☆ نکلتے وقت پہلے داہنا پیر باہر نکالیں اور نکل کر یہ پڑھیں۔

استنجے کے بعد کی دعا:

☆ بیت الخلاء سے باہر نکل کر یہ دعا پڑھ لیں:

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ مَايُوْذِيْنِیْ
وَاَمْسِكْ عَلَیَّ مَا يَنْفَعُنِیْ (الحدیث)

طہارت خانہ میں داخل ہونے کی دُعا:

☆ پھر طہارت خانے میں یہ دعا پڑھ کر جائے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ عَلَى دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ . (الحدیث)

☆ پہلے تین بار ہاتھ دھوئے۔
☆ پھر بیٹھ کر داہنے ہاتھ سے پانی بہائے اور بائیں ہاتھ سے دھوئے
☆ پھر پانی کا برتن اونچا رکھے تا کہ چھینٹیں نہ پڑیں۔
☆ پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام دھوئے۔
☆ دھوتے وقت پاخانہ کا مقام، سانس کا زور نیچے کو دے کر ڈھیلا رکھے اور خوب اچھی طرح دھوئے یہاں تک کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بو باقی نہ رہ جائے۔
☆ پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالے اور اگر کپڑا نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھے کہ برائے نام تری رہ جائے۔

☆ اگر وسوسہ کا غلبہ ہو تو رومالی پر پانی چھڑک لے۔

☆ پھر اس جگہ سے باہر آ کر یہ دعا پڑھے:۔

طہارت خانہ سے باہر آنے کے بعد کی دعا:

الحمد للّٰہ الذی جعل الماء طھوراً والاسلام نوراً وقائداً ودلیلاً الی اللّٰہ تعالیٰ والی جنات النعیم اللھم حصن فرجی وطھر قلبی ومحص ذنوبی.

اہم مسئلہ: آگے یا پیچھے سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنت ہے اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے۔ مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے۔ ڈھیلوں سے طہارت اس وقت کافی ہوگی جب کہ نجاست سے مخرج کے آس پاس کی جگہ ایک درہم سے زیادہ آلودہ نہ ہو۔ اگر درہم سے زیادہ جگہ میں لگ جائے تو دھونا فرض ہے مگر پہلے ڈھیلا لینا اب بھی سنت رہے گا۔

سردی گرمی کے موسم میں استنجے کا فرق:

پاخانہ کے بعد مرد کے لئے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں پہلی ڈھیلی آگے سے پیچھے کو لے جائے اور دوسرا ڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف لائے اور تیسرا پھر آگے سے پیچھے کو لے جائے اور جاڑے کے موسم میں پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف لائے اور دوسرا آگے سے پیچھے اور تیسرا پیچھے سے آگے لائے۔

اہم مسئلہ: عورت ہر موسم میں ڈھیلا آگے سے پیچھے لے۔ (قاضی خان، عالمگیری)

یاد رہے اگر تین ڈھیلوں سے پوری صفائی نہ ہوتو اور ڈھیلے یونہی لے۔ پانچ، سات، نو وغیرہ یعنی طاق عدد۔

استبراء

نوٹ: یاد رہے۔ پیشاب کے بعد جس کو یہ خیال ہو کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا تو پھر آئے گا اس پر استبراء واجب ہے۔ یعنی پیشاب کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رکا ہوتو گر جائے۔

استبراء کی شرعی تعریف اور مسائل:

☆ استبراء ٹہلنے سے ہوتا ہے۔

☆ یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے سے ہوتا ہے۔

☆ یا اونچی جگہ سے نیچے اترنے۔

☆ یا نیچی جگہ سے اوپر چڑھنے سے ہوتا ہے۔

☆ یا داہنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو داہنے پر رکھ کر زور دینے سے ہوتا ہے

☆ یا کھکھارنے۔

☆ یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے۔

☆ استبراء اتنی دیر تک کرنا چاہیے کہ اطمینان ہو جائے کہ اب قطرہ نہ آئے گا۔

☆ استبراء کا حکم مردوں کے لئے ہے، عورت بعد فارغ ہونے کے تھوڑی دیر رکی رہے پھر طہارت کر لے۔

☆ کنکر پتھر پھٹا ہوا کپڑا یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں۔ ان سے بھی صاف کر لینا بلا کراہت جائز ہے۔

☆ کاغذ سے استنجا منع ہے چاہے اس پر کچھ لکھا ہو یا سادہ ہو۔

☆ مرد کا ہاتھ بیکار ہو تو اس کی بی بی استنجا کرائے اور اگر عورت کا ہاتھ بیکار ہو تو شوہر کرائے۔

کوئی اور رشتہ دار بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن استنجا نہیں کرا سکتے بلکہ ایسی صورت میں معاف ہے۔

اہم مسئلہ: وضو کے بچے ہوئے پانی سے طہارت نہ کرنا چاہیے۔

☆ طہارت کے بچے ہوئے پانی کو پھینکنا نہ چاہیے کہ یہ اسراف ہے بلکہ کسی اور کام میں لائے اور وضو بھی کر سکتا ہے۔

وضو اور احادیث نبویہ ﷺ

نصف ایمان

عَنْ اَبِیْ مَالِكِ ن الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ. (مسلم شریف)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول کریم صلی ﷺ نے فرمایا کہ پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

گناہوں کا جھڑنا

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ. (بخاری و مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو

کرے تو اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

کامل وضو

عَنْ سَعِيْدِبْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاوَضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ. (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے وضو کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو (کامل) نہیں۔

دائیں طرف سے آغاز کرنا

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسْتُمْ وَ اِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَؤُا بِاَيَامِنِكُمْ. (احمد۔ ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب کپڑا پہنو یا وضو کرو تو اپنے داہنے سے شروع کرو۔

انبیاء کرام کا وضو

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاءَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِىْ وَوَضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِىْ. (مشکوٰۃ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے تین تین مرتبہ وضو فرمایا اور فرمایا کہ یہ میرا اور مجھ سے پہلے جو انبیائے کرام علیہم السلام تھے ان کا وضو ہے۔

مسواک کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ. (احمد، دارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور پروردگار کو راضی کرنے والی چیز ہے۔

اُمت کی آسانی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاخِیْرِ الْعِشَاءِ وَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

(بخاری. مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت کے لیے دشوار نہ سمجھتا تو انہیں حکم دیتا کہ وہ عشا کی نماز دیر سے پڑھیں اور ہر نماز کے لیے مسواک کریں۔

اِک سنتِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

انسان کی زندگی کا مقصد صرف اپنے رب تعالیٰ کی بندگی کو بجا لانا ہے اور یہ ہم سب کا فرض ہے۔ رب تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے:

"وما خلقت الجن والانس الالیعبدون" (القرآن)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی بندگی بجا لانے کیلئے پیدا فرمایا، اگر ہم بندگی بجا لائیں گے تو ہر جگہ اس دنیا و آخرت میں عزت پائیں گے، لیکن جب بندگی سے منہ موڑیں گے تو ہر جگہ ذلت و رسوائی سے دوچار ہونگے۔ رب تعالیٰ کی بندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی فرمانبرداری کا نام ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"من یطع الرسول فقد اطاع الله" (القرآن)

حضور ﷺ کی فرمانبرداری آپ کی پیاری سنتوں پر عمل پیرا ہونے میں ہے اور سنتوں پر عمل کرنے سے حضور ﷺ کی سچی محبت نصیب ہوتی ہے، جو دنیا اور آخرت کی تمام نعمتوں سے اعلیٰ وارفع ہے۔ حضور علیہ السلام کا فرمان عالیشان ہے۔

"جو کوئی میری مٹی ہوئی ایک سنت کو زندہ کرے گا اس کو (۱۰۰) سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔" (مشکوۃ)

اور ایک شہید کا مقام یہ ہے کہ مرنے کے بعد کوئی شخص یہ خواہش نہیں کرے گا کہ اس کو واپس دنیا میں بھیج دیا جائے اور پھر اس کی روح قبض کی جائے، سوائے شہید کے۔ ایک اور حدیث کے مطابق سنت کو زندہ کرنے والا اس کو بروز قیامت عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا۔

مسواک کا لفظ "سواک" سے مشتق ہے اور "س و اک" اس کا مادہ ہے۔ علامہ شامی، علامہ نووی اور علامہ عبدالحق محدث دہلوی کے مطابق "سواک" کے معنی ہیں ایسی لکڑی کہ جس سے دانتوں کو ملا جائے تاکہ وہ دانتوں کی زردی کو ختم کر دے۔ مسواک کی اہمیت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث پاک ہی کافی ہے کہ حضور کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر مجھے اپنی امت کی مشقت اور دشواری کا خیال نہ ہوتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا"

اس حدیث پاک کے مفہوم سے ملتا جلتا حضور ﷺ کا فرمان دیگر احادیث کتب جیسے صحیح مسلم، بخاری اور ابوداؤد شریف میں ہی کئی مقامات (مثلاً کتاب الجمعۃ، کتاب الصیام) ابن ماجہ اور مسند امام اعظم وغیرہ میں موجود ہے۔

حضرت ابوایوب انصاری سے روایت ہے کہ چار چیزیں انبیاء کی سنت ہیں۔

(۱) ختنہ کرنا۔

(۲) عطر لگانا۔

(۳) مسواک کرنا۔

(۴) نکاح کرنا۔ (ترمذی شریف)

اسی مفہوم کی احادیث مسلم شریف اور مشکوۃ میں بھی موجود ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مسواک منہ کو صاف ستھرا کرنے اور اللہ کو خوش کرنے کا ذریعہ ہے۔'' حضرت عائشہ سے ہی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ ستر (۷۰) درجہ افضل ہے
اس نماز سے جو بغیر مسواک کے پڑھی جائے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مسواک میں موت کے علاوہ ہر مرض کی شفاء ہے۔

ملا علی قاری فرماتے ہے:

مسواک کرنے کے ۷۰ فوائد ہیں، سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو مسواک کرنے کا عادی ہوگا، مرتے وقت کلمہ نصیب ہوگا۔

فوائد وثمرات:

فیضان سنت میں علامہ بشر نبلانی کے حوالہ سے مسواک کرنے کے ۱۳۸ ایسے فوائد تحریر کئے ہیں جو آئمہ کرام نے حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عطاء (رضوان اللہ عنہم) سے نقل کئے ہیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

☆ انبیاء ورسل علیہ السلام مسواک کرنے والے کی مغفرت کی دعا کرتے۔

☆ مسواک کرنے والے سے فرشتے خوش ہوتے ہیں۔

☆ اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ انبیاء علیہ السلام کی پیروی کرنے والے ہیں۔

☆ ملک الموت اس کی روح قبض کرنے کیلئے اس کے دوستوں کی شکل میں آتے ہیں۔

☆ یہ نماز کے ثواب کو بڑھاتی ہے،

☆ مرتے وقت کلمہ شہادت یاد دلاتی ہے۔

☆ جنت میں لے جانے کا باعث بنتی ہے اور دوزخ سے بچاتی ہے۔

☆ قبر میں راحت اور فراخی کا ذریعہ بنتی ہے۔

☆ پل صراط سے گزرنے میں آسانی پیدا کرتی ہے۔

☆ نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دلاتی ہے۔

☆ یہ شیطان کو ناراض کرتی بلکہ دھتکارتی ہے۔

☆ مسواک کرنے والے کی روزی میں آسانی اور برکت کا باعث بنتی ہے۔

☆ اس کی حاجات کو پورا کرنے میں مدد دیتی ہے۔

☆ یہ جسم کو تندرست رکھتی ہے۔

☆ دردسر کو دور کرتی ہے۔

☆ نظام انہضام کو درست کرتی ہے۔

☆ قوت حافظہ، عقل، بصارت اور بچوں کی پیدائش کو بڑھاتی ہے۔

☆ یہ دل کو پاک کرتی ہے۔

اسی طرح علامہ شافعی، علامہ شبعی، علامہ حسن بن عمار رحمھم اللہ نے مسواک کرنے کے بہت سے فوائد اپنی اپنی کتب میں تحریر فرمائے۔

مسواک کرنے کے مواقع:

☆ سونے کے بعد بیدار ہونے پر مسواک کرنا سنت ہے۔
☆ گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے مسواک کرنا سنت ہے۔
☆ اس کے علاوہ گھر سے باہر نکلنے سے پہلے،
☆ رات کو سوتے وقت،
☆ کھانا کھانے سے پہلے،
☆ کھانا کھانے کے بعد،
☆ وضو کرتے وقت،
☆ قرآن پاک پڑھتے اور پڑھاتے وقت،
☆ خانہ کعبہ کی زیارت کرنے سے پہلے،
☆ روضہ رسول ﷺ کی زیارت کرنے سے پہلے،
☆ تہجد کی نماز ادا کرنے سے پہلے،
☆ پانچوں وقت نماز کی ادائیگی کے وقت،
☆ عیدین کی نماز ادا کرنے سے پہلے،
☆ منہ میں جب بدبو پیدا ہو جائے،
☆ دانتوں پر جب زردی آ جائے تو اس وقت،
☆ سفر میں روانہ ہونے سے پہلے،
☆ سحری کے وقت،
☆ افطاری کے وقت،
☆ کسی دینی مجلس میں جانے سے پہلے مسواک کرنے سے وہ تمام فضائل و

فوائد حاصل کیے جا سکتے ہیں جن کا ذکر پہلے ہوا ہے۔

لیکن فوائد کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ نیت یہ ہو کہ میں رب تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے اور سنت رسول ﷺ کی ادائیگی کیلئے مسواک کر رہا ہوں۔ ریاکاری اور جسمانی نفع کی نیت ہرگز نہ کری۔

مسواک کس چیز کی بنی ہوئی ہو:

☆ مسواک کڑوی لکڑی کی ہو،

☆ ایسی لکڑی کی نہ ہو جو زیادہ سخت ہو بلکہ نہ ایسی لکڑی کی جو زیادہ نرم ہو۔

☆ مسواک نرم اور بغیر گرہ دار لکڑی کی ہو۔

☆ مسواک پھول دار، پھل دار، خوشبودار اور بانس کی لکڑی کی نہ ہو،

☆ مسواک پیلو، زیتون، کیکر، ٹالی اور نیم کے درخت کی بنا سکتے ہیں۔

مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ:

☆ مسواک کرتے وقت اس کو دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑیں کہ دائیں ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) مسواک کے نیچے۔

☆ چھنگلیا کے برابر والی اور درمیانی والی شہادت والی انگلیاں (یعنی درمیان کی تینوں انگلیاں) مسواک کے اوپر اور انگوٹھا مسواک کے ریشہ دار حصے کی طرف سر کے نیچے کی طرف ہو۔

مسواک کرنے کا مسنون طریقہ:

☆ مسواک کرتے وقت پہلے دائیں طرف کے اوپر کے دانتوں کو کریں،

☆ پھر اوپر کے بائیں طرف والے دانتوں کو کریں،

☆ اس کے بعد نیچے والے دائیں طرف کے دانت،

☆ پھر نیچے والے بائیں طرف کے دانت،

☆ کم از کم تین دفعہ مسواک کریں۔

☆ ہر بار دھولیں،

☆ مسواک کرنے کے بعد اس کو پانی سے اچھی طرح دھو کر رکھیں کہ شیطان اسے استعمال نہ کر سکے۔

☆ مسواک استعمال کرتے وقت ایسا طریقہ استعمال کریں جس سے مسوڑھے زخمی نہ ہوں۔

☆ مسواک کرنے کے بعد اس کو زمین پر لیٹا کر نہ رکھیں بلکہ اسے لمبائی کے رخ اس طرح کھڑا کریں کہ ریشہ دار حصہ اوپر کی جانب ہو۔

☆ جب مسواک اتنی چھوٹی ہو جائے کہ اس کو سنت کے مطابق پکڑنا مشکل ہو جائے تو اسے یونہی پھینک نہیں دینا چاہئے کیونکہ یہ آلہ ادائے سنت رسول ﷺ ہے۔ اس لئے اس کی بے قدری نہیں ہونی چاہیے۔ اس کو زمین میں ایسی جگہ دفن کر دینا چاہئے جہاں پاؤں وغیرہ آنے کا امکان نہ ہو۔

☆ یا اس کو ایسی جگہ رکھ دینا چاہئے جہاں اس کی بے قدری نہ ہو۔

مسائل:

☆ مسواک زیادہ موٹی نہ ہونی چاہیے بلکہ چھینگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) کی موٹائی کے برابر ہو۔

☆ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو کہ زیادہ لمبی پر شیطان سواری کرتا ہے۔

☆ جب مسواک کرنی ہو اس کو دھولیں اور اسی طرح جب دھو چکیں تو دھو کر رکھیں۔

☆ مسواک کرتے وقت چوسیں نہیں کہ اس عمل سے اندھا ہونے کا خدشہ ہے۔

☆ مسواک استعمال کرنے کے بعد مسواک زمین پر لیٹا کر نہ رکھیں۔ اس عمل سے پاگل ہونے کا خدشہ ہے۔

☆ اسی طرح لیٹ کر بھی مسواک نہ کرنی چاہیے، اس سے تلی بڑھنے کا خدشہ ہے۔

☆ مٹھی باندھ کر مسواک نہ کرنی چاہیے، اس سے بواسیر ہونے کا خطرہ ہے۔

☆ بیت الخلاء میں مسواک کرنا مکروہ ہے۔

☆ خواتین بھی مسواک کرسکتی ہیں۔

☆ رضا مندی سے ایک دوسرے کی مسواک استعمال کر سکتے ہیں۔

☆ اگر مسواک میسر نہ ہو تو انگلی یا کپڑے سے دانت صاف کریں۔

☆ اگر دانت ہی نہ ہوں تو علامہ عبدالرحمٰن منصوری کے مطابق دانتوں کی جگہ پر نرمی سے مسواک پھیرنا مستحب ہے۔ اور ان کا یہ کہنا نبی کریم ﷺ کی سنت سے گہری محبت کی وجہ سے ہے۔

☆ ٹوتھ برش مسواک کا نعم البدل نہیں ہے، روزہ کی حالت میں مسواک کر سکتے ہیں لیکن ٹوتھ برش نہیں کر سکتے۔

☆ جب ایک دفعہ مسواک کر لیں تو اس کی برشی کاٹ دیں اور مسواک کے ریشے گندی نالی میں نہ ڈالیں۔

وضو کرنے کا مکمل طریقہ

☆ جب وضو کرنا ہو تو دل میں وضو کرنے کا ارادہ کرے۔

☆ پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے

☆ پھر دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے

☆ پھر مسواک کرنے

☆ پھر داہنے ہاتھ سے پھر تین بار کلی کرے۔

☆ خوب اچھی طرح کہ حلق تک دانتوں کی جڑ زبان کے نیچے پانی پہنچے۔

☆ اگر دانت یا تالو میں کوئی چیز چپکی یا اٹکی ہو تو چھڑائے۔

☆ پھر داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ اندر ناک کی ہڈی تک پانی پہنچے

☆ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں۔

☆ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی ناک کے اندر ڈال کر ناک صاف کرے

☆ پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین بار منہ دھوئے۔

☆ اس طرح کہ بال جمنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک اور داہنی کنپٹی سے بائیں تک کوئی جگہ چھوٹنے نہ پائے

☆ اگر داڑھی ہے تو اسے بھی دھوئے اور اس میں خلال (داڑھی کا خلال اس طرح پر ہوتا ہے کہ انگلیوں کو حلق کی طرف سے داڑھی میں ڈالے اور باہر کو نکالے۔) بھی کرے

☆ احرام باندھے ہو تو خلال نہ کرے۔

☆ پھر کہنیوں تک کہنیوں سمیت کچھ اوپر تک دونوں ہاتھ تین تین بار دھوئے۔

☆ پھر ایک بار مسح کرے۔

☆ اس طرح کہ دونوں ہاتھ تر کر کے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کی نوک ایک دوسرے سے ملائے اور چھٹوں انگلیوں کے پیٹ کی جڑ ماتھے پر رکھ کر پیچھے کی طرف گدی تک لے جائے اس طرح کہ کلمہ کی دونوں انگلیاں اور دونوں انگوٹھے اور دونوں ہتھیلیاں سر سے نہ لگنے پائیں اور اب گدی سے ہاتھ واپس ماتھے کی طرف لائے یوں کہ دونوں گدیاں سر کے دائیں بائیں حصہ پر ہوتی ہوئی ماتھے تک واپس آ جائیں۔ اب کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندر کے حصوں کا اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے اوپر کا مسح کرے اور انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرے۔ لیکن ہاتھ گلے پر نہ جانے پائے کہ گلے کا مسح مکروہ ہے۔

☆ پھر داہنا پیر انگلیوں کی طرف سے ٹخنے تک دھوئے۔

☆ ٹخنے سمیت کچھ اوپر تک پھر اسی طرح بایاں پاؤں دھوئے۔

☆ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال بھی کرے۔

☆ اب وضو ختم ہوا۔

وضو کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

☆ برتن میں بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا سا پی لے کہ بیماریوں کی شفاء ہے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

☆ اور کلمہ شہادت اور سورۃ "انا انزلنا" پڑھے

☆ بہتر تو یہ ہے کہ ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ اور درود شریف پڑھے اور کلمہ شہادت بھی پڑھے۔

☆ یہ وضو کا طریقہ جو اوپر بیان ہو۔

☆ اس طریقہ میں کچھ باتیں فرض ہیں کہ جن کے چھوٹنے سے وضو نہ ہوگا اور کچھ باتیں سنت ہیں کہ جن کے قصداً چھوڑنے کی عادت قابل سزا اور کچھ باتیں مستحب ہیں کہ ان کے چھوٹنے سے ثواب کم ہو جاتا ہے۔

﴿وضو کے مسائل کا تفصیلی تذکرہ﴾

☆ کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے۔ (بہار شریعت جلد دوم ص ۹۲)

☆ تواتر کے ساتھ پانی بہایا جائے اس طرح کہ عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے۔ (درمختار مع ردالمختار جلد اول ص ٦٧)

☆ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص ۴ میں ہے جب تک کہ اعضائے وضو کے ہر حصہ پر پانی کی بوند یکے بعد دیگرے نہ گذر جائے وضو نہ ہوگا۔

☆ عنایہ شرح ہدایہ میں ہے... جن اعضا کا دھونا فرض ہے انہیں صرف پانی سے بھگو لینے پر فرض ادا نہ ہوگا لہٰذا جو لوگ وضو کرتے وقت اعضا پر تیل کی طرح پانی صرف چپڑ لیتے ہیں یا بعض حصے پر تو پانی بہاتے ہیں اور بعض حصے کو صرف بھگو کر چھوڑ دیتے ہیں مثلاً پیشانی کے بالائی حصے کان کے کنارے، ہاتھ کی کہنیوں اور پاؤں پر تر ہاتھ صرف پھیر لیتے ہیں اور پانی

نہیں بہاتے ہیں ان کا وضو نہیں ہوتا اس لیے کہ قرآن کریم نے اعضاء کے دھونے کا حکم دیا ہے لہٰذا صرف بھگونے سے وضو نہ ہوگا۔

☆ افسوس صد افسوس آج عوام تو عوام اکثر خواص بھی اس مسئلہ سے لاپرواہی برتتے ہیں اور آیت کریمہ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً (القرآن) کے مصداق بنتے ہیں (یعنی کام کریں، مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں) العیاذ باللہ تعالیٰ۔

☆ جب چھوٹے برتن مثلاً لوٹے یا بدھنے سے وضو کر رہا ہو تو گٹوں تک ہاتھ دھونے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے دونوں گٹوں تک خوب بھگو لے۔ اس کے بعد بائیں ہاتھ میں برتن اٹھا کر داہنے ہاتھ پر سر ناخن سے گٹے کے اوپر تک تین بار پانی بہائے پھر اسی طرح داہنے ہاتھ میں برتن اٹھا کر بائیں ہاتھ پر گٹے تک تین بار پانی بہائے۔

☆ بہت سے لوگ یوں کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھنوؤں پر چلو ڈال کر سارے منہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ منہ دھل گیا حالانکہ پانی کا اوپر چڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اس طرح منہ دھلنے میں منہ نہیں دُھلتا اور وضو نہیں ہوتا۔ (بہار شریعت)

وضو میں احتیاط کی باتیں

☆ پیشانی کے اوپر بال جمنے کی جگہ سے پانی کا بہنا فرض ہے۔

☆ ڈاڑھی مونچھ اور بھنوؤں کے بال اگر اتنے چھدرے ہوں کہ چہرے کی جلد نظر آتی ہو تو جلد پر پانی بہانا ضروری ہے صرف بالوں کا دھونا کافی نہیں۔

☆ آنکھ اندر گھسی ہو تو آنکھ اور بھنوؤں کے درمیان حصہ پر پانی بہانے کا خاص

خیال رکھے۔

☆ منہ دھوتے وقت آنکھیں اور ہونٹ سمیٹ کر زور سے بند نہ کرے ورنہ کچھ حصہ رہ جانے کی صورت میں وضو نہ ہوگا۔

☆ بعض وقت آنکھ میں کیچڑ وغیرہ سخت ہو کر جم جاتا ہے اسے چھڑا کر پانی بہانا ضروری ہے۔

☆ رخسار اور کان کے درمیانی حصہ یعنی کنپٹی پر کان کے کنارے تک پانی بہانا فرض ہے اس سے اکثر لوگ غفلت برتتے ہیں۔

☆ ناک کے سوراخ میں کیل وغیرہ ہو یا نہ ہو بہر حال اس پر پانی ڈالنا ضروری ہے۔

☆ داڑھی چہرے کی حد میں ہو اس کا دھونا فرض ہے اور لٹکی ہوئی داڑھی کا مسح کرنا سنت اور دھونا مستحب ہے۔

☆ پانی بہانے میں انگلیوں کی گھائیوں اور کروٹوں کا لحاظ ضروری ہے۔

☆ خصوصاً پاؤں میں کہ اس کی انگلیاں قدرتی طور پر ملی رہتی ہیں۔

☆ بڑھے ہوئے ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہو اس کا دھلنا ضروری ہے۔

☆ ناخنوں کے سرے سے کہنیوں کے اوپر تک ہاتھ کا ہر پہلو اور ایک ایک بال کا جڑ سے نوک تک دُھل جانا ضروری ہے۔

☆ چلو میں پانی لے کر کلائی پر الٹ دینا ہرگز کافی نہ ہوگا۔

☆ کہنیوں پر پانی بہانے کا خاص خیال رکھے اکثر بے احتیاطی میں دھلتی نہیں صرف تر ہو کر رہ جاتی ہیں بلکہ بعض لوگوں کی کہنیاں تر بھی نہیں ہوتیں۔

☆ انگوٹھی، چوڑی، کلائی کے زیورات اور پاؤں کے ہر وہ زیور جو ٹخنے پر یا ٹخنے سے نیچے ہوں انہیں ہٹا کر ان کے نیچے پانی بہانا ضروری ہے۔

☆ پورے سر کا مسح سنت ہے اور چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔

☆ بعض لوگ، صرف انگلیوں کے سرے سر پر گزار دیتے ہیں جو فرض کی مقدار کو بھی کافی نہیں ہوتا۔

☆ بعض لوگوں کا مسح یہ ہے کہ ٹوپی اٹھا کر پھر سر پر رکھ دیتے ہیں اور بس ایسے لوگوں کا وضو نہیں ہوتا اور ان کی نمازیں بے کار ہوتی ہیں۔

☆ پاؤں دھونے میں ٹخنوں، تلوؤں، ایڑیوں اور کونچوں کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ اکثر بے احتیاطی میں یہ حصے دھلنے سے رہ جاتے ہیں اور وضو نہیں ہوتا۔

☆ عضو کے ہر حصہ پر تین بار پانی بہانا سنت ہے خواہ تین بار پانی بہانے کے لیے کئی چلو پانی لینا پڑے اس لیے کہ تین چلو پانی لینا سنت نہیں بلکہ پورے عضو پر تین بار پانی بہانا سنت ہے (جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اول ص ۸۳ میں ہے **تثلیث الغسل المستوعب ولا عبرۃ للغرفات** لہٰذا تین چلو پانی لینے کو سنت سمجھنا غلطی ہے۔)

☆ وضو کے پانی کے لیے شرعاً کوئی مقدار معین نہیں (جیسا کہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول ص ۲۲۶ میں ہے **الاجماع علی انہ لا یشترط قدر معین فی ماء الوضو والغسل** لہٰذا اتنا زیادہ پانی خرچ نہ کرے کہ اسراف ہو اور نہ اس قدر کم خرچ کرے کہ سنت ادا نہ ہو۔)

☆ بعض لوگ صرف ایک چھوٹے سے پانی کے لوٹے سے وضو بنانے کی کوشش کرتے ہیں خدائے تعالیٰ انہیں دھونے اور بھگونے کا فرق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆ اگر اتنا پانی نہ ہو کہ وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھویا جا سکے تو دو دو بار دھوئے۔

☆ اگر دو دو بار دھونے کے کافی نہ ہو تو ایک ایک بار دھوئے۔

☆ اگر اتنا بھی نہ ہو کہ منہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اور دونوں پاؤں ٹخنوں

سمیت ایک بار دھو سکے تو اب تیمم کر کے نماز پڑھے۔

☆ غیر کے نابالغ لڑکے سے بلا معاوضہ پانی بھروا کر وضو کرنا یا کسی دوسرے کام میں لانا جائز نہیں (بہار شریعت) در مختار مع شامی جلد چہارم ص ۵۳۱ میں ہے لا تصح صبة صغیر۔)

☆ بعض مسجدوں میں چھوٹے حوض یا کسی بڑے برتن میں پانی ہوتا ہے اکثر لوگ جو بے وضو ہوتے ہیں ہاتھ دھوئے بغیر چھوٹے برتن سے پانی نکالتے ہوئے انگلی کا پور یا ناخن پانی میں داخل کر دیتے ہیں اس طرح وہ پانی مستعمل ہو جاتا ہے اس سے وضو کرنا جائز نہیں۔

☆ ڈول، بالٹی، گھڑا، لوٹا یا پاٹ کے پانی میں بے وضو آدمی کے بے دُھلے ہاتھ کا ناخن یا انگلی کا پور چلا گیا تو وہ پانی مستعمل ہو گیا اس سے وضو کرنا جائز نہیں۔

☆ اگر پہلے ہاتھ دھو لیا تو جو حصہ دُھلا ہوا ہے پانی میں ڈال سکتے ہیں پانی مستعمل نہ ہوگا

☆ اگر ہاتھ دھو لینے کے بعد کوئی سبب وضو ٹوٹنے کا پایا گیا مثلاً ریح خارج ہوئی یا پیشاب کیا تو اب ہاتھ ڈالنے سے پانی مستعمل ہو جائے گا۔

☆ مستعمل پانی کو وضو کے قابل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ جو پانی مستعمل نہ ہوا سے مستعمل میں اس قدر ملا دیا جائے کہ مستعمل کم اور غیر مستعمل زیادہ ہو جائے۔

☆ مستعمل کے برتن میں غیر مستعمل پانی اتنا ڈالا جائے کہ وہ برتن بھر کر بہنے لگے تو سب پانی قابلِ وضو ہو جائے گا۔ (در مختار مع رد المحتار)

☆ ناخن پالش استعمال کیا جس سے ناخنوں پر ہلکی تہ جم گئی تو اگر ناخنوں سے پالش صاف کیے بغیر وضو کیا تو وضو نہ ہوا۔

☆ استنجا کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے اسے پھینک دینا سخت نا

جائز و گناہ ہے۔

☆ برتن میں وضو کے بچے ہوئے پانی کو پھینک دینا حرام ہے اور کھڑے ہو کر پینا ثواب ہے۔

☆ جو وضو نمازِ جنازہ کے لیے کیا گیا اس سے ہر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

﴿وضو کے فرائض﴾

وضو میں چار باتیں فرض ہیں:۔

پہلا فرض: منہ کا دھونا یعنی ماتھے کی جڑ جہاں سے بال جمتے ہیں، وہاں سے لے کر ٹھوڑی تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک منہ کی کھال کے ہر حصہ پر ایک بار پانی بہنا۔

دوسرا فرض: کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ کا ایک بار دھلنا۔

تیسرا فرض: چوتھائی سر کا مسح یعنی چوتھائی سر پر بھیگے ہاتھ کا پھرنا یا کسی صورت سے کم از کم اتنی جگہ کا تر ہو جانا۔

چوتھا فرض: دونوں پاؤں کا گٹوں سمیت ایک بار دھلنا۔(دونوں پیر کا خلال صرف بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے کرے اس طرح کہ داہنے پاؤں میں چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔)

(نوٹ) یاد رہے مذکورہ چار باتیں وضو میں فرض ہیں اور ان کے علاوہ جو باتیں

وضو کے طریقہ میں بیان کی گئیں وہ سب یا تو سنت ہیں یا مستحب ہیں اور وضو کی سنتیں اور مستحبات بہت ہیں جو ان سب کو جاننا چاہے کیونکہ کامل لذت اور روحانی سکون کے لیے کامل طور پر ظاہری و باطنی طہارت ضروری ہیاور یہ اس کے بنا ممکن بھی نہیں۔

دھونے کی شرعی تعریف:۔

کسی عضو کے دھل جانے کا یہ مطلب ہے کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے سے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے سے دھونا نہیں ہوتا۔ اس طرح دھونے سے وضو یا غسل نہیں ہوتا۔ اور یہ بات بھی یاد رہے کہ اونٹھ ناخن، آنکھ کے اوپر نیچے کی کھال، بال، پلک، بیرونی زیوروں کے نیچے کی کھال، حتیٰ کہ کیل نتھ کا سوراخ داڑھی مونچھ کے بالوں کے نیچے کی کھال کی کوئی جگہ یا ان چاروں عضو کی کوئی جگہ بال کی نوک برابر بھی اگر دھلنے سے رہ گئی تو وضو نہ ہوگا۔ کیونکہ وضو نہ ہو تو نماز اور سجدہ تلاوت اور قرآن شریف چھونے کے لئے وضو کرنا فرض ہے اور طواف کے لئے وضو کرنا واجب ہے۔

وضو کے مکروہات

مکروہ سے مراد ناپسند باتیں ہیں درج ذیل باتیں وہ باتیں ہیں جو وضو میں نہیں ہونی چاہئیں۔ سادہ لفظوں میں یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ ان کی موجوگی میں بندہ مومن نماز کے روحانی ثمرات سے مکمل طور پر مستفید نہیں ہوسکتا بلکہ ممکن ہے اسے ظاہری خشوع وخضوع قائم کرنے میں بھی دقت کا سامنا کرنا پڑے۔ تقریبا کل مکروہات بارہ ہیں۔

نمبر۱۔ عورت کے غسل یا وضو کے بچے پانی سے وضو کرنا۔

نمبر۲۔ نجس جگہ وضو کا پانی گرانا۔

نمبر۳۔ اصل مسجد کے اندر وضو کرنا۔ فنائے مسجد میں وضو کر سکتے ہیں۔

نمبر۴۔ وضو کے پانی کے قطرے وضو کے برتن میں ٹپکانا۔

نمبر۵۔ قبلہ کی طرف کلی کا پانی یا ناک یا کھکھار یا تھوک ڈالنا۔

نمبر۶۔ بے ضرورت دنیا کی باتیں کرنا۔

نمبر۷۔ زیادہ پانی خرچ کرنا۔

نمبر۸۔ اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنتیں ادا نہ ہوں۔

نمبر۹۔ ایک ہاتھ سے منہ دھونا۔

نمبر۱۰۔ منہ پر پانی مارنا۔

نمبر۱۱۔ وضو کے قطروں کو کپڑے یا مسجد میں ٹپکنے دینا۔

نمبر۱۲۔ وضو کی کسی سنت کو چھوڑ دینا۔

نواقص وضو

نواقص وضو اور احادیث نبویہ ﷺ

وضو توڑنے والی چیزیں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلَقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّاءْ. (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو ہوا خارج ہو تو وہ وضو کرے۔

مذی کا حکم

عَنْ عَلِیٍ قَالَ سَئَلْتُ النَّبِیَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَذْیِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْیِ الْوُضُوْءُ. (ترمذی)

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے مذی کے متعلق دریافت کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ مذی نکلنے سے وضو واجب ہو جاتا ہے (یعنی وضو ٹوٹ جاتا ہے)

سونے کے بعد وضو کا حکم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْوُضُوْءَ عَلیٰ مَنْ نَامَ مُضْطَجِعاً فَاِنَّہٗ اِذَا اضْطَجَعَ اِسْتَرَخَتْ مَفَاصِلُہٗ (ترمذی، ابو داؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لیٹ کر نیند سے سو جائے اس پر وضو واجب ہے اس لیے کہ جب آدمی لیٹتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

وضو توڑنے والی چیزیں

وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ تقریبا سولہ ہیں جن کا ہر مسلمان کو زبانی از بر ہونا ضروری ہے۔

۱) پاخانہ

۲) پیشاب

۳) پیچھے سے ہوا کا نکلنا

۴) کیڑا

۵) پتھری کا آگے یا پیچھے کے مقام سے نکلنا

۶) ودی اور مذی

۷) منی کا نکلنا

۸) خون اور پیپ کا بہنا

۹) زرد پانی کا نکل کر بہنا

۱۰) کھانے یا پانی یا پت یا جمے (پتلے خون کی تھوڑی سے قے بھی وضو توڑ دے گی) خون کی منہ (جنون، یعنی پاگل ہو جانا) بھر تے کرنا

۱۱) جنون، غشی (بے ہوشی، خواہ نشہ کھانے سے ہو یا بیماری سے) طاری ہونا

۱۲) بے ہوشی طاری ہونا

۱۳) اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں علاوہ نماز جنازہ کے کسی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ ہنسنے کی آواز خود سن لے۔ اس سے نماز و وضو دونوں جاتے رہیں گے)

۱۴) قہقہہ لگانا (بالغ آدمی کا رکوع وسجود والی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ آس پاس والے سنیں)

۱۵) نیند (اس طرح سو جانا کہ جسم کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں)

۱۶) مباشرت فاحشہ (یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت آپس میں ملائیں اور کپڑا وغیرہ بیچ میں نہ ہو۔

۱۹) دُکھتی آنکھ سے آنسو بہنا (اور یہ آنسو ناپاک ہے)

اہم اور ضروری مسائل

ان سب چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ نمبرا دُکھتی ہوئی آنکھ سے جو پانی یا رطوبت بہتا ہے اس سے وضو ٹوٹ

جاتا ہے اور وہ نجس بھی ہے۔ جس جگہ لگ جائے اس کا پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۲ نماز میں اتنی آواز سے ہنسنا کہ خود اس نے سنا پاس والوں نے نہ سنا تو وضو نہ ٹوٹا البتہ نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ نمبر ۳: اگر مسکرایا یعنی دانت نکلے اور آواز بالکل نہ نکلی تو اس سے نہ وضو جائے، نہ نماز۔

مسئلہ نمبر ۴: جو رطوبت آدمی کے بدن سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ نجس نہیں۔ جیسے وہ خون جو بہہ کر نہ نکلے (نیند یعنی پوری طرح سو جانا۔ لہٰذا اونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جائے گا۔ وہ خون جو بہہ کر نہ نکلے وہ پاک ہے جیسے سوئی چبھوئی اور خون چمک کر رہ گیا باہر نکل کر بہا نہیں تو وضو نہ جائے گا) یا تھوڑی قے جو منہ (منہ بھر قے کا یہ مطلب ہے کہ اسے بے تکلف روک نہ سکتا ہو، مسئلہ بلغم کی قے وضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو۔ ودی وہ سفید رطوبت جو پیشاب کے ساتھ نکلتی ہے۔ مذی، وہ سفید رطوبت جو شہوت کی حالت میں انزال سے پہلے نکلتی ہے) بھر نہ ہو وہ پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۵: رال، تھوک، پسینہ، میل پاک ہیں۔ یہ چیزیں اگر بدن یا کپڑے میں لگی ہوں تو نماز ہو جائے گی لیکن صاف کر لینا اچھا ہے۔

مسئلہ نمبر ۶: جو آنسو رونے میں نکلتے ہیں نہ ان سے وضو ٹوٹے نہ وہ نجس۔

مسئلہ نمبر ۷: گھٹنا یا ستر کھلنے سے اپنا یا دوسرے کا ستر دیکھنے سے یا چھونے سے وضو نہیں جاتا۔

مسئلہ نمبر ۸: دودھ پیتے بچے نے قے کی اگر وہ منہ بھر ہے تو نجس ہے درہم

سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کر دے گا۔ لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۹: وضو کے بیچ میں وضو ٹوٹ گیا پھر سے وضو کرے حتیٰ کہ اگر چلو میں پانی لیا پھر ہوا نکلی یہ پانی بیکار ہو گیا اس سے کوئی عضو نہ دھوئے۔

غسل اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرضیت غسل عورت کے لیے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ اِحْتَلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهٗ قَدِاحْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ (ترمذی۔ابو داؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مرد کے بارے میں دریافت کیا گیا جو تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو۔ فرمایا غسل کرے اور اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جسے خواب کا یقین ہے اور تری نہیں پاتا تو فرمایا کہ اس پر غسل نہیں۔ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ کیا عورت اس کو دیکھے تو اس پر غسل ہے؟ فرمایا ہاں، عورتیں مردوں کی مثل ہیں۔

غسل کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعُبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَحَدَهَا فَقَدْوَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی عورت کی چاروں شاخوں یعنی ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان بیٹھے پھر کوشش یعنی ہمبستری کرے تو غسل واجب ہو گیا اگرچہ منی نہ نکلے۔

جنبی کے لیے کھانے پینے سے قبل وضو کا حکم

حدیث نمبر ۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ جُنُباً فَاَرَادَاَنْ یَّاکُلَ اَوْیَنَامَ تَوَضَّاءَ وَضُوْئَهٗ لِلصَّلَاةِ. (بخاری. مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جب ہوتے پھر کچھ کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو کر لیتے جس طرح کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

غسل جنابت میں احتیاط

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ کُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوْا الشَّعْرَوَانْقُوا الْبُشَرَةَ. (ابوداؤد. ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بال کے نیچے جنابت کا اثر ہے اس لیے ہر بال دھوؤ اور بدن کو صاف ستھرا کرو۔

(مُلّا علی قاری علیہ رحمۃ الباری اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ فَلَوْبَقِيَتْ شَعْرَةٌ وَّاحِدَةٌ لَمْ يَصِلْ إِلَيْهَا الْمَاءُ بَقِيَتْ جَنَابَتُهُ (مرقاۃ جلد اول ص ۳۲۷) یعنی اگر ایک بال پانی پہنچنے سے رہ گیا تو اس کی جنابت باقی رہے گی۔)

غسلِ جنابت کا طریقہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَءَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّاءُ كَمَا يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَدْخُلُ اَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ اُصُوْلَ شَعْرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ وَفِيْ رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْ خِلَهُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّاءُ

(بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے پھر نماز کے جیسا وضو کرتے پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے پھر سر پر دونوں ہاتھوں سے تین چلو پانی ڈالتے پھر تمام بدن پر پانی بہاتے اور امام مسلم کی روایت میں ہے کہ حضور (جب غسل) شروع فرماتے تو ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھو لیتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے بعدہ اپنی شرمگاہ دھوتے پھر وضو فرماتے۔

غسل کرنے کا مکمل طریقہ

☆ سب سے پہلے غسل کی نیت کریں۔

☆ پھر پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئیں
☆ پھر استنجے کی جگہ دھوئے، خواہ نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو۔
☆ پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست لگی ہو اس کو دھوئیں۔
☆ پھر نماز کے لیے جس طرح وضو کرتے ہیں ویسا وضو کریں۔
☆ مگر پاؤں نہ دھوئیں۔
☆ ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھولیں۔
☆ پھر بدن پر تیل کی طرح پانی سے چپڑ لیں۔
☆ پھر تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر پانی بہائیں۔
☆ پھر بائیں مونڈھے پر تین بار۔
☆ پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پھر نہانے کی جگہ سے الگ ہو جائیں۔
☆ اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولیں
☆ نہانے میں قبلہ رخ نہ ہوں
☆ تمام بدن پر ہاتھ پھیریں اور ملیں۔
☆ ایسی جگہ نہائیں کہ کوئی نہ دیکھے۔
☆ اگر یہ نہ ہو سکے تو ناف سے گھٹنے تک کے اعضاء کا ستر تو ضروری ہے۔ (مرد کے لیے)
☆ اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کریں۔
☆ نہانے میں کسی قسم کا کلام نہ کریں اور نہ کوئی دعا پڑھیں۔
☆ بعد نہانے کے رومال سے بدن پونچھ ڈالیں تو حرج نہیں (بزازیہ)
☆ احتیاط کی جگہ برہنہ نہانے میں حرج نہیں۔
☆ عورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

☆ حتیٰ کہ عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔

☆ نہانے کے بعد فوراً کپڑا پہن لے۔

☆ وضو میں جو باتیں سنت اور مستحب ہیں وہ غسل میں بھی ہیں۔

☆ سوا اس کے کہ برہنہ نہاتا ہو تو قبلہ کو منہ نہ کرے۔

☆ تہبند باندھے ہو تو حرج نہیں۔

نوٹ: یہ طریقہ جو غسل کا بیان ہوا اس میں تین باتیں فرض ہیں جن کے بغیر غسل نہ ہوگا اور ناپاکی نہ اترے گی اور باقی سنت و مستحب ہیں۔ ان میں سے کسی بات کو چھوڑنا نہ چاہیے اگر کوئی بات چھوٹ گئی تو بھی غسل ہو جائے گی۔

﴿غسل کے فرائض﴾

غسل کے تین فرائض ہیں جو تفصیل سے درج ذیل ہیں:۔

فرض نمبر ۱) کلی کرنا

☆ کلی اس طرح کرے کہ منہ کے ہر پرزے گوشتے ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔

☆ مسوڑھے، دانت کی کھڑکیاں زبان کی ہر کروٹ میں حلق کے کنارے تک پانی بہے۔

☆ روزہ نہ ہو تو غرارہ کرے تا کہ پانی اچھی طرح ہر جگہ پہنچے،

☆ دانت میں کوئی چیز اٹکی ہو جیسے گوشت کا ریشہ چھالیہ کا چور پان کی پتی وغیرہ تو جب تک ضرور حرج نہ ہو چھڑانا ضروری ہے۔

☆ بغیر اس کے غسل نہ ہوگا اور بغیر غسل کے نماز نہ ہوگی۔

فرض نمبر ۲) ناک میں پانی ڈالنا

☆ ناک میں اس طرح پانی ڈالے کہ دونوں نتھنوں میں جہاں تک نرم جگہ ہے وہاں تک دھل جائے۔

☆ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے تاکہ بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے۔ نہیں تو غسل نہ ہوگا۔

☆ اگر بلاق، نتھ، کیل کا سوراخ ہو تو اس میں بھی پانی پہنچانا ضروری ہے۔

☆ ناک کے اندر رینٹھ نکٹی سوکھ گئی تو اس کا چھڑانا بھی فرض ہے۔

☆ ناک کے بال کا دھونا بھی فرض ہے۔

فرض نمبر ۳) پورے بدن پر پانی بہانا

☆ پورے بدن پر پانی اس طرح بہائے کہ سر سے پاؤں کے تلوے تک جسم کے ہر پرزے ہر رونگٹے پر پانی بہے۔

☆ اس لیے کہ اگر ایک بال کی نوک بھی دھلنے سے رہ گئی تو غسل نہ ہوگا۔

تنبیہ

☆ بہت لوگ ایسا کرتے ہیں کہ نجس تہبند باندھ کر غسل کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ نہانے میں سب پاک ہو جائے گا حالانکہ ایسا نہیں بلکہ پانی ڈال کر تہبند اور بدن پر ہاتھ پھیرنے سے نجاست اور پھیلتی ہے اور سارے بدن اور نہانے کے برتن تک کو نجس کر دیتی ہے اس لئے ہمیشہ نہانے میں بہت خیال سے پہلے بدن سے اور اس کپڑے سے جس کو پہن کر نہاتے

ہیں نجاست دور کر لیں۔ تب غسل کریں ورنہ غسل تو کیا ہوگا اس تر ہاتھ سے جن چیزوں کو چھوئیں گے سب نجس ہو جائینگی۔ ہاں دریا تالاب میں البتہ ایسا ہو سکتا ہے وہ بھی جب کہ نجاست ایسی ہو کہ بلا ملے دھوئے پانی کے دھکے سے خود بہہ کر نکل جائے ورنہ اس میں بھی دشوار ہے

غسل کی فرضیت کے اسباب

غسل پانچ باتوں سے فرض ہوتا ہے۔ جو درج ذیل ہیں:۔

نمبر۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا۔

نمبر۲) احتلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا۔

نمبر۳) شرم گاہ میں حشفہ تک چلا جانا خواہ شہوت سے ہو یا بلا شہوت انزال ہو یا نہ ہو دونوں پر غسل فرض ہے۔

نمبر۴) حیض یعنی ماہواری خون سے فراغت پانا۔

نمبر۵) نفاس یعنی بچہ جننے پر جو خون آتا ہے اس سے فارغ ہونا۔

تین اہم مسائل

مسئلہ نمبر۱: منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کی وجہ سے نکلی تو غسل واجب نہیں البتہ وضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ نمبر۲: اگر منی پتلی پڑ گئی کہ پیشاب کے وقت یا ویسی ہی کچھ قطرے بلا شہوت نکل آئیں تو غسل واجب نہیں ہاں وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ نمبر۳: جمعہ، بقر عید کے لئے اور عرفہ کے دن احرام باندھنے کے وقت نہانا سنت ہے۔

ناپاکی کی حالت میں بے غسل کیا کیا کام کر سکتا ہے اور کیا کیا نہیں؟

یاد رہے جس پر غسل فرض ہو اس کے لیے یہ کام حرام ہیں۔

☆ مسجد میں جانا،

☆ طواف کرنا

☆ قرآن مجید چھونا (اگر چہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد ہی کیوں نہ ہو)

(هدایہ عالمگیری)

☆ بے چھوئے دیکھ کر قرآن پڑھنا

☆ زبانی قرآن پڑھنا

☆ کسی آیت کا لکھنا

☆ ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جس پر حروف مقطعات ہو۔ یہ سب حرام ہے۔

بے غسل کے مسائل

مسئلہ نمبرا:۔ اگر قرآن شریف جزدان میں ہو یا رومال وغیرہ کسی الگ کپڑے میں لپٹا ہو تو اس پر سے ہاتھ لگانے میں حرج نہیں۔ (ہدایہ وہندیہ)

مسئلہ نمبر۲:۔ اگر قرآن شریف کی آیات قرآن کی نیت سے نہ پڑھی تو حرج نہیں جیسے تبرک کے لئے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی یا شکر کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یا مصیبت و پریشانی میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھی یا ثناء کی نیت سے سورۃ فاتحہ یا آیت الکرسی یا ایسی ہی کوئی پڑھی تو کچھ حرج نہیں جب کہ قرآن پڑھنے کی نیت نہ ہو۔ (ہندیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر۳:۔ بے وضو کو قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴: قرآن مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حرج نہیں اگرچہ حرف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آئیں اور خیال میں پڑھتے جائیں۔

مسئلہ نمبر ۵: ان سب فقہ و حدیث و تفسیر کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے۔

کس کس پانی سے وضو اور غسل جائز ہے اور کس کس سے نہیں؟

- ☆ بارش
- ☆ سمندر
- ☆ دریا
- ☆ ندی نالے
- ☆ چشمے
- ☆ کنویں
- ☆ بڑے حوض اور بڑے تالاب
- ☆ بہتا ہوا پانی
- ☆ اولہ اور برف

ان سب پانیوں سے وضو اور غسل اور قسم کی طہارت جائز ہے۔

بہتے ہوئے پانی سے کیا مراد ہے اور اس کے احکام

بہتا ہوئے پانی سے مراد وہ پانی ہوگا جو تنکے کو بہا لے جائے یہ پاک اور پاک کرنے والا ہے۔ نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک یہ نجاست اس کے رنگ یا بو یا مزے کو نہ بدل دے۔ اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہوگیا۔ اب یہ اس وقت پاک ہوگا کہ نجاست نیچے تہہ میں بیٹھ جائے اور یہ تینوں باتیں ٹھیک ہوگئیں یا اتنا پاک پانی ملے کہ نجاست کو بہا لے جائے یا پانی کے رنگ بو

مزے ٹھیک ہو جائیں اور اگر پاک چیز نے رنگ بو مزے کو بدل دیا تو اس سے وضو و غسل جائز ہے جب تک چیز دیگر نہ ہو جائے۔

بڑے حوض (سوئمنگ پول) اور دہ دردہ (۱۰×۱۰) کی شرعی تعریف اور احکام

☆ دس ہاتھ لمبا دس ہاتھ چوڑا پانی جس حوض یا تالاب میں ہو وہ دہ دردہ (۱۰X۱۰) یا بڑا حوض کہلاتا ہے۔جیسے آج کل لوگوں نے گھروں میں خوبصورتی کے لیے یا تیراکی کے لیے سوئمنگ پول بنائے ہوئے ہیں)

☆ اسی طرح اگر بیس ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا ہو یا پچیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہو۔غرض کل لمبائی چوڑائی کا حاصل ضرب سو ہو۔

☆ اگر گول ہو تو گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور گہرائی اتنی کافی ہو کہ اتنی سطح میں کہیں سے زمین کھلی نہ ہو۔

☆ ایسے حوض کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہے۔نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔جب تک نجاست کی وجہ سے رنگ یا بو یا مزہ نہ بدل جائے۔

دو اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱:۔ بڑے حوض میں ایسی نجاست پڑی جو دکھائی نہ دے جیسے شراب پیشاب تو اس میں ہر طرف سے وضو کر سکتے ہیں اور اگر دیکھنے میں آتی ہو جیسے پاخانہ یا مرا ہوا جانور تو جس طرف وہ نجاست ہے اس طرف وضو نہ کرنا بہتر ہے۔دوسری طرف سے وضو کرے۔

مسئلہ نمبر ۲:۔ بڑے حوض میں ایک ساتھ بہت سے لوگ وضو کر سکتے ہیں اگرچہ وضو کا پانی اس میں گرتا ہو۔لیکن ناک تھوک کھکھار کلی اس میں نہ ڈالنا چاہیے کہ نظافت (پاکیزگی، صفائی) کے خلاف ہے۔

استعمال شدہ پانی اور استعمال کرنے کے احکام اور طریقہ

جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے۔ مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔

چند اہم مسائل:

☆ اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہے بقصد یا بلا قصد دہ در دہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔

☆ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی حصہ بلا دھلا ہوا پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔

☆ اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں۔

استعمال شدہ پانی کو کام میں لانے کا طریقہ:

☆ پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا اور کسی طرح مستعمل ہو گیا اب یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں اور اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہہ جائے تو سب پانی کام کا ہو جائے گا۔

اہم مسئلہ: چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی ہے اور اس میں نجاست پڑنا معلوم نہیں تو اس سے وضو جائز ہے۔

پانی کے بارے میں کافر کی خبر کا شرعی حکم

اگر کسی کافر نے خبر دی کہ یہ پانی پاک یا ناپاک ہے دونوں صورتوں میں

پانی پاک رہے گا کہ یہ اسکی اصلی حالت ہے۔

دیگر اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱:۔ کسی درخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو جائز نہیں جیسے کیلے یا تربوز کا پانی اور گنے کا رس

مسئلہ نمبر ۲:۔ جس پانی میں تھوڑی سی کوئی پاک چیز مل گئی جیسے گلاب کیوڑہ زعفران مٹی بالوں ن تو اس سے وضو غسل جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۳:۔ کوئی رنگ یا زعفران پانی میں اتنا پڑ گیا کہ کپڑے رنگنے کے قابل ہو گیا تو اس سے وضو غسل جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴:۔ پانی میں دودھ پڑ گیا کہ دودھ کے ایسا رنگ ہو گیا تو وضو غسل جائز نہیں۔

گھروں میں پانی کے ٹینک یا بند حوض کی پاکی کا مسئلہ

اہم مسئلہ: کنوئیں (گھروں میں پانی کے ٹینک یا بند حوض) میں کسی آدمی یا جانور کا پیشاب یا بہتا ہوا خون یا تاڑی یا سینڈھی یا کسی قسم کی شراب کا قطرہ یا ناپاک لکڑی یا نجس کپڑا یا اور کوئی ناپاک چیز گری تو اس کا کل پانی نکالا جائے۔ (خانیہ وغیرہ)

کن چیزوں سے کنواں (گھروں میں پانی کے ٹینک یا بند حوض) ناپاک ہو جاتا ہے؟

☆ جن چوپایوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کے پاخانہ پیشاب گرنے سے کنواں ناپاک ہو جائے گا۔

☆ یونہی مرغی اور بطخ کی بیٹ سے ناپاک ہو جائے گا اور ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے۔

اہم مسئلہ:

☆ جس کنویں (پانی کے ٹینک یا بند حوض) کا پانی ناپاک ہو گیا اس کا ایک قطرہ بھی اگر پاک کنویں (ٹینک یا بند حوض) میں پڑ جائے تو یہ بھی ناپاک ہو جائے گا جو حکم اس کا تھا وہی اس کا ہو گیا۔

☆ یونہی ڈول رسی گھڑا جن میں ناپاک کنویں (ٹینک یا بند حوض) کا پانی لگا تھا پاک کنویں (ٹینک یا بند حوض) میں پڑے وہ بھی ناپاک ہو گیا۔

﴿نجاستوں (گندگی) کے مسائل﴾

نجاست عرف عام میں ہر اس گندگی کو کہا جاتا ہے جس سے کراہت محسوس ہو۔اور دیکھنا ناخوشگوار گزرے۔لیکن شرع نے نجاست کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے تا کہ امت محمدیہ کے لیے اس کے متعلقہ مسائل سمجھنے میں آسانی ہو اور وہ طہارت کا کامل اہتمام کر سکیں۔

نجاست کی اقسام

نجاست کی دو قسمیں ہیں۔

نمبر۱ نجاست غلیظہ

نمبر۲ نجاست خفیفہ

نجاست غلیظہ کے شرعی مسائل

☆ یاد رہے نجاست غلیظہ اگر کپڑے یا بدن پر ایک درہم سے زیادہ لگ جائے

تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔

☆ بے پاک نماز نہ ہوگی

☆ اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی واجب الاعادہ (یعنی ایسی نماز پھر سے دہرانا واجب ہے)۔

☆ اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک نماز ہو جائے گی مگر خلاف سنت ہوگی جس کا دہرانا بہتر ہے۔

اہم مسئلہ:

☆ اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم کے برابر یا کم زیادہ کا یہ مطلب ہے کہ وزن میں اتنی ہو۔

☆ اگر نجاست پتلی ہو جیسے پیشاب، شراب تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے۔

☆ درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے ہے اور زکوٰۃ میں تین ماشہ ڈیڑھ رتی۔

☆ درہم کی لمبائی چوڑائی سے یہاں مراد تقریباً ہتھیلی کی گہرائی برابر جگہ ہے جو ایک روپیہ کے پھیلاؤ کے برابر جگہ ہوتی ہے۔ (درمختار و بہار شریعت)

نجاست خفیفہ کے شرعی مسائل

☆ نجاست خفیفہ کپڑے کے جس حصہ مثلاً آستین، دامن کلی، کالر میں یا جس عضو مثلاً ہاتھ، پیر، سر میں لگی ہو اور اس کے چوتھائی سے کم میں ہو تو معاف ہے یعنی نماز ہو جائے گی۔

☆ اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری وغیرہ)

نجاست غلیظہ و خفیفہ کا فرق کیسے کیا جائے

☆ نجاست غلیظہ و خفیفہ کا فرق کپڑے اور بدن پر لگنے میں ہے اگر کسی پتلی جیسے پانی سرکہ دودھ میں ایک قطرہ بھی پڑ جائے چاہے غلیظہ ہو چاہے خفیفہ تو سب کو بالکل نجس کر دے گی جب تک کہ وہ چیز دہ دردہ نہ ہو (ہندیہ وغیرہ)

کون کون سی چیزیں نجاست غلیظہ شمار کی جائے گی

آدمی کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے جس سے وضو یا غسل جاتا رہے وہ نجاست غلیظہ ہے:

☆ پاخانہ پیشاب بہتا خون

☆ پیپ

☆ منہ بھر قے

☆ حیض ونفاس واستحاضہ کا خون

☆ منی، مذی، ودی

☆ دکھتی ہوئی آنکھ کا پانی

☆ ناف یا پستان کا پانی جو درد سے نکلے

☆ خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون خواہ حلال ہو یا حرام حتیٰ کہ گرگٹ چھپکلی تک کا خون

☆ مردار کی چربی، مردار کا گوشت

☆ حرام چوپائے جیسے کتا، بلی، شیر، چیتا، لومڑی، بھیڑیا، گیدڑ، گدھا، خچر، ہاتھی، سوران سب کا پاخانہ پیشاب اور گھوڑے کی لید

☆ ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گائے، بھینس کا گوبر، بکری، اونٹ نیل گاؤ،

بارہ سنگھا، ہرن کی مینگنی ہر وہ پرندہ جو اونچا نہ اڑے جیسے مرغی اور بطخ خواہ چھوٹی ہو یا بڑی، ان سب کی بیٹ

☆ ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی

☆ سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اس جنگلی سانپ اور جنگلی مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے اگرچہ ذبح کیے گئے ہوں۔ یونہی ان کی کھال اگرچہ پکائی گئی ہو (کھال پکانے سے مراد کھال کو اس طرح بنا لیا گیا ہو کہ اس میں نجس رطوبت وغیرہ باقی نہ ہو اور سڑنے بگڑنے کا ڈر نہ ہو جس کو عربی میں دباغت کہتے ہیں۔ اس کتاب میں جہاں کہیں کھال کو پکانے کا لفظ آیا ہے وہاں دباغت مراد ہے آگ میں پکانا مراد نہیں)

☆ سور کا گوشت، ہڈی، کھال اور بال اگرچہ ذبح کیا گیا ہو۔

مذکورہ سب کچھ نجاست غلیظہ میں شمار ہوتا ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری اور دیگر کتابوں میں ایسا ہی ذکر ہے)۔

چند اہم شرعی مسائل

مسئلہ نمبر ۱: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاست غلیظہ ہے۔ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک یہ بالکل غلط ہے۔ (قاضی خاں و رد المختار)۔

مسئلہ نمبر ۲: شیر خوار بچے نے دودھ کی قے کی اگر منہ بھر ہے تو نجاست غلیظہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۳: چھپکلی اور گرگٹ کا خون نجاست غلیظہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۴: ہاتھی کے سونڈ کی رطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لعاب نجاست غلیظہ ہے۔ (قاضی خاں)

مسئلہ نمبر ۵: نجاست غلیظہ خفیفہ میں مل جائے تو کل غلیظہ ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۶: کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاست غلیظہ ہے اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی۔ اور زائد ہے تو زائد سمجھی جائے گی۔ نجاست خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔

کون کون سی چیزیں نجاست خفیفہ شمار کی جاتی ہیں؟

☆ نجاست خفیفہ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے جیسے گائے بیل بھینس، بھیڑ بکری، اونٹ، نیل گاؤ وغیرہ کا پیشاب

☆ گھوڑے کا پیشاب بھی

☆ جس پرندہ کا گوشت حرام ہے (خواہ وہ شکاری ہو یا نہ ہو) جیسے کوا، چیل، شکرا، باز، گلہری اس کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے۔ (ہندیہ وغیرہ)

چند اہم مسائل

مسئلہ نمبر ا:۔ حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ نمبر ۲:۔ جو حلال پرندہ اونچے اڑتے ہیں جیسے کبوتر، فاختہ مینا، مرغابی، قاز (چیل) ان کی بیٹ پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۳:۔ چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔ (ردالمختار)

مسئلہ نمبر ۴ پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک کے برابر بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا۔ (قاضی خاں)

مسئلہ نمبر ۵:۔ جس کپڑے پر پیشاب کی ایک ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک ہوگا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ نمبر٦ جوخون زخم سے بہا نہ ہو وہ پاک ہے۔ (بزازیہ وقاضی خاں)

مسئلہ نمبر ٧:۔ گوشت تلی کلیجی میں جوخون رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سن جائیں تو ناپاک ہیں۔ بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گے۔ (ہندیہ بزازیہ)

مسئلہ نمبر ٨:۔ اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے جس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوگی۔ (عینہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ٩:۔ جیب میں انڈا ہے تو اگر چہ اس کی زردی خون ہوگئی ہو نماز ہو جائے گی۔ (عینہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ١٠:۔ پیشاب پاخانہ کے بعد ڈھیلے سے استنجا کر لیا پھر اس جگہ سے پسینہ نکل کر بدن یا کپڑے پر لگا تو بدن اور کپڑا ناپاک نہ ہوں گے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ نمبر ١١:۔ ناپاک چیزوں کا دھواں اگر کپڑے یا بدن پر لگے تو کپڑا اور بدن نجس نہ ہوگا۔ (عالمگیری، ردالمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ١٢:۔ راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی نماز ہوگئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ نمبر ١٣:۔ سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا زمین سے چھینٹیں اُڑ کر کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوا لیکن دھو لینا بہتر ہے۔ (بہار شریعت)

﴿جوٹھے اور پسینہ کے متعلق مسائل﴾

جھوٹے کے شرعی مسائل اور احکام

مسئلہ نمبر ١:۔ آدمی چاہے جنب ہو یا حیض و نفاس والی عورت، اس کا جوٹھا پاک

ہے۔ (خانیہ و ہندیہ)

مسئلہ نمبر ۲:۔ کافر کا جوٹھا بھی پاک ہے مگر اس سے بچنا چاہیے جیسے تھوک رینٹھ کھکھار کہ پاک ہیں مگر آدمی ان سے گھن کرتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۳:۔ اس سے بہت بدتر کافر کے جوٹھے کو سمجھنا چاہیے۔ (ہندیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴:۔ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے، چوپائے ہوں یا پرند، ان کا جوٹھا پاک ہے جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیتر، بٹیر وغیرہ۔

مسئلہ نمبر ۵:۔ جو مرغی چھٹی پھرتی ہے اور غلیظ (گندگی) پر منہ ڈالتی ہے اس کا جوٹھا مکروہ ہے اور اگر بند رہتی ہو تو پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۶:۔ گھوڑے کا جوٹھا پاک ہے۔ (ہندیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷:۔ سور، کتے، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جوٹھا ناپاک ہے۔ (ہندیہ و خانیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸:۔ گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ، چھپکلی، کا جوٹھا مکروہ ہے۔ (خانیہ و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹:۔ پانی میں رہنے والے جانوروں کا جوٹھا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۰:۔ اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا، باز، بہری، چیل وغیرہ کا جوٹھا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱:۔ کوے کا جوٹھا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ نمبر ۱۲:۔ باز، شکرا، بہری چیل کو اگر پال کر شکار کے لئے سکھا لیا ہو اور چونچ میں نجاست نہ لگی ہو تو اس کا جوٹھا پاک ہے۔

مشکوک اور مکروہ جوٹھے کے شرعی مسائل اور احکام

مسئلہ نمبر ۱: گدھے، خچر کا جوٹھا مشکوک ہے اس سے وضو نہیں ہوسکتا۔

مسئلہ نمبر ۲: جو جوٹھا پانی پاک ہے اس سے وضو اور غسل جائز ہے مگر جب نے بغیر کلی کئے پانی پیا تو اس جوٹھے پانی سے وضو نا جائز ہے۔ اسلئے کہ مستعمل ہوگیا۔

مسئلہ نمبر ۳: اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو غسل مکروہ ہے اور اگر اچھا پانی موجود نہیں ہے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴: مکروہ جوٹھے کا کھانا پینا مالدار کے لئے مکروہ ہے۔ غریب محتاج کو کراہت جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۵: اچھا پانی ہوتے ہوئے مشکوک پانی سے وضو غسل جائز نہیں اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو مشکوک ہی سے وضو و غسل کرے اور تیمم بھی کرے۔ اس صورت میں وضو و غسل میں بھی نیت کرنی ضروری اور فقط تیمم یا فقط وضو و غسل کافی نہ ہوگا۔ بلکہ دونوں کرنا ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۶: مشکوک جوٹھا کھانا پینا نہیں چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۷: مشکوک پانی اچھے پانی میں مل جائے تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو سے وضو ہوسکتا ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸: جس کا جوٹھا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور کا جوٹھا پاک ہے اس کا لعاب اور پسینہ بھی پاک ہے اور جس کا مکروہ ہے اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۹: گدھے خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو۔

تیمّم

جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وضو اور غسل کی جگہ تیمم کرے۔

پانی پر قدرت کی صورتیں

پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں۔

پہلی صورت

یہ کہ ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل سے اس کے بڑھنے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو چاہے اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا کسی مسلمان پرہیز گار قابل حکیم نے کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا تو تیمم جائز ہے۔

پہلی صورت کے شرعی مسائل

مسئلہ نمبر ا: محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمم جائز نہیں یونہی کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲: بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو اور غسل ضروری ہے۔ تیمم جائز نہیں۔ ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمم کرے۔ یونہی اگر ٹھنڈے وقت وضو یا غسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نقصان نہیں کرتا تو ٹھنڈے وقت تیمم کرے۔ پھر جب گرم آئے تو آئندہ کے لئے

وضو کر لینا چاہیے جو نماز اس تیمم سے پڑھ لی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر۳: اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔

مسئلہ نمبر۴: اگر کسی خاص عضو میں پانی نقصان کرتا ہے اور باقی میں نہیں تو جس میں نقصان کرتا ہے اس پر مسح کرے اور باقی کو دھوئے۔

مسئلہ نمبر۵: اگر کسی عضو پر مسح بھی نقصان کرتا ہو تو اس میں عضو پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرے۔

مسئلہ نمبر۶: زخم کے کنارے کنارے جہاں تک پانی نقصان نہ کرے پٹی وغیرہ کھول کر دھونا فرض ہے ہاں اگر پٹی کھولنے میں نقصان ہو تو پٹی پر مسح کرے۔

دوسری صورت اور اس کے شرعی مسائل

دوسری صورت یہ ہے کہ وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں تو تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر۱: اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے۔ بلا تلاش کے تیمم جائز نہیں۔ بلا تلاش کئے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر نہ ملا تو ہو گئی۔

مسئلہ نمبر۲: نماز پڑھتے میں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو نماز توڑ کے پانی مانگے۔

تیسری صورت اور اس کے شرعی مسائل

تیسری صورت یہ کہ اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور نہانے کے بعد سردی کے نقصان سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تیمم جائز ہے۔

چوتھی صورت اور اس کے شرعی مسائل

چوتھی صورت یہ کہ دشمن کا خوف ہو کہ اگر دیکھ لے گا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اسے قید کرا دے گا یا اس طرح سانپ ہے وہ کاٹ کھائے گا یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے جو بے آبروئی کرے گا تو تیمم جائز ہے۔

پانچویں صورت اور اس کے شرعی مسائل

پانچویں صورت یہ کہ جنگل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے تو تیمم جائز ہے۔

چھٹی صورت اور اس کے شرعی مسائل

چھٹی صورت یہ کہ پیاسا کا خوف ہو یعنی پانی تو ہے لیکن اگر اس پانی کو وضو یا غسل میں خرچ کر دے گا تو یہ خود یا دوسرا مسلمان یا اس کا یا دوسرے مسلمان کا جانور (چاہے جانور ایسا کتا ہی کیوں نہ ہو جس کا پالنا جائز ہے) پیاسا رہ جائے گا اور یہ پیاس خواہ ابھی موجود ہو یا آگے چل کر ہوگی کہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتا نہیں تو تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر1: پانی موجود ہے مگر آٹا گوندھنے کی ضرورت ہے جب بھی تیمم جائز ہے۔ شوربے کی ضرورت کے لئے تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲: بدن یا کپڑے پر اتنی نجاست ہے کہ جتنی نجاست کے ہوتے ہوئے نماز جائز نہیں اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وضو کرے یا نجاست دور کرے تو پانی سے نجاست دھوئے اور پھر دھونے کے بعد تیمم کرے۔ پاک کرنے سے پہلے تیمم نہ ہوگا اگر پہلے کرلیا ہے تو پھر کرے۔

ساتویں صورت اور اس کے شرعی مسائل

ساتویں صورت یہ کہ پانی مہنگا ہو یعنی وہاں جس بھاؤ بکتا ہے اس سے دوگنا دام مانگتا ہے تو تیمم جائز ہے اور اگر دام میں اتنا فرق نہ ہو یعنی دونے سے کم میں ملے تو تیمم جائز نہیں۔

اہم مسئلہ: پانی مول ملتا ہے اور اس کے پاس حاجت ضروریہ سے زیادہ دام نہیں تو بھی تیمم جائز ہے۔

آٹھویں صورت اور اس کے شرعی مسائل

آٹھویں صورت یہ کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظر سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی تو تیمم جائز ہے۔

نویں صورت اور اس کے شرعی مسائل

نویں صورت یہ گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی تو تیمم جائز ہے خواہ یوں کہ امام پڑھ کے فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آ جائے گا۔ دونوں صورتوں میں تیمم جائز ہے۔

اہم مسئلہ: اگر یہ سمجھے کہ وضو کرنے میں ظہر یا مغرب یا عشاء یا جمعہ کی پچھلی سنتوں کا یا چاشت کی نماز کا وقت جاتا رہے گا تو تیمم کر کے پڑھ لے۔

دسویں صورت اور اس کے شرعی مسائل

دسویں صورت یہ کہ آدمی میت کا ولی نہ ہو اور ڈر ہو کہ وضو کرنے میں نماز جنازہ نہ ملے گی تو تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱: مسجد میں سو گیا اور نہانے کی ضرورت ہو گئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں تھا وہیں فوراً تیمم کر کے نکل آئے دیر کرنا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۲: قرآن مجید چھونے کے لئے یا سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر کے لئے تیمم جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو۔

مسئلہ نمبر ۳: وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر وضو یا غسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے۔

مسئلہ نمبر ۴: عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے۔

مسئلہ نمبر ۵: اتنا پانی ملا جس سے وضو ہو سکتا ہے اور نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وضو کر لینا چاہیے اور غسل کیلئے تیمم کرے۔

تیمم کرنے کا طریقہ

تیمم کی نیت سے بسم اللہ کہہ کر کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو دونوں ہاتھ مار کر الٹ لے اگر زیادہ گرد لگ گئی ہو تو ہاتھ جھاڑے اور اس سے سارے منہ کا مسح کرے پھر دوسری مرتبہ یوں ہاتھ مارے اور ناخن سے لے کر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرے، تیمم ہو گیا۔ تیمم میں سر اور پیر پر مسح نہیں کیا جاتا۔

تیمّم کے تین فرائض

یادر ہے تیمّم میں صرف تین باتیں فرض ہوتی ہیں باقی سنت۔

پہلا فرض: نیت یعنی غسل یا وضو یا دونوں کی پاکی حاصل کرنے کا ارادہ۔ اگر تیمّم کی نیت ہاتھ مارنے کے بعد کی تو تیمّم نہ ہوگا۔ دل میں تیمّم کا ارادہ فرض ہے اور ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے مثلاً یوں کہے کہ تیمّم کرتا ہوں بے غسلی یا بے وضو کی ناپاکی دور ہونے اور نماز جائز ہونے کے لئے اور بسم اللہ کہہ کر مٹی پر ہاتھ مارے۔

دوسرا فرض: سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا کہ بال برابر کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے نہیں تو تیمّم نہ ہوگا۔

تیسرا فرض: دونوں ہاتھ کا کہنیوں تک کہنیوں سمیت مسح کرنا۔ اگر ذرہ برابر بھی کوئی جگہ چھوٹ گئی تو تیمّم نہ ہوگا۔

تیمّم کے اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱: داڑھی مونچھ اور بھنوؤں کے بالوں پر ہاتھ پھیرنا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۲: منہ کی یہاں بھی وہی حد ہے جو وضو میں ہے لیکن منہ کے اندر تیمّم نہیں کیا جاتا۔ البتہ دونوں ہونٹ پر جتنا منہ بن کرنے کے بعد کھلا رہتا ہے، مسح ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۳: ہاتھ جھاڑنے میں تالی نہ بجے بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ انگوٹھے سے انگوٹھا ٹکرائے زائد گرد جھڑ جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۴: اگر انگلیوں میں گردن پہنچی ہو تو خلال کرنا فرض ہے نہیں تو سنت اور اسی طرح داڑھی میں بھی۔

مسئلہ نمبر۵: اگر ایک ہی تیمّم میں وضو اور غسل دونوں کی نیت کر لی جب بھی کافی ہے، دونوں کا ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر۶: غسل اور وضو دونوں کا تیمّم ایک ہی طرح ہوتا ہے۔

کن چیزوں سے تیمّم کیا جا سکتا ہے اور کن سے نہیں؟؟؟

یاد رہے تیمّم اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمّم نہیں ہو سکتا۔

اہم شرعی مسائل:

مسئلہ نمبر۱ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے، وہ زمین کی جنس سے ہے۔ اس سے تیمّم جائز ہے لہٰذا مٹی، گرد، ریت،، چونا، سرمہ، ہرتال، گندھک، مردہ سنگ، گیرو، پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ جواہر سے تیمّم جائز ہے۔ اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔

مسئلہ نمبر۲: جس مٹی سے تیمّم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ محض خشک ہونے سے اثر نجاست جاتا رہا ہو۔

مسئلہ نمبر۳: جس چیز پر نجاست گری اور سوکھ گئی اس سے تیمّم نہیں ہو گا۔ اگرچہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو۔ البتہ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ نمبر۴: یہ وہم کہ کبھی نجس ہوئی ہو گی فضول ہے، اس کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ نمبر۵: راکھ سے تیمّم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر۶: اگر خاک میں راکھ مل جائے اور خاک زیادہ ہو تو تیمّم جائز ہے نہیں

تو نہیں۔

مسئلہ نمبر۷: بھیگی مٹی سے تیمّم جائز ہے جب کہ مٹی غالب ہو۔

مسئلہ نمبر۸: اگر کسی لکڑی یا کپڑے وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے تو اس سے تیمّم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر۹: گچ کی دیوار پر تیمّم جائز ہے (بہار شریعت وغیرہ)۔

مسئلہ نمبر۱۰: پکی اینٹ سے تیمّم جائز ہے (بہار وغیرہ)۔

مسئلہ نمبر۱۱: زمین یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اس سے تیمّم جائز ہے یونہی اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے اس سے بھی جائز ہے۔

نواقض تیمّم

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمّم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ ان کے پانی قدرت ہونے سے بھی تیمّم ٹوٹ جائے گا۔

لیکن آپ کی آسانی کے لیے ۰۰ باررہ درج کر رہا ہوں

۱) پاخانہ

۲) پیشاب

۳) پیچھے سے ہوا کا نکلنا

۴) کیڑا

۵) پتھری کا آگے یا پیچھے کے مقام سے نکلنا

۶) ودی اور مذی

۷) منی کا نکلنا

۸) خون اور پیپ کا بہنا

۹) زرد پانی کا نکل کر بہنا

۱۰) کھانے یا پانی یا پت یا جمے (پتلے خون کی تھوڑی سے قے بھی وضو توڑ دے گی) خون کی منہ (جنون، یعنی پاگل ہو جانا) بھر قے کرنا۔

۱۱) جنون، غشی (بے ہوشی، خواہ نشہ کھانے سے ہو یا بیماری سے) طاری ہونا

۱۲) بے ہوشی طاری ہونا

۱۳) اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں علاوہ نماز جنازہ کے کسی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ خود آواز سن لے۔ اس سے نماز و وضو دونوں جاتے رہیں گے۔

۱۴) قہقہہ لگانا۔ (بالغ آدمی کا رکوع وسجود والی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ آس پاس والے سنیں)

۱۵) نیند (اس طرح سو جانا کہ جسم کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں)

۱۶) مباشرت فاحشہ (یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت آپس میں ملائیں اور کپڑا وغیرہ بیچ میں نہ ہو۔

۱۹) دُکھتی آنکھ سے آنسو بہنا (اور یہ آنسو ناپاک ہے)

اہم شرعی مسائل:۔

مسئلہ نمبر ا:۔ کسی ایسے مقام پر گزرا کہ پانی ایک میل کے اندر تھا، تیمم ٹوٹ گیا۔ پانی تک پہنچنا ضروری نہیں البتہ سونے کی حالت میں پانی پر گزرنے سے نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ نمبر ۲:۔ مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ نہانا نقصان نہ کرے گا تو تیمم جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر۳:۔ اتنا پانی ملا کہ اعضاء وضو صرف ایک ایک بار دھو سکتا ہے تو تیمم جاتا رہا اور اس سے کم تو نہیں۔ یونہی غسل کے تیمم کرنے والے کو اتنا پانی ملا کہ غسل کے فرائض کو بھی کافی نہیں تو تیمم نہ گیا ورنہ تیمم جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر۴:۔ کسی نے غسل اور وضو دونوں کے لئے ایک ہی تیمم کیا تھا پھر وضو توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی یا اتنا پانی پایا جس سے صرف وضو کر سکتا ہے یا بیمار تھا اور اب تندرست ہو گیا کہ وضو نقصان نہ کرے گا اور غسل سے ضرر ہو گا تو صرف وضو کے حق میں تیمم جاتا رہا۔ غسل کے حق میں باقی ہے۔

﴿موزوں پر مسح﴾

☆ یاد رہے کہ یہاں موزے سے مراد چمڑے کا موزہ ہے نہ کہ جراب وغیرہ

☆ جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے موزوں پر مسح کرے تو جائز ہے۔

اہم مسئلہ: جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا۔

مسح کی شرائط

نمبر۱) موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو ایک انگل کم ہو جب بھی مسح درست ہے، ایڑی نہ کھلی ہو۔

نمبر۲) پاؤں سے چپٹ ہو کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔

نمبر۳) چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا ہو اور باقی حصہ کسی اور دبیز چیز کا جیسے کرچ وغیرہ۔

اہم مسئلہ: ہندوستان میں جو عموماً سوتی یا اونی موزے پہنے جاتے ہیں ان پر مسح جائز نہیں انکو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے

نمبر۴) وضو کر کے پہنا ہو یعنی اگر موزہ بے وضو پہنا تھا تو مسح نہیں کر سکتا۔

اہم مسئلہ: تیمم کر کے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں۔

نمبر۵) نہ حالت جنابت میں پہنا ہو نہ بعد پہننے کے جنب ہوا ہو۔

نمبر۶) مدت کے اندر ہو اور اس کی مدت مقیم کے لئے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن تین رات۔

اہم مسئلہ: موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اس وقت سے اس مدت کا شمار ہوگا مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔

نمبر۷) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو یعنی چلنے میں تین انگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو۔

اہم مسئلہ: موزہ پھٹ گیا یا سیون کھول گئی اور ویسے پہنے رہنے کے حالت میں تین انگل پاؤں ظاہر نہیں ہوتا مگر چلنے میں تین انگل دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز نہیں یعنی پھٹے موزہ میں تین انگل سے کم پاؤں کھلے تو مسح جائز ہے اور تین انگل یا اس سے زیادہ کھلے تو جائز نہیں۔

اہم مسئلہ: ٹخنے کے اوپر موزہ چاہے کتنا ہی پھٹا ہو کچھ حرج نہیں مسح ہو سکتا ہے۔ پھٹنے کا اعتبار ٹخنے سے نیچے کے حصوں میں ہے۔

موزہ پر مسح کا طریقہ

موزہ پر مسح کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ تر کر کے داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں داہنے پاؤں کے موزہ کی پیٹھ کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کھینچے کم سے کم تین انگل کھینچے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے اور بائیں ہاتھ سے بائیں پیر پر اسی طرح کرے۔

موزہ پر مسح کے فرائض

موزہ پر مسح کے دو فرض ہیں:۔

نمبر۱) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔

نمبر۲) مسح موزے کی پیٹھ پر ہونا۔

موزہ پر مسح کی سنتیں

موزہ پر مسح کی تین سنتیں ہیں:۔

نمبر۱) ☆ ہاتھ کی پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا۔

نمبر۲) ☆ انگلیوں کو کھینچ کر پنڈلی تک لے جانا۔

نمبر۳) ☆ مسح کرتے وقت انگلیوں کو کھلی رکھنا۔

اہم مسئلہ: عمامہ برقع نقاب اور دستانہ پر مسح جائز نہیں۔

اہم مسئلہ: انگریزی بوٹ جوتے پر مسح جائز ہے اگر ٹخنے سے چھپے ہوں۔

(بہار شریعت)

نواقض مسح

موزہ پر مسح جن چیزوں سے ٹوٹتا ہے وہ درج ذیل ہیں:۔

نمبر۱) جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔

نمبر۲) مسح کی مدت پوری ہو جانے سے مسح جاتا رہتا ہے اور اس صورت میں صرف پاؤں دھو لینا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی ضرورت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کر لے۔

نمبر۳) موزہ اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے چاہے ایک ہی اتارا ہو۔

اہم مسئلہ: وضو کی جگہوں میں پھٹن ہو یا پھوڑا یا اور کوئی بیماری ہو اور پانی بہانا نقصان کرتا ہو یا سخت تکلیف ہوتی ہو تو بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور جو یہ بھی مضر ہو تو معاف ہے اور اگر اس میں کوئی دوا بھر لی تو اس کا نکالنا ضرور نہیں اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔

﴿خواتین کے لیے طہارت کے اہم مسائل﴾

حیض

حیض کی شرعی تعریف:

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ ہونے کی وجہ سے نہ ہو اسے حیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو استحاضہ اور بچہ ہونے کے بعد ہو تو نفاس کہتے ہیں۔

حیض کے شرعی مسائل

مسئلہ نمبر۱:۔ حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں ہیں۔ یعنی پورے بہتر گھنٹے ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔

مسئلہ نمبر۲:۔ بہتر گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ ہاں اگر صبح کو کرن چمکتے ہی شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حیض ہے اور اس صورت میں بہتر گھنٹہ پورا ہونا ضروری نہیں البتہ کسی اور وقت شروع ہو تو گھنٹوں ہی سے شمار ہوگا اور چوبیس گھنٹہ کا ایک دن رات لیا جائے گا۔ (بہارشریعت)

مسئلہ نمبر۳:۔ دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے، بعد کا استحاضہ اور اگر پہلے اسے حیض آ چکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہوا، استحاضہ ہے۔ اسے یوں سمجھو کہ پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن تو کل حیض ہے اور اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن استحاضہ کے اور اگر ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن آیا کبھی پانچ دن آیا تو پچھلی بار جتنے دن آیا اتنے ہی دن حیض کے سمجھے جائیں باقی استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر۴:۔ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جبھی حیض ہو بلکہ اگر بعض وقت آئے جب بھی حیض ہے۔

حیض کب آتا ہے؟

کم سے کم نو برس کی عمر سے حیض شروع ہو گا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچپن سال کی عمر ہے۔ اس عمر والی کو آئسہ اور اس عمر کو سن ایاس کہتے ہیں۔ (عالمگیری)

چند اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱:۔ نو برس کی عمر سے پہلے جو خون آیا وہ استحاضہ ہے۔ یونہی پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے وہ استحاضہ ہے۔ البتہ اگر پچپن برس کی عمر کے بعد خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲:۔ حمل والی کو جو خون آیا استحاضہ ہے۔ یونہی بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی بچہ آدھے سے زیادہ باہر نہیں نکلا تو وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۳:۔ دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے یونہی نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۴:۔ حیض اس وقت شمار کیا جائے گا جب کہ خون فرج خارج میں آ گیا تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے خون فرج خارج میں نہیں آیا داخل ہی میں رکا رہا تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حیض والی نہ ہو گی، نمازیں پڑھے گی، روزہ رکھے گی۔

حیض کے مختلف رنگ اور متعلقہ مسائل

مسئلہ نمبر ۱: حیض کے چھ رنگ ہیں۔ سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، مٹیالا۔ سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲:۔ دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے اور اگر دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لئے جو دن عادت کے ہیں اتنے دن حیض کے اور عادت کے بعد والے استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حیض باقی استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۳:۔ جس عورت کو عمر بھر خون آیا ہی نہیں یا مگر تین دن سے کم آیا تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی اور اگر ایک بار تین دن رات خون آیا پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین دن رات حیض کے ہیں۔ باقی ہمیشہ کے لئے پاک۔

﴿نفاس﴾

نفاس کی شرعی تعریف

نفاس یعنی وہ خون جو بچہ جننے کے بعد آتا ہے (متون) اس کی کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں۔ آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ نفاس کا زمانہ چالیس دن رات ہے۔

نفاس کے شرعی مسائل

مسئلہ نمبر ۱ نفاس کا شمار اس وقت سے ہو گا جب کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا۔

تنبیہ: اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اور اس کا مطلب آدھے سے زیادہ بچہ باہر آ جانا ہے۔

مسئلہ نمبر۲ کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو ان دونوں صورتوں میں چالیس دن رات نفاس ہے۔ باقی استحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہے تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا دن زیادہ آیا وہ استحاضہ ہے جیسے عادت تیس دن کی تھی، اس بار پینتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے اور پندرہ استحاضہ کے ہیں۔

مسئلہ نمبر۳:۔ بچہ پیدا ہونے سے پہلے جو خون آیا کچھ بعد کو تو پہلے والا استحاضہ ہے بعد والا نفاس ہے۔ لیکن یہ اس صورت میں ہے جب کوئی عضو بن چکا ہو ورنہ پہلے والا اگر حیض ہو سکتا ہے تو حیض ہے نہیں تو استحاضہ۔

مسئلہ نمبر۴:۔ چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے۔ اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔

مسئلہ نمبر۵:۔ اس کے رنگ کے بارے میں وہی احکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے۔

حیض و نفاس کے احکام

مسئلہ نمبر۱:۔ حیض و نفاس کی حالت میں نماز پڑھنا روزہ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر۲:۔ ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں۔ ان کی قضا بھی نہیں۔ البتہ روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر۳:۔ نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الٰہی درود شریف اور دوسرے وظیفے پڑھ لیا کرے جتنی دیر نماز پڑھا کرتی تھی تاکہ عادت رہے۔

مسئلہ نمبر۴:۔ حیض و نفاس والی کو قرآن مجید دیکھ کر ہو یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ جلد یا چولی یا حاشیہ کو انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے، یہ سب حرام ہیں۔ (ہندیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر۵:۔ کاغذ کے پرچہ پر کوئی آیت لکھی ہو اس کا چھونا بھی حرام ہے۔

مسئلہ نمبر۶:۔ قرآن مجید جزدان میں ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر۷:۔ اس حالت میں قرآن مجید اور دینی کتابوں کے چھونے کے سب احکام وہی ہیں جو بے غسل والے کے ہیں جس کا بیان غسل میں گزرا۔

مسئلہ نمبر۸:۔ معلّمہ کو حیض و نفاس ہو تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھا دے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر۹:۔ اس حالت میں دعائے قنوت پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر۱۰:۔ قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار، کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے بلکہ مستحب ہے۔ وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے اور ویسے بھی حرج نہیں۔ اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر۱۱:۔ جماع اس حالت میں حرام ہے البتہ لیٹنے بیٹھنے ساتھ کھانے پینے اور بوسہ لینے میں حرج نہیں۔

استحاضہ

استحاضہ کی شرعی تعریف

وہ خون جو عورت کے آگے کے مقام سے نکلے اور حیض و نفاس کا نہ ہو وہ استحاضہ ہے۔

اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱: استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ معاف ہے نہ ایسی عورت سے جماع حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۲: استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا۔ ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اس ایک پورے وقت کے اندر تک وضو نہ جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳: اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے تو معذور نہیں۔

معذور

شرعی معذور کی علامات و مسائل

مسئلہ نمبر ۱: ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ

وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے یعنی پورے وقت میں اتنی دیر بھی بیماری نہیں رکی کہ وضو کے ساتھ فرض ادا کر سکے۔

☆ معذور کا حکم یہ ہے کہ وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے۔

☆ اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا۔ مثالیں

☆ قطرے کی بیماری

☆ دست کا آنا

☆ ہوا کا خارج ہونا

☆ دکھتی آنکھ سے پانی گرنا

☆ پھوڑے

☆ ناسور سے ہر وقت رطوبت بہنا

☆ کان،

☆ ناف،

☆ پستان سے پانی نکلنا

کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں۔

☆ ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا۔

☆ جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر نماز کے وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے گی معذور ہی رہے گا۔

مثال سے وضاحت

☆ عورت کو نماز کا ایک پورا وقت ایسا گزر گیا جس میں استحاضہ نے اتنی مہلت نہیں دی کہ طہارت کر کے فرض پڑھ لیتی اور دوسرے وقت میں اتنی مہلت ملتی ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب اس دوسری نماز کے وقت میں بھی ایک آدھ دفعہ خون آ جاتا ہے تو اب بھی معذور ہے یعنی عذر ثابت ہونے کے بعد یہ ضروری نہیں ہے کہ آئندہ ہر وقت میں کثرت سے بار بار وضو توڑنے والی چیز پائی جائے، عذر ثابت ہونے کے لئے کثرت و تکرار درکار ہے لیکن اتنی کثرت کی ایک فرض بھی وضو کے ساتھ ادا نہ ہو سکے۔ بعد کی ہر نماز کے وقت میں اتنی کثرت ضروری نہیں بلکہ ایک بار بھی کافی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲: فرض نماز کا وقت گزر جانے سے معذور کا وضو جاتا رہتا ہے جیسے کسی معذور نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو سورج ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا۔ اور کسی نے سورج نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔

مسئلہ نمبر ۳: معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب سے معذور ہے۔ ہاں اگر کوئی دوسری چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا۔ مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے ہوا نکلنے سے اس کا وضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے اس کا قطرہ نکلنے سے وضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۴: اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا رہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا۔ تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۵: معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب سے کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درہم سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں۔ اسی سے پڑھے اگرچہ جانماز بھی آلودہ ہو جائے کچھ حرج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے اور دھو کر پڑھنے کا موقع ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس نہ ہو جائے گا تو دھونا واجب ہے اور درہم سے کم ہے اور موقع ہے تو دھونا سنت اور اگر موقع نہیں تو ہر صورت میں معاف ہے۔

مسئلہ نمبر ۶: کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں تو نہ اس کی وجہ سے وضو ٹوٹے نہ معذور ہو نہ وہ رطوبت ناپاک ہے۔

﴿نجاست کے مسائل﴾

نجس اشیاء کی اقسام

نجس کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم

ایسی چیزیں ہیں کہ وہ خود نجس ہیں جن کو ناپاکی اور نجاست کہتے ہیں جیسے شراب، پاخانہ، گوبر ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل حالت کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں پاک نہیں ہو سکتیں۔ شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو

جائے تو اب پاک ہے۔ یا اپلا جب تک راکھ نہ ہو جائے ناپاک ہے جب راکھ ہو گیا تو یہ راکھ پاک ہے۔ (منیہ وغیرہ)

دوسری قسم

ایسی چیزیں ہیں جو خود تو نجس نہیں لیکن نجاست کے لگنے سے ناپاک ہو گئیں جیسے کپڑے پر شراب لگ گئی تو اب کپڑا نجس ہو گیا۔ ایسی چیزوں کے پاک کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ بعض چیزیں دھونے سے پاک ہوں گی بعض سوکھنے سے بعض رگڑنے پونچھنے سے بعض جلنے سے پاک ہوں گی بعض دباغت و ذبح سے پاک ہوں گی۔

ایک اہم سوال

کیا پانی کے سوا دوسری مائع اشیاء سے بھی پاکی حاصل کی جاسکتی ہے؟

جواب: یاد رکھیں پاک پانی اور ہر پاک پتلی بہنے والی چیز جس سے نجاست دور ہو سکے اس سے ناپاک چیزوں کو پاک کر سکتے ہیں جیسے سرکہ، گلاب، چائے، کیلے کے درخت کا پانی وغیرہ۔

نجاست پاک کرنے کے متفرق طریقے اور شرعی مسائل

مسئلہ نمبر ا: تھوک سے اگر نجاست دور ہو جائے تو اس سے بھی چیز پاک ہو جائے گی جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پر قے کی پھر کئی بار دودھ پیا یہاں تک کہ قے کا اثر جاتا رہا۔ تو پستان پاک ہو گیا۔ (قاضی خاں وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲: شوربا، دودھ، تیل سے دھونے سے پاک نہ ہو گا اس لئے کہ ان سب سے نجاست دور نہ ہو گی۔

مسئلہ نمبر۳: نجاست اگر دلدار ہے جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ تو دھونے میں کوئی گنتی کی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے۔ اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی بار دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر۴: اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ حصہ اثر یا رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی دور کرنا لازم ہے۔ ہاں اگر اس کا اثر مشکل سے جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھولیا پاک ہو گیا۔ صابن یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری وبینہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر۵: کپڑے یا ہاتھ پر نجس رنگ لگایا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ دھوئے کہ صاف پانی گرنے لگے، پاک ہو جائے گا اگر چہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔ (عالمگیری وبینہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر۶: زعفران یا کوئی رنگ کپڑا رنگنے کے لئے گھولا تھا۔ اس میں کسی بچے نے پیشاب کر دیا اور کوئی نجاست پڑ گئی تو اس سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھو ڈالیں، پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر۷: کپڑے یا بدن پر ناپاک تیل لگا تھا تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا۔ اگر چہ تیل کی چکنائی موجود ہو، اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابن یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے، پاک نہ ہوگا۔ (بینہ وبہار)

مسئلہ نمبر۸: اگر چھری میں خون لگ گیا یا سری میں خون بھر گیا اور اسے آگ میں ڈال

دیا یہاں تک کہ خون جل گیا تو چھری اور سری پاک ہوگئی۔ (عینہ و بزازیہ)

مسئلہ نمبر۹: نجاست اگر پتلی ہے تو تین مرتبہ دھونے اور تین مرتبہ اچھی طرح نچوڑنے سے پاک ہوگا۔ اچھی طرح نچوڑنے کا یہ مطلب ہے کہ ہر شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔ اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔ (عالمگیری و قاضی خاں)

مسئلہ نمبر۱۰: اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے۔ نچوڑے تو وہ ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اس کے حق میں پاک اور اس دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں۔ ہاں اگر یہ دھوتا اور اتنا ہی نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔

مسئلہ نمبر۱۱: پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑ کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی۔ اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔

مسئلہ۱۲: پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا۔ پھر اگر پہلی بار نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگا ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے۔ یونہی اگر کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے کوئی پاک کپڑا بھیگ جائے تو یہ دوبارہ دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے

بعد اس سے وہ پاک کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۳: کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے یعنی ان کا پیشاب کپڑے یا بدن پر لگا تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا تب پاک ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵: اگر کوئی چیز ایسی ہے جو نچوڑنے کے قابل نہیں جیسے چٹائی، جوتا، برتن وغیرہ اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے یونہی دو بار اور دھوئیں، تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی۔ اسی طرح جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب سے نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یونہی پاک کیا جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۶: اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست جذب نہ ہو جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے تانبے پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھو لینا کافی ہے۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۷: ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۸: پکایا ہوا چمڑا ناپاک ہو گیا تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑیں ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ (عالمگیری و قاضی خاں)

مسئلہ نمبر ۱۹:۔ اگر لوہے کی چیز ہے جیسے چھری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار ہو۔ اگر وہ نجس ہو جائے تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی اور اس صورت میں نجاست کے دلدار یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں۔ یونہی چاندی، سونے، پیتل، گلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے۔ پونچھنے سے پاک نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۲۰: آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں، کپڑے یا پتی سے اس قدر پونچھ لئے جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے تو پاک ہو جاتی ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۱: ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے تو پاک ہو گئی مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں۔ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲: جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہو گئی اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہوگی۔ (بزازیہ)

مسئلہ نمبر ۲۳: یاد رہے: سور کے سوا ہر مردار جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے چاہے اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکی کر لی ہو یا فقط دھوپ یا ہوا یا دھول میں سکھا لیا ہو کہ اس کی تمام تری مٹ کر بدبو جاتی رہی ہو تو دونوں صورتوں میں پاک ہو جائے گی۔ اس پر نماز درست ہے۔ (ہدایہ شرح وقایہ، عالمگیریہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۴:۔ سور کے سوا ہر جانور، حلال ہو یا حرام، جب کہ ذبح کے قابل ہو اور بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا گیا تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہو جائے گا بلکہ حرام ہی رہے گا۔ پاک ہونا اور بات ہے، حرام ہونا اور بات ہے۔ دیکھو مٹی پاک ہے بلکہ پاک کرنے والی ہے لیکن حد ضرر تک مٹی کھانا حرام ہے۔ (بینہ وہدایہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵:۔ شہد ناپاک ہو جائے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ پانی اس میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ سب پانی جل جائے اور جتنا شہد تھا اتنا رہ جائے۔ تین مرتبہ اسی طرح پکائیں تو شہد پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۶:۔ اسی مذکورہ طریقے سے نجس تیل بھی پاک کر لیں۔ تیل پاک کرنے کا ایک اور طریقہ یہ بھی ہے کہ جتنا تیل ہو، اتنا ہی اس میں پانی ڈال کر خوب ہلائیں۔ پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں۔ اس طرح تین بار کریں، تیل پاک ہو جائے گا۔ (بینہ وعالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷:۔ اگر گھی نجس ہو جائے تو پگھلا کر انہی طریقوں میں سے کسی طریقہ سے پاک کر لیں۔

مسئلہ نمبر ۲۸:۔ جو کپڑا دو تہہ کا ہو، اگر ایک تہہ اس کی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لئے گئے ہوں تو دوسری تہہ پر نماز جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۹:۔ لکڑی کا تختہ ایک رخ سے نجس ہو گیا تو اگر اتنا موٹا ہے کہ موٹائی میں چر سکے تو الٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (بینہ)

مسئلہ نمبر ۳۰:۔ جو زمین گوبر سے لیپی گئی اگر چہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں۔ ہاں اگر سوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھالیا تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۱:۔ درخت اور گھاس اور دیوار ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہے یہ سب خشک ہو جانے سے پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے۔ یونہی درخت یا گھاس سوکھنے سے پہلے کاٹ لیں تو طہارت کے لئے دھونا ضروری ہے۔ (عالمگیری وبینہ وغیرہ)

☆......☆......☆

فصل دوئم

نماز کی دوسری شرط

ستر عورت (شرمگاہ کا چھپانا)

ستر کی شرعی مقدار اور دیگر شرعی مسائل

عموماً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نمازی کے لئے کم سے کم کتنا بدن ڈھکا رہنا ضروری ہے؟

ستر کی شرعی مقدار اور مسائل میں نے تفصیلاً درج کر دیے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱: مرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک، عورت (چھپانے کی چیز) ہے۔ یعنی اتنے بدن کا چھپانا فرض ہے ناف کا چھپانا فرض نہیں لیکن گھٹنا ڈھکنا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۲: آزاد (آزاد سے مراد جو غلام یا باندی نہ ہو اس کتاب میں جہاں جہاں آزاد کا لفظ آیا ہے اس سے مراد یہی ہے کہ شرعی طور پر غلام نہ ہو) عورتوں اور خنثیٰ مشکل کے لئے سارا بدن عورت ہے۔ سوائے منہ اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں۔ ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۳: باندی (غلام عورت) کے لئے سارا پیٹ اور پیٹھ اور دونوں پہلو اور

ناف سے گھٹنوں تک عورت ہے۔

مسئلہ نمبر۴: جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں سے کوئی عضو اگر چوتھائی سے کم کھل گیا تو نماز ہو جائے گی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپالیا جب بھی نماز ہوگئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر کھلا رہا یا قصداً کھولا اگرچہ فوراً چھپالیا، نماز جاتی رہی۔

مرد کے اعضائے عورت (پردہ کے مقام)

مرد کے بدن میں نوجگہیں ایسی ہوتی ہیں جن کا پردہ کرنا ضروری ہے اور ان کا پردہ ہی فطری حسن بھی ہوتا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ ذکرئی انثیئں، دونوں مل کر ایک

☆ دبر

ہر ایک سرین، ایک مستقل عورت ہے

☆ ہر ران، علیحدہ علیحدہ ایک عورت ہے

☆ ناف کے نیچے سے لے کر عضو تناسل کی جڑ تک اور اس کے سیدھے میں پیٹھ اور دونوں کروٹوں کی جانب سے مل کر ایک عورت ہے۔

☆ دبر و انثیئن کے درمیان کی جگہ ایک مستقل عورت ہے۔ یہ جو اعضائے عورت گنائے گئے ہیں ان میں سے ہر ایک ایک عضو ہے یعنی ایک چوتھائی سے کم کھل گیا تو نماز ہو جائے گی۔

دو اہم مسائل:

نمبرا:۔ اگر چند اعضاء میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے مگر مجموعہ ان کا ان کھلے ہوئے اعضاء میں جو سب سے چھوٹا ہے اس کی

چوتھائی کے برابر ہے تو نماز نہ ہوئی مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ ان دونوں کا کان کی چوتھائی کے برابر ہے۔ لہٰذا نماز اس صورت میں نہ ہوگی۔ (عالمگیری ورد المختار)

نمبر۲:۔ نماز شروع کرتے وقت اگر کسی عضو کی چوتھائی کھلی رہی یعنی اسی حالت پر اللہ اکبر کہا تو نماز شروع نہ ہوئی۔

عورت کے اعضائے عورت (پردے کے مقام)

یاد رہے آزاد عورتوں کے لئے علاوہ ان پانچ عضو کے جن کا بیان اوپر گزرا سارا بدن عورت ہے اور ان کا چھپانا ہی فطری حسن ہے۔

اس پردہ میں بدن کے تیس اعضا شامل ہیں۔ ان میں سے جس عضو کی چوتھائی کھل جائے، نماز کا وہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا۔

۱) سر یعنی ماتھے کے اوپر سے گردن کے شروع تک۔

۲) بال جو لٹکتے ہوں۔

۳-۴) دونوں کان۔

۵) گردن۔

۶-۷) دونوں شانے۔

۸-۹) دونوں بازو کہنیوں سمیت۔

۱۰-۱۱) دونوں کلائیاں یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک۔

۱۲) سینہ یعنی گلے کے جوڑ سے دونوں پستان کے نیچے تک۔

۱۳-۱۴) دونوں ہاتھ کی پیٹھ۔

۱۵-۱۶) دونوں پستان۔

۱۷) پیٹ یعنی سینہ کی حد جو اوپر ذکر ہوئی۔ اس حد سے لے کر ناف کے نچلے کنارے تک یعنی ناف کا بھی پیٹ میں ہی شمار ہے۔

۱۸) پیٹھ یعنی پیچھے کی جانب سینہ کے مقابل سے کمر تک۔

۱۹) دونوں شانوں کے بیچ میں جو جگہ ہے، بغل کے نیچے سینہ کی نچلی حد تک۔

۲۰-۲۱) دونوں سرین۔

۲۲) فرج۔

۲۳) دبر۔

۲۴-۲۵) دونوں رانیں یعنی ہر ران چڑھے سے گھٹنے تک یعنی گھٹنوں سمیت ایک عضو ہے گھٹنا ایک عضو نہیں۔

۲۶) ناف کے نیچے پیڑو اور اس سے ملی جو جگہ ہے اور ان کے مقابل پیٹھ کی طرف سب مل کر ایک عورت ہے۔

۲۷-۲۸) دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت۔

۲۹-۳۰) دونوں تلوے بعض علماء نے ہاتھ کی پیٹھ اور تلووں کو عورت میں داخل نہیں کیا۔

پردے کے متعلق چند اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱: عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں۔ لیکن غیر محرم (دادا، نانا، چچا، ماموں، رضاعت، یہ کہ مثلاً دودھ شریکی بھائی باپ ہو، مصاہرت یہ کہ سسر داماد ہو اور غیر محرم وہ لوگ ہیں جن سے ان تینوں رشتوں میں سے کوئی رشتہ نہ ہو جیسے دیور، جیٹھ، بہنوئی، نندوئی، خالو، پھوپھا اور چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے بیٹے وغیرہ۔ غیر محرم سے پردہ واجب ہے۔ محرم و غیر محرم کی تعریف کون لوگ محرم ہیں اور

کون غیر محرم) کے سامنے منہ کھولنا منع ہے یونہی غیر محرم کو اس کا دیکھنا جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر۲: اگر کسی مرد کے پاس ستر کے لئے جائز کپڑا نہیں اور ریشمی ہے تو فرض ہے کہ اس سے ستر کرے اور اسی میں نماز پڑھے البتہ اور کپڑے ہوئے ہوئے مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے اور ریشمی کپڑنے میں نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔

مسئلہ نمبر۳: اگر ننگے شخص کو چٹائی یا بچھونا مل جائے تو اسی سے ستر کرے، ننگا نہ پڑھے۔ یونہی اگر گھاس یا پتوں سے ستر کر سکتا ہے تو یہی کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۴: کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجدہ اشارہ سے کرے چاہے دن ہو یا رات گھر میں ہو یا میدان میں۔ (ہدایہ، درمختار وردالمختار)

مسئلہ نمبر۵: اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالب گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو مانگنا واجب ہے۔ (ردالمختار)

مسئلہ نمبر۶: اگر ناپاک کپڑے کے سوا کوئی اور کپڑا نہیں اور پاک کرنے کی کوئی صورت بھی نہیں تو ناپاک ہی کپڑے سے ستر کرے اور ننگا نہ پڑھے۔ (ہدایہ)

مسئلہ نمبر۷: اگر پورے ستر کے لئے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضا کا ستر ہو جائے گا تو اس سے ستر واجب ہے اور اس کپڑے سے عورت غلیظہ یعنی آگا پیچھا چھپائے اور اتنا ہو کہ ایک ہی چھپا سکتا ہے تو ایک ہی کو چھپائے۔

مسئلہ نمبر۸: اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے چوتھائی ستر کھلتا ہے تو بیٹھ کر پڑھے۔ (درمختار، ردالمختار)

☆......☆......☆

فصل سوئم

نماز کی تیسری شرط...... وقت

﴿نمازوں کے اوقات اور شرعی مسائل﴾

نماز فجر کا وقت اور اس کے مسائل

شرعی فجر

فجر اسلامی اصطلاح میں صبح صادق سے لے کر سورج کی کرن چمکنے تک کے وقت کو کہا جاتا ہے۔

شرعی صبح صادق

صبح صادق ایک روشنی ہے جو سورج نکلنے سے پہلے سورج کے اوپر آسمان کے پوربی کناروں میں دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی ہے اور اجالا ہو جاتا ہے۔ اس روشنی کے ظاہر ہوتے ہی سحری کا وقت ختم اور نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اس روشنی کے پہلے بیچ آسمان میں ایک لمبی سفیدی پورب سے پچھم کی طرف اٹھتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ جس کے نیچے سارا افق سیاہ ہوتا ہے۔ صبح صادق اس کے نیچے سے پھوٹ کر اتر دکھن دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے۔ یہ لمبی سفیدی صبح صادق کی سفیدی میں غائب ہو جاتی ہے۔ اس لمبی سفیدی کو صبح کاذب کہتے ہیں اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا۔ (قاضی خاں د بہار)

(نوٹ) صبح صادق کی روشنی میں ان شہروں میں جو ۲۷۔۲۸ درجہ یا اس کے قریب عرض بلد پر واقع ہیں (جیسے بریلی، لکھنو، کانپور وغیرہ) چھوٹے دنوں میں تقریباً سوا گھنٹہ اور گرمی میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ (کچھ کم وبیش) سورج نکلنے سے پہلے ظاہر ہوتی ہے۔

اہم مسئلہ: فجر کی نماز کے لئے تو صبح صادق کی سفیدی جب چمک کر ذرا پھیلنی شروع ہو اس کا اعتبار کیا جائے اور عشاء پڑھنے اور سحری کھانے میں ابتدائے طلوع صبح صادق کا اعتبار کریں یعنی فجر اس وقت پڑھیں جب اچھی طرح روشن ہو جائے اور عشاء اور سحری کا وقت اسی دم ختم سمجھیں جب کہ صبح صادق کی سفیدی ذرا سی بھی شروع ہو۔
(عالمگیری وغیرہ)

نماز ظہر کا وقت اور اس کے مسائل

زوال کی شرعی تعریف

زوال یعنی سورج ڈھلنے سے لے کر اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دونا ہو جائے۔ مثلاً ٹھیک دوپہر کو کسی چیز کا سایہ چار انگل تھا اور وہ چیز آٹھ انگل کی ہے تو جب اس چیز کا سایہ کل بیس انگل کا ہو جائے تب ظہر کا وقت ختم ہوگا۔

سایہ اصلی کی شرعی تعریف:

سایہ اصلی وہ سایہ ہے جو ٹھیک دوپہر کے وقت ہوتا ہے جب آفتاب خط نصف النہار پر پہنچتا ہے یعنی ٹھیک بیچوں بیچ آسمان پر کہ پورب پچھم کا فاصلہ برابر ہوتا

ہے تو یہ ٹھیک دو پہر ہوتی ہے اس جگہ سے ذرا پچھم کو جھکا اور ظہر کا وقت شروع ہوا۔

(نوٹ) سورج ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین پر ایک برابر لکڑی سیدھی اس طرح گاڑیں کہ پورب پچھم بالکل جھکی نہ ہو جتنا سورج اونچا ہوتا جائیگا اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائے گا۔ جب کم ہونا رک جائے تو یہ ٹھیک دو پہر ہے اور یہ سایہ سایہ اصلی ہے اس کے بعد سایہ بڑھنا شروع ہو گا اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سورج خط نصف النہار سے جھکا اور یہ ظہر کا وقت جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے۔

نماز عصر کا وقت اور اس کے مسائل

یاد رہے کہ ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔

(نوٹ) ان شہروں میں عصر کا وقت کم سے کم تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹہ (کچھ کم و بیش) جاڑوں میں یعنی نومبر سے فروری کے تیسرے ہفتہ تک تقریباً پونے چار مہینہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ رہتا ہے اور یہ قریب قریب سب سے چھوٹا وقت عصر ہے اور اپریل مئی میں تقریباً پونے دو گھنٹہ (کچھ کم و بیش مختلف تاریخوں میں) اور آخر مئی و جون میں تقریباً دو گھنٹہ کچھ کم و بیش مختلف تاریخوں میں پھر اگست ستمبر میں تقریباً پونے دو گھنٹہ اور آخر اکتوبر تک ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب آ جاتا ہے

(تنبیہ) یہ جو وقت لکھا گیا ہے وہ مختلف شہروں اور مختلف تاریخوں کے لحاظ سے دو چار چھ منٹ کم و بیش بھی ہو گا۔ یہ ایک موٹا اندازہ کرنے کے لئے لکھ دیا ہے۔ جن صاحبوں کو ہر مقام اور ہر تاریخ کا صحیح صحیح وقت معلوم کرنا ہو وہ ہماری الاوقات ملاحظہ فرمائیں۔

نماز مغرب کا وقت اور اس کے مسائل

یادر ہے مغرب کا وقت سورج ڈوبنے کے بعد سے شفق جانے تک ہے۔

شفق کی شرعی تعریف

شفق سے مراد وہ سپیدی ہے جو سرخی جانے کے بعد پچھم سے صبح صادق کی سپیدی کی طرح اتر کر دکھن پھیلی رہتی ہے (ہدایہ، عالمگیری، خانیہ)۔

(نوٹ) یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم سوا گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا ہے تقریباً۔ ہر روز جتنا وقت فجر کا ہوتا ہے، اتنا ہی مغرب کا بھی ہوتا ہے۔

نماز عشاء کا وقت اور اس کے مسائل

شفق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد سے لے کر صبح صادق شروع ہونے تک ہے۔ شفق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد ایک لمبی پورب پچھم پھیلی ہوئی سپیدی بھی ہوتی ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں وہ مثل صبح کاذب کے ہے۔ اس سے پہلے مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور اس کے ہوتے ہوئے بھی عشاء کا وقت ہو جاتا ہے۔

نماز وتر کا شرعی وقت:

وتر کا وقت وہی ہے جو عشاء کا وقت ہے۔ البتہ عشاء کی نماز سے پہلے نہیں پڑھی جا سکتی کہ ان میں ترتیب فرض ہے۔ اگر قصداً عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے وتر پڑھ لی تو وتر نہ ہوگی۔ عشاء کے بعد پھر پڑھنا ہوگا۔ ہاں اگر بھول کر وتر پڑھ لی یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہو گئی۔ (درمختار، عالمگیری)

اہم مسئلہ: جس خطہ زمین میں جن دنوں میں عشاء کا وقت آتا ہی نہیں تو وہاں ان دنوں میں عشاء اور وتر کی قضا پڑھی جائے۔ (بہار شریعت)

ادائیگی نماز کے مستحب اوقات

مسئلہ نمبر ۱: فجر میں تاخیر مستحب ہے یعنی جب خوب اجالا ہو جائے تب شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ چالیس سے ساٹھ آیت ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے اور سلام پھیرنے کے بعد پھر اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل سے چالیس سے ساٹھ آیت دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ آفتاب نکلنے کا شک ہو جائے۔ (قاضی خاں وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲: عورتوں کے لئے ہمیشہ فجر کی نماز اول وقت میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں۔ جب جماعت ہو چکے، تب پڑھیں۔

مسئلہ نمبر ۳: جاڑے کی ظہر میں جلدی مستحب ہے، گرمی کے دنوں میں دیر کر کے پڑھنا مستحب ہے۔ خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ۔ البتہ اگر گرمیوں میں ظہر کی نماز جماعت اول وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لئے جماعت چھوڑنا جائز نہیں۔ موسم ربیع جاڑوں کے حکم میں ہے اور خریب گرمیوں کے حکم میں۔ (ردالمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴: جمعہ کا مستحب وقت وہی ہے جو ظہر کے لئے مستحب ہے۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۵: عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود آفتاب کے گولہ میں زردی آ جائے کہ اس پر بے تکلف بے غبار و بخار نگاہ جمنے لگے۔ دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔ (عالمگیری، ردالمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶: بہتر یہ ہے کہ ظہر مثل اوّل میں پڑھے اور عصر مثل ثانی کے بعد۔ (غنیۃ)

مسئلہ نمبر ۷: تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرص آفتاب میں یہ زردی اس وقت آ جاتی ہے جب غروب میں بیس منٹ باقی رہ جاتے ہیں تو اس قدر وقت کراہت ہے یونہی بعد طلوع بیس منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

مسئلہ نمبر ۸: تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت مستحب کے دو حصے کئے جائیں اور پچھلے حصہ میں نماز ادا کی جائے۔

مسئلہ نمبر ۹: بدلی کے دن کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھ گئے تو مکروہ تحریمی۔ (درمختار، عالمگیری، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۱۰: عشاء میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح۔ یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے کہ باعث تقلیل جماعت ہے۔

(بحر، درمختار، خانیہ)

مسئلہ نمبر ۱۱: عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سونا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲: عشاء کی نماز کے بعد دنیا کی باتیں کرنا، قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے۔ ضروری باتیں تلاوت قرآن شریف اور ذکر اور دینی مسائل اور بزرگوں کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں۔ یونہی صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک ذکر الٰہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳: جو شخص اپنے جاگنے پر بھروسا رکھتا ہو اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے وہ سونے سے پہلے پڑھ لے۔ پھر اگر آخر رات میں

آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے۔ وتر دوبارہ پڑھنا جائز نہیں۔ (قاضی خاں)

مسئلہ نمبر۱۴: بدلی کے دن عصر اور عشاء میں تعجیل مستحب ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر مستحب ہے۔

ادائیگی نماز کے مکروہ اوقات

طلوع و غروب و نصف النہار (نصف النہار، دوپہر، طلوع، نکلنا، غروب، ڈوبنا) ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض، واجب نہ نفل۔ نہ ادا، نہ قضا۔ نہ سجدہ تلاوت نہ سجدہ سہو۔ البتہ اس روز کی عصر کی نماز اگر نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے مگر اتنی دیر کرنا حرام ہے۔

طلوع کی اصطلاحی تعریف

طلوع سے مراد سورج کا کنارہ نکلنے سے لے کر پورا نکل آنے کے بعد اس وقت تک ہے کہ اس پر آنکھ چندھیانے لگے اور اتنا کل وقت بیس منٹ ہے۔

نصف النہار اور ضحویٰ کبریٰ کے مسائل

مسئلہ نمبر۱: نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے لے کر نصف النہار حقیقی یعنی سورج ڈھلنے تک ہے جس کو ضحوہ کبریٰ کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر۲: نصف النہار شرعی معلوم کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ آج جس وقت سے صبح صادق شروع ہوئی اس وقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک جتنے گھنٹے ہوں ان کے دو حصہ کرو پہلے حصہ کے ختم پر نصف النہار شرعی شروع ہو جائے گی اور سورج ڈھلتے ہی ختم ہو جائے گی۔ مثلاً آج ۲۰ مارچ کو چھ بجے شام کو سورج ڈوبا اور تقریباً چھ ہی بجے نکلا۔ ۱۲ بجے

دن کو ٹھیک دوپہر ہوئی اور ساڑھے چار بجے صبح کو صبح صادق ہوئی تو کل صبح صادق سے سورج ڈوبنے تک ساڑھے تیرہ گھنٹے ہوئے جس کا آدھا پونے سات گھنٹہ ہوا۔ اب صبح صادق کے شروع یعنی ساڑھے چار بجے سے یہ پونے سات گھنٹہ وقت گزرنے دو تو سوا گیارہ بج جائیں گے۔ اب سوا گیارہ بجے نصف النہار شرعی یعنی ضحوہ کبریٰ شروع ہوا اور ٹھیک بارہ بجتے ہی جب سورج پچھم کو ڈھلا ضحوہٰ کبریٰ ختم ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آج پون گھنٹہ یعنی سوا گیارہ بجے دن سے بارہ بجے تک نصف النہار شرعی رہا یہ اتنا پون گھنٹہ کا وقت ناجائز وقت ہے۔

(نوٹ): ان شہروں کے لحاظ سے یہ ایک تقریبی مثال ہے۔ مختلف مقامات و مختلف زمانوں میں کم و بیش بھی ہو گا۔ ہر جگہ اور ہر دن کا اسی قاعدے سے ٹھیک ضحوہ کبریٰ نکالیں۔

مسئلہ نمبر ۳: جنازہ اگر اوقات ممنوعہ میں لایا گیا تو اسی وقت پڑھیں، جب کوئی کراہت نہ ہو۔ کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور دیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آ گیا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴: ان تینوں وقتوں میں تلاوت قرآن مجید بہتر نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔ (عالمگیری)

نوافل کی ادیگی کے لیے مانع اوقات

یاد رہے بارہ وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے۔ ان اوقات کو تفصیلاً نیچے لکھ دیا گیا ہے۔

۱) صبح صادق سے سورج نکلنے تک کوئی نفل جائز نہیں سوا فجر کی دو رکعت سنت کے۔

۲) اپنے مذہب کی جماعت کے لئے اقامت ہوئی تو اقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ اگر نماز فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ میں شرکت ہو گی تو حکم ہے کہ جماعت سے دور الگ فجر کی سنت پڑھ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور اگر یہ جانتا ہے کہ سنت پڑھوں گا تو جماعت نہ ملے گی اور سنت کے خیال سے جماعت چھوڑی تو یہ ناجائز اور گناہ ہے اور فجر کے سو باقی نمازوں میں اگرچہ یہ جانے کی سنت پڑھ کے جماعت مل جائے گی، سنت پڑھنا جائز نہیں جب کہ جماعت کے لئے اقامت ہوئی۔

۳) نماز عصر پڑھنے کے بعد سے آفتاب زرد ہونے تک نفل پڑھنا منع ہے۔

۴) سورج ڈوبنے سے لے کر مغرب کی فرض پڑھنے تک نفل جائز نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

۵) جس وقت امام اپنی جگہ سے جمعہ کے خطبہ کے لئے کھڑا ہوا اس وقت سے لے کر فرض جمعہ ختم ہونے تک نفل منع ہے۔

۶) عین خطبہ کے وقت اگرچہ پہلا ہو یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا عیدین کا خطبہ ہو یا کسوف واستسقاد حج ونکاح کا ہو۔ ہر نماز حتیٰ کہ قضا بھی جائز نہیں مگر صاحب ترتیب کے لئے جمعہ کے خطبہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔ (درمختار)

اہم مسئلہ: جمعہ کی سنتیں شروع کر دی تھیں کہ امام خطبہ کے لئے اپنی جگہ سے اٹھا تو چاروں رکعتیں پورا کر لیں۔ (عالمگیری)

۷) عیدین کی نماز سے پہلے نفل مکروہ ہے چاہے گھر میں پڑھے یا عیدگاہ میں یا مسجد میں۔ (عالمگیری، درمختار)

۸) عیدین کی نماز کے بعد نفل مکروہ ہے جب کہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھے گھر پر پڑھنا مکروہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

۹) عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں ان کے بیچ میں اور بعد میں بھی نفل و سنت مکروہ ہے۔

۱۰) مزدلفہ میں جو مغرب و عشاء جمع کئے جاتے ہیں، فقط ان کے بیچ میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے۔ بعد میں مکروہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

۱۱) فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر وظہر مکروہ ہے۔

۱۲) جس بات سے دل بٹے اور اس کو دور کرسکتا ہو تو اسے بلا دور کئے ہر نماز مکروہ ہے جیسے پیشاب یا پاخانہ یا ریاح کا غلبہ ہو تو ایسی حالت میں نماز مکروہ ہے۔ البتہ اگر وقت جاتا ہو تو پڑھ لے اور ایسی نماز پھر دہرائے۔ یونہی کھانا سامنے آ گیا اور اس کی خواہش ہو یا اور کوئی ایسی بات ہو جس سے دل کو اطمینان نہ ہو اور خشوع میں فرق آئے تو ایسی صورت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

اہم مسئلہ: فجر اور ظہر کے پورے وقت اول سے آخر تک بلا کراہت ہیں یعنی یہ نمازیں اپنے وقت کے جس حصہ میں پڑھی جائیں بالکل مکروہ نہیں۔

(بحرالرائق، بہار شریعت)

﴿اذان﴾

اذان واقامت احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں

قیامت کے دن مقام مؤذن

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (مسلم شریف)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ ''کنایت ست از بزرگی و گردن فرازی ایشاں دران روز (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۳۱۲) یعنی اس حدیث میں قیامت کے دن مؤذنوں کی بزرگی اور اعلیٰ منصب سے کنایہ کیا گیا ہے۔

دوزخ سے نجات

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَ لَهٗ بَرَائَةٌ مِّنَ النَّارِ. (ترمذی. ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صرف ثواب کی غرض سے سات برس اذان کہے اس کے لیے دوزخ سے نجات لکھی جاتی ہے۔

اذان اور تکبیر کا فرق

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَلَالٍ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلَ وَ اِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَیْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَایَفْرُغُ الْاٰکِلُ مِنْ اَکْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان و تکبیر کے درمیان اتنا فاصلہ رکھو کہ فارغ ہو جائے کھانے والا اپنے کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے اور قضائے حاجت کرنے والا اپنی حاجت کو رفع کرنے سے اور تاوقتیکہ مجھے دیکھ نہ لو نماز کے لیے نہ کھڑے ہو۔

اذان کا جواب

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّیْ لَعِنْدَ مُعَاوِیَةَ اِذَا اَذَّنَ مُؤَذِّنُهٗ فَقَالَ مُعَاوِیَةَ کَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهٗ حَتّٰی اِذَا قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَاقَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ
(احمد. مشکوٰة)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے موذن نے اذان پڑھی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی وہی الفاظ کہے جو موذن نے کہے۔ یہاں تک کہ جب موذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا اور جب

مؤذن نے حی علی الفلاح کہا تو حضرت معاویہ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کہا اور اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہی کہا جو موذن نے کہا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ اسی طرح فرماتے تھے۔

اذان کا ثواب حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں:

اذان کا ثواب حدیثوں میں بہت آیا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے میں کتنا ثواب ہے، اس پر آپس میں تلوار چلتی۔ (رواہ احمد)

اہم مسئلہ: اذان شعائر اسلام سے ہے کہ اگر کسی شہر یا گاؤں یا محلّہ کے لوگ اذان دینا چھوڑ دیں تو بادشاہ اسلام ان پر جبر کرے اور نہ مانیں تو قتال کرے۔ (قاضی خان)

﴿اذان کے شرعی مسائل﴾

اذان کے الفاظ مع طریقہ

خارج مسجد اونچی جگہ قبلہ رخ کھڑے ہو کر کانوں کے سوراخوں میں انگلیاں ڈال کر یا کانوں پر ہاتھ رکھ کر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہے یہ دونوں مل کر ایک کلمہ ہوا۔

پھر ذرا ٹھہر کر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہے یہ دونوں مل کر ایک کلمہ ہوا۔

پھر دو دفعہ (اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کہے۔

پھر دو دفعہ (اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ) کہے۔

پھر داہنے طرف منہ پھیر کر دوبار (حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ) کہے۔

پھر بائیں طرف منہ کرے اور (حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ) دوبار کہے۔

پھر قبلہ کو منہ کرے اور (اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ) کہے یہ بھی ایک کلمہ ہوا۔

پھر ایک بار (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) کہے۔

اذان کے بعد کی دُعا: ۔

اذان ختم کرنے کے بعد پہلے درود شریف پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے:۔
سننے والے کے لیے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ سننے کے بعد پہلے درود شریف پڑھے پھر مندرجہ ذیل دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.

اہم مسئلہ:

فجر کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دوبارہ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی کہے کہ مستحب ہے اگر نہ کہا جب بھی اذان ہو جائے گی۔

اذان کے متعلق شرعی مسائل

مسئلہ نمبر ۱: یاد رہے اذان پانچوں وقت کی فرض نماز کے وقت کہنی لازم ہے۔
مسئلہ نمبر ۲: جمعہ کے لیے بھی اذان کہنا لازم ہے۔

مسئلہ نمبر۳: اس وقت جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کے لئے اذان سنت موکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب کے ہے۔

مسئلہ نمبر۴: یہ بھی یاد رہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے۔ (خانیہ، ہندیہ، درمختار، ردالمختار)

مسئلہ نمبر۵: مسجد میں بلا اذان و اقامت کے جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۶: اگر کوئی شخص گھر میں نماز پڑھے اور اذان نہ کہے تو کراہت نہیں۔ اس لئے کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لئے کافی ہے لیکن کہہ لینا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر۷: وقت ہونے کے بعد اذان کہی جائے اگر وقت سے پہلے کہی گئی تو وقت ہونے پر پھر کہی جائے۔ (قاضی خاں، شرح وقایہ، عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر۸: اذان کا وقت وہی ہے جو نماز کا ہے۔

مسئلہ نمبر۹: اذان کا مستحب وقت وہی ہے جو نماز کا مستحب وقت ہے۔

مسئلہ نمبر۱۰: اگر اول وقت اذان ہوئی اور آخر وقت میں نماز تو بھی سنت اذان ادا ہو گئی۔ (درمختار و ردالمختار)

مسئلہ نمبر۱۱: فرض نمازوں کے سوا کسی نماز کے لئے اذان نہیں نہ وتر میں، نہ جنازہ میں، نہ عیدین میں، نہ نذر میں، نہ سنن دواتب میں، نہ تراویح میں، نہ استسقاء میں، نہ چاشت میں، نہ کسوف وخسوف میں، نہ نفل نمازوں میں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر۱۲: عورتوں کو اذان و اقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر کہیں گی، گنہگار ہوں گی اور ان کی اذان پھر سے کہی جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۳: عورتیں اپنی نماز ادا پڑھیں یا قضا اس کے لئے اذان و اقامت مکروہ ہے۔ اگر چہ جماعت سے پڑھیں حالانکہ ان کی جماعت خود مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴: سمجھدار بچہ اور اندھے اور بے وضو کی اذان صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵: مگر بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔ (مراقی الفلاح)

مسئلہ نمبر ۱۶: جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز کے لئے اذان ناجائز ہے۔ اگر چہ ظہر پڑھنے والے معذور ہوں جن پر جمعہ فرض نہ ہو۔ (درمختار وردالمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷ اذان وہ کہے جو نماز کے وقتوں کو پہچانتا ہو۔ اور وقت نہ پہچانتا ہو تو اس ثواب کے لائق نہیں جو موذن کے لئے ہے۔ (بزازیہ، عالمگیری، غنیہ، قاضی خاں)

مسئلہ نمبر ۱۸ اگر موذن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹ اذان کے بیچ میں بات چیت کرنا منع ہے اگر کچھ بات کی تو پھر سے اذان کہے۔ (صغیری)

مسئلہ نمبر ۲۰ اذان میں لحن حرام ہے یعنی گانے کے طور پر اذان دینا یا اللہ کے الف کو مد کے ساتھ کہنا یا اکبر کے الف کو کھینچ کر آکبر کہنا یا اکبر کی ب کو کھینچ کر اکبار کر دینا۔ یہ سب حرام ہے۔ البتہ اچھی اور اونچی آواز سے اذان کہنا بہتر ہے۔ (ہندیہ و درمختار وردالمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱ اگر اذان آہستہ ہوئی تو پھر اذان کہی جائے اور پہلی جماعت، جماعت اولیٰ نہیں۔ (قاضی خاں)

مسئلہ نمبر ۲۲ اذان مینارے یہ پر کہی جائے یا خارج مسجد کہی جائے، مسجد میں اذان نہ کہے۔ (خلاصہ و عالمگیری و قاضی خاں)

اذان کے جواب

جب اذان سنے تو جواب دینے کا حکم ہے یعنی موذن جو کلمہ کہے اس کے بعد سننے والا بھی وہی کلمہ کہے۔

مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے بلکہ اتنا اور بڑھائے مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَاءْ لَمْ یَکُنْ۔ (ردالمحتار وعالمگیری)

اور فجر کی اذان میں جب اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سنے تو اس کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔ (درمختار وردالمحتار)

﴿اَذان سُننے کا ادب﴾

چار اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱: جب بھی اذان کا جواب دے۔ حیض ونفاس والی عورت پر اور خطبہ سننے والے اور نماز جنازہ پڑھنے والے اور جو جماع میں مشغول ہے یا قضائے حاجت میں ہو ان پر واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲: جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لئے سلام کلام اور سلام کا جواب تمام اشغال موقوف کر دے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے تو تلاوت روک دے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے اور یہی اقامت میں بھی کرے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳: جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا

ہونے کا خوف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر۴ راستہ چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے، سنے اور جواب دے۔ (عالمگیری، بزازیہ)

اقامت

اقامت کے شرعی مسائل واحکام:

اقامت مثل اذان کے ہے یعنی جو احکام اذان کے بیان کیے گئے وہی سب اقامت کے بھی ہیں۔ البتہ چند باتوں میں فرق ہے۔

مسئلہ نمبر۱: اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ دو بار کہیں اور اس میں کچھ آواز اونچی ہو مگر اتنی نہیں کہ جتنی اذان میں ہوتی ہے بلکہ اتنی ہو کہ سب حاضرین تک آواز پہنچ جائے۔

مسئلہ نمبر۲: اقامت کے کلمات جلد جلد کہیں درمیان میں سکتہ نہ کریں نہ کانوں پر ہاتھ رکھیں نہ کانوں میں انگلیاں ڈالیں۔

مسئلہ نمبر۳: صبح کی اقامت میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ نہ کہے۔ اقامت مسجد کے اندر کہی جائے۔

مسئلہ نمبر۴: اگر امام نے اقامت کہی تو قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ کے وقت آگے بڑھ کر مصلیٰ پر چلا جائے۔ (درمختار وردالمختار، غنیۃ، عالمگیری) وغیرہ۔

مسئلہ نمبر۵: اقامت میں بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے وقت داہنے بائیں منہ پھیرے (درمختار)۔

مسئلہ نمبر۶: اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کر

مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہا جائے اس وقت کھڑا ہو یونہی جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں جب مکبر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے اس وقت اٹھیں یہی حکم امام کے لئے بھی ہے۔ (عالمگیری)

(نوٹ):۔ آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ جب تک امام مصلی پر کھڑا نہ ہو جائے اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی۔ یہ خلاف سنت ہے۔

مسئلہ نمبر ۷: اذان کے بیچ میں اور اسی طرح اقامت کے بیچ میں بولنا ناجائز ہے اگر کوئی شخص مؤذن و مکبّر کو سلام کرے تو اس کا جواب نہ دیں اور اذان و اقامت کے ختم ہونے کے بعد بھی جواب دینا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

﴿اقامت کے جواب﴾

آٹھ اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱ اقامت کا جواب مستحب ہے اس کا جواب بھی اذان کے جواب کی طرح ہے۔ فرق اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ کے جواب میں اَقَا مَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲ یا یہ کہے اَقَا مَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَجَعَلْنَا مِنْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اَحْیَاءً اَوْ اَفْوَاتًا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ نمبر ۳: اگر اذان کے وقت جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو اب دے لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴: خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵ اذان و اقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔

مسئلہ نمبر ۶ اذان کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۷ مغرب میں وقفہ تین چھوٹی یا ایک بڑی آیت پڑھنے کے برابر ہو۔

مسئلہ نمبر ۸ باقی نمازوں میں اذان و اقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ جماعت کے پابند ہیں وہ آ جائیں مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقت کراہت آ جائے۔

☆......☆......☆

فصل چہارم

نماز کی چوتھی شرط

﴿استقبال قبلہ﴾

نماز کی چوتھی شرط استقبالِ قبلہ

یاد رہے نماز کی چوتھی شرط استقبال قبلہ ہے۔ یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا۔

اہم مسئلہ: نماز اللہ ہی کے لئے پڑھی جائے اور اسی کے لئے سجدہ کیا جائے نہ کہ کعبہ کو۔ اگر معاذ اللہ کسی نے کعبہ کے لئے سجدہ کیا تو حرام وگناہ کبیرہ کیا اور اگر کعبہ کی عبادت کی نیت کی جب تو کھلا کافر ہے۔ اس لئے کہ خدا کے سوا کسی اور کی عبادت کفر ہے۔ (درمختار وافادات رضویہ)

غیر قبلہ نماز کی ادائیگی کی صورتیں مع شرعی مسائل

مسئلہ نمبر ۱: جو شخص قبلہ کی طرف منہ کرنے سے مجبور ہو تو وہ جس رخ نماز پڑھ سکے، پڑھ لے اور بعد میں نماز دہرانے کی ضرورت نہیں۔ (عینہ)

مسئلہ نمبر ۲: بیمار میں اتنی طاقت نہیں کہ منہ کعبہ شریف کی طرف کر سکے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو اس کا منہ کعبہ کی طرف کرا دے تو جس رخ پڑھے

نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۳: کسی کے پاس اپنا یا امانت کا مال ہے اور جانتا ہے کہ قبلہ رو ہونے میں چوری ہو جائے گی تو جس طرف چاہے، پڑھے۔

مسئلہ نمبر ۴: شریر جانور پر سوار ہے کہ اترنے نہیں دیتا یا اتر تو جائے گا مگر بے مددگار کے سوار نہ ہونے دے گا یا یہ بوڑھا ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا اور کوئی ایسا نہیں جو سوار کرا دے تو جس رخ بھی نماز پڑھے ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۵: اگر سواری روکنے پر قادر ہے تو روک کر پڑھے اور ممکن ہو تو قبلہ کو منہ کرے ورنہ جیسے بھی ہو سکے پڑھے۔ اگر سواری روکنے میں قافلہ نظر سے چھپ جائے گا تو سواری ٹھہرانا بھی ضروری نہیں چلتے ہی پڑھے۔ (ردالمختار)

مسئلہ نمبر ۶: چلتی کشتی میں نماز پڑھے تو تحریمہ کے وقت قبلہ کو منہ کرے اور جیسے کشتی گھومتی جائے خود بھی قبلہ کو منہ پھیرتا رہے چاہے فرض نماز ہو یا نفل۔ (غنیۃ)

قبلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں احکام

مسئلہ نمبر ۱: اگر قبلہ نہ معلوم ہوا اور کوئی بتانے والا بھی نہ ہو تو سوچے جدھر قبلہ ہونے پر دل جمے اسی طرف نماز پڑھے اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر ۲: تحری کر کے یعنی سوچ کر نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف

نماز نہیں پڑھی تو دہرانے کی ضرورت نہیں، یہ نماز ہو گئی۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر۳: تحری کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور درمیان میں اگرچہ سجدہ سہو میں ہو، رائے بدل گئی یا غلطی معلوم ہوئی تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے اور پہلے جتنی پڑھ چکا ہے اس میں خرابی نہ آئے گی۔ اسی طرح اگر چار رکعتیں چار طرف میں پڑھی، جائز ہے اور اگر فوراً نہ گھوما اور تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر دیر کی تو نماز نہ ہوئی۔

(درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر۴: نمازی نے قبلہ سے بلاعذر قصداً سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا، نماز جاتی رہی اور اگر بلاقصد پھر گیا اور تین تسبیح کا وقفہ نہ ہوا تو نماز ہو گئی۔ (منیہ وبحر)

مسئلہ نمبر۵: اگر صرف منہ قبلہ سے پھرا تو واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کرے نماز نہ جائے گی۔ مگر بلاعذر پھیرنا مکروہ ہے۔ (منیہ)

☆......☆......☆
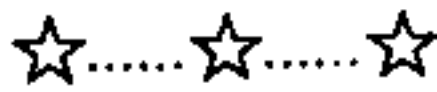
فصل پنجم

نماز کی پانچویں شرط......نیت کرنا

نیت کی شرعی تعریف

نیت سے مراد دل کا پکا ارادہ ہے محض تصور و خیال کافی نہیں جب تک ارادہ نہ ہو۔

نیت کے متعلق چار اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱: اگر زبان سے بھی کہہ لے تو اچھا ہے مثلاً یوں کہ نیت کی میں نے دو رکعت فرض فجر کی اللہ تعالیٰ کے سامنے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

مسئلہ نمبر ۲: مقتدی کو اقتداء کی نیت بھی ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۳: امام نے امام ہونے کی نیت نہ کی جب بھی مقتدیوں کی نماز اس کے پیچھے صحیح ہے لیکن ثواب جماعت نہ پائے گا۔

مسئلہ نمبر ۴: نماز جنازہ کی نیت یہ ہے۔ نیت کی میں نے نماز کی اللہ کیلئے اور درود پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور دعا کی اس میت کیلئے، اللہ اکبر۔

☆......☆......☆

فصل ششم

نماز کی چھٹی شرط

تکبیر تحریمہ شرعی تعریف

نیت کے فوراً بعد جو اللہ اکبر کہی جاتی ہے اس کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔ اس تکبیر کے کہتے ہی نماز شروع ہو جاتی ہے، اور یہ تکبیر کہنا فرض ہے کیونکہ اس کے بغیر نماز شروع نہیں ہوتی۔

اہم مسئلہ:

مقتدی نے امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہہ لی تو جماعت میں شامل نہ ہوا۔

نماز کا طریقہ......آسان انداز میں

نماز کا طریقہ

اب جب کہ نماز کی چھ شرائط یعنی (طہارت، ستر عورت، وقت، استقبال قبلہ) ان سب کا مخفف ہے طساونت۔

ط = سے طہارت

س = سے ستر

ا = سے استقبال قبلہ

و = وقت

ن = نیت

ت = تکبیر تحریمہ

نیت اور تکبیر تحریمہ کے مسائل بیان ہو چکے تو نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلے باوضو ہو۔

قیام کا طریقہ

☆ پھر قبلہ کی طرف منہ کرے۔

☆ پھر اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پنجوں میں چار انگل (انگلیوں) کا فاصلہ رہے۔

☆ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے اسطرح کہ انگوٹھے کانوں کی لو سے چھو جائیں اور باقی انگلیاں اپنے حال پر رہیں اس طرح کہ نہ بالکل ملی ہوں اور نہ بہت پھیلی ہوں اور یاد رہے ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو۔

☆ پھر جس وقت کی جو نماز پڑھنی ہو دل میں اس کا پکا ارادہ کرے مطلب نیت کرے۔

☆ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لا کر ناف کے نیچے باندھ لے اور ہاتھ اس طرح باندھے کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور درمیان کی تینوں انگلیاں بائیں کلائی کی پیٹھ اور انگوٹھا اور چھوٹی انگلی کلائی کے اغل

بغل میں ہو مطلب اس طرح محسوس ہو کے ان سے کلائی تھامی ہوئی ہے۔

☆ پھر ثناء پڑھے یعنی:۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

☆ پھر تعوذ پڑھے یعنی:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

☆ پھر تسمیہ پڑھے یعنی:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

☆ پھر الحمد پوری پڑھے اور ختم پر آہستہ سے آمین کہے۔

☆ پھر اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھیں یا ایسی ایک آیت پڑھے جو تین آیتوں کے برابر ہو۔

رکوع کا طریقہ

☆ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں اس طرح جائے کہ گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو۔ اونچا نیچا نہ ہو اور نظر پاؤں کی طرف ہو

☆ پھر کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہے۔

☆ یاد رہے ایک مرتبہ تسبیح کہنا فرض ہے اور اس سے زیادہ مرتبہ سنت ہے۔

☆ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور جو منفرد یعنی اکیلا ہو تو اس کے بعد رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے۔

سجدہ کا طریقہ

☆ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے۔

☆ پھر ہاتھ۔

☆ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے۔

☆ پھر سر بھی اس طرح کہ پہلے ناک پھر ماتھا اور یاد رہے کہ ناک کی ہڈی زمین پر جم جائے اور نظر ناک کی طرف رہے اور بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور پاؤں کی سب انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھے اس طرح کہ انگلیوں کا سارا پیٹ زمین پر جما رہے اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔

☆ پھر کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے۔

قعدہ کا طریقہ

☆ پھر سر اٹھائے اس طرح کہ پہلے پیشانی۔

☆ پھر ناک۔

☆ پھر منہ۔

☆ پھر ہاتھ۔

☆ اور پھر داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے۔

☆ پھر ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے اور وہ اس طرح کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں اور انگلیوں کا سرا گھٹنے کے پاس ہو۔

☆ پھر ذرا ٹھہر کر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے یہ سجدہ بھی پہلے کی طرح کرے۔

☆ پھر سر اٹھائے اور ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے۔

☆ یاد رہے کہ اٹھتے وقت بلا عذر ہاتھ زمین پر نہ ٹیکے۔ اس طرح ایک رکعت پوری ہوگی۔

دوسری رکعت کا اہم مسئلہ

☆ اب پھر صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر اَلْحَمْدُ اور پھر سورۃ پڑھے اور پہلے کی طرح رکوع اور سجدہ کرے۔

التحیات کا طریقہ

☆ پھر جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے تو داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے

☆ پھر اس طرح التحیات پڑھے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ o اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھے۔

☆ یاد رہے اس کو تشہد کہتے ہیں۔

☆ پھر جب کلمہ لا کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ (درمیان) کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی ہتھیلی سے ملا دے۔

☆ پھر جب لفظ لا پر پہنچے تو کلمہ کی انگلی (شہادت والی انگلی) اٹھائے لیکن یاد

رکھے اِدھر اُدھر نہ ہلائے۔

☆ پھر جب الا کے کلمہ پر پہنچے تو انگلی گرادے۔

☆ پھر سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے۔

درود اور سلام کا طریقہ

☆ اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر یاد رکھے فرض کی ان رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورۃ ملانا ضروری نہیں۔ اور رہا مسئلہ پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرنی ہو اس میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ○

☆ پھر یہ والی دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَلِوَ الِدَىَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ

☆ یا اور کوئی دعائے ماثور پڑھے۔

☆ یا پھر یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

☆ اور اس کو بغیر اَللّٰھُمَّ کے نہ پڑھے۔

☆ پھر داہنے شانہ (کندھا) کی طرف منہ کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے۔

☆ پھر اسی طرح بائیں طرف منہ کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے۔

☆ اس طرح نماز ختم ہو گئی۔

نماز کے بعد دُعا کا طریقہ

☆ اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر کوئی دُعا مانگے مثلاً

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

یَااَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَالسَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط (آمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ)

اور منہ پر ہاتھ پھیرے۔

(نوٹ): چند اہم مسائل

نمبر۱: نماز کا یہ طریقہ امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے۔

نمبر۲: اور اگر نمازی مقتدی ہو یعنی جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے پڑھتا ہو تو قرات نہ کرے یعنی الحمد اور سورۃ نہ پڑھے چاہے امام زور سے قرأت کرتا ہو یا آہستہ۔

نمبر۳: امام کے پیچھے کسی نماز میں قرات جائز نہیں۔

نمبر۴: اگر نمازی عورت ہو تو تکبیر تحریمہ کے وقت مونڈھے تک ہاتھ اٹھائے اور بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کے اوپر داہنی ہتھیلی رکھے اور رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اتنا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے، زور نہ دے اور ہاتھ کی انگلیاں ملی رہیں اور پیٹھ اور پاؤں جھکے رہیں۔ مردوں کی طرح خوب سیدھی نہ کردے اور سجدہ میں سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے اور پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دے اور دونوں پاؤں پیچھے نکال دے اور قعدہ میں دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے۔ اور بائیں سرین پر بیٹھے اور ہاتھ بیچ ران پر رکھے۔

نمبر۵: حضرت امام غزالی نے فرمایا کہ جب التحیات پڑھنے بیٹھے تو اپنے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک صورت کو حاضر کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال دل میں جما کر کہے **السلام علیك ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته** اور یقین جانے کہ یہ سلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچتا ہے اور حضور اس کا جواب اس سے بڑھ کر دیتے ہیں۔ (احیاء العلوم جلد اول) منہ ۱۲

نمبر ۶: سلام میں اکیلا نمازی اپنے داہنے سلام میں ان فرشتوں پر سلام کی نیت رکھے جو داہنی طرف اور بائیں طرف سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے اور اگر نمازی امام ہو تو ان سب کے ساتھ داہنے طرف کے مرد مقتدیوں کی بھی نیت کرے اور اسی طرح بائیں سلام میں بائیں طرف کے انہیں سب کی نیت کرے اور اگر مقتدی ہو تو ان سب کے ساتھ امام کو بھی شامل کرے۔ اسی طرف کے سلام میں جس طرف امام پڑھے اور اگر امام سامنے پڑھے تو دونوں سلام امام کو شامل رکھے۔

☆......☆......☆

باب 5

ذِکر ودُعا کا بیان

فصل اوّل

فرض نماز کے بعد ذکر کی شرعی حیثیت

اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کی تخلیق فرمائی تو اس کی جسمانی اور روحانی نشو ونما کا بھی بندوبست فرما دیا۔ روحانی نشو ونما کیلئے نظام عبادات مقرر فرمایا اور اس کے بعد انسان کو ذکر کی تلقین فرمائی کہ اس دنیا کی مصیبتوں اور پریشانیوں سے بچنا چاہتے ہو تو مجھ خدائے بزرگ و برتر کو یاد کر لیا کرو جو تمہارا خالق و مالک ہے۔ اگر زندگی میں تمہیں ایک راستہ بتا دوں جو تمہارے خزاں رسیدہ باغ کو دوبارہ بہرآشنا کر دے گا، جو تمہارے دلوں کی ویران کھیتوں کو دوبارہ سرسبز و شاداب بنا دے گا، جو تمہارے حزن والم کو فرحت وسکون کی لذتوں سے بدل دے گا وہ راستہ میرے ذکر کا راستہ ہے۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (القرآن)

ترجمہ: خبردار اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی دل اطمینان کی دولت حاصل کرتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا اس ذکر کا وقت مقرر ہے، کیا کوئی ایسی قید ہے کہ فلاں وقت ذکر فکر وہ ہے اور فلاں وقت مستحب آیئے دلائل کی روشنی میں جائز

لیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یایھا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا. (القرآن)

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

فاذا قضیتم الصلوٰة فاذکروا اللہ قیماً وقعوا وعلی جنوبکم (القرآن)

ترجمہ: پس جب تم نماز ادا کر چکو تو تم اللہ کا ذکر کرو کھڑے ہوکر۔ بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں پر لیٹے ہوئے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لم یعذر اللہ تعالیٰ امداض فی ترك ذکرہ الا المغلوب علی عقله

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کے ترک کرنے پر کسی کو معذور نہیں جانتا مگر جس کی عقل ختم ہو چکی ہو۔

(بحوالہ تفسیر روح المعانی جلد نمبر ۵، ص ۱۳۷، مطبوعہ بیروت)

تفسیر مظہری میں ہے: یعنی

فدوموا علی الذکر والتسبیح والتحمید والتحلیل والتکبیر وغیر ذالك فی جمیع الاحوال: عن عائشة قالت کان رسول اللہ ﷺ یذکر اللہ علی کل احیانه

(تفسیر مظہری صفحہ نمبر ۲۲۴ جلد نمبر ۲ مطبوعہ کوئٹہ)

ترجمہ: آیت سے مراد یہ ہے کہ ذکر پر دوام اختیار کرو۔ ہر احوال میں تسبیح، تحمید اور تکبیر اور اس کے علاوہ اذکار کے ساتھ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ ذکر نہ صرف جائز بلکہ مستحب اور مستحسن ہے۔

بعض حضرات نماز کے بعد ذکر کو مکروہ سمجھتے ہیں، ان کے لیے یہ حدیث

طیبہ ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

کان رسول اللہ ﷺ اذا سلم لا یقعد الا مقدار مایقول اللھم انت السلام ومنك السلام تبارکت یاذوالجلال والاکرام (الحدیث)

ترجمہ: جب آپ فرض نماز سے سلام پھیرتے تو اللھم انت السلام ومنك السلام تبارکت یا ذوالجلال والاکرام کی مقدار بیٹھتے۔

اگر کتب حدیث کا عمیق نظر سے مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختلف معمولات رہے ہیں۔ اہل علم کیلئے ضروری ہے کہ وہ احادیث میں بمطابق مراتب مطابقت کا حسن تلاش کریں اور کسی ایک حدیث طیبہ کو بنیاد بنا کر مستحبات کو نظرانداز نہ کریں۔ ذکر کے جواز کے بارے چند مزید احادیث نزد قارئین ہیں:

عن عبداللہ بن زبیر قال کان رسول اللہ ﷺ اذا سلم من صلاته یقول بصوته الا علی لا اله الا اللہ وحدہ لاشریك له له الملك وله الحمد وھو علی کل شئی قدیر. لاحول ولا قوۃ الا باللہ لا اله الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا اللہ مخلصین له الدین وله کرہ الکفرون. (الحدیث)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے کہتے لا الہ الا اللہ آخر حدیث تک

مولانا عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں لکھتے ہیں۔ ایں حدیث صریح است در جہر بذکر کہ آ باآواز بلندی خواند

"یہ حدیث ذکر بالجہر میں صریح ہے کہ حضور ﷺ بلند آواز سے پڑھتے تھے۔" اس کے بعد لکھتے ہیں کہ افضل اخفاء ہے بعض کے نزدیک لیکن حقیقت یہ ہے کہ "اوقات مختلف است گاہے ذوق حضور در اخفاء است و بدوگاہے درجہ شوق وگرامی افروید جہر بذکر مشروع است" بلاشبہ مختلف اوقات میں انسان کی کیفیات مختلف ہوتی ہیں۔ کبھی اخفاء میں ذوق و شوق نصیب ہوتا ہے اور کبھی جہر میں لذت نصیب ہوتی ہے۔" (اشعۃ اللمعات صفحہ ۴۱۹ جلد اول)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

کان رسول الله ﷺ اذا اراد ان ینصری من صلاته استغفر ثلاث مرات ثم قال اللهم انت السلام ومنك السلام تبارکت یا ذوالجلال والاکرام

حضور ﷺ جب نماز سے انصراف کا ارادہ فرماتے تو تین مرتبہ استغفار کرتے پھر کہتے۔

اللهم انت السلام ومنك السلام تبارکت یا ذوالجلال والاکرام ، (الترمذی)

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن وروی انه کان یقول سبحان ربك رب العزة عما یصفون وسلم علی المرسلین والحمد لله رب العالمین

(ترمذی جلد ۱، صفحہ ۳۹)

اخرجه ابویعلی بحواله تحفته الاحوذی صفحه ۱۷۵ جلد ۲

وقدروی عن النبی ﷺ انه کان یقول بعد التسلیم لا اله الا اللہ وحده لاشریك له الملك وله الحمد یعنی وهمیت وهوعلی کل شئی قدیر. اللهم لامانع لما اعطیت ولا معطی لماصنعت ولاینفع ذا ابعد منك الجد

ترجمہ: روایت کیا جاتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد یہ الفاظ فرماتے۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک سے لے کر آخر تک

(ترمذی صفحہ ۳۹، جلد نمبر ۱ مطبوعہ اسلام آباد)

امام بخاریؒ نے اسی حدیث کو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ان الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

ان النبی کان یقول فی دبر کل صلوٰۃ مکتوبة لا اله الا الله...... الخ

ترجمہ: کہ حضور ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے آخر حدیث تک

(صفحہ نمبر ۱۱۷، جلد ۱ مطبوعہ اسلام آباد)

یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ ایسی نماز کے بعد ذکر جائز نہیں جہاں فرض کے بعد سنتیں ہوں۔

ای من الصلوٰۃ المکتوبة التی بعدهاسنة

لیکن مرقاۃ میں ہی اسی حدیث کی شرح ملا علی قادری لکھتے ہیں:

کان یقول فی دبر کل صلوٰۃ مکتوبة

سے مراد ہر فرض نماز ہے اگرچہ اس کے بعد سنتیں ہوں۔

(مرقاۃ جلد نمبر ۲ صفحہ ۳۵۸ مطبوعہ ملتان)

ان تمام احادیث سے پتہ چلا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختلف

معمولات رہے ہیں کبھی آپ کم ذکر فرماتے ہیں کبھی زیادہ ذکر کا نہ کرنا کہیں نہیں ہے کہ ذکر بعد از صلوٰۃ کو مکروہ یا بدعت کہا جا سکے۔

اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی عمرو ان ابا معبد مولی ابن عباس اخبرہ ان ابن عباس اخبرہ ان رفع الصوت بالذکر حسین ینصرف الناس من المکتوبة کان علی عهد النبی ﷺ کنت اعلم اذا الصرفوا بذالك اذا سمعة

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابو معبد کو بتایا کہ حضور ﷺ کے عہد ہمسایوں میں نماز کے بعد بلند ذکر کرنے کا معمول تھا۔ جب میں اس ذکر کو سنتا تو جان لیتا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نماز سے فارغ ہو گئے ہیں۔
(مسلم شریف صفحہ ۲۱ جلد ۱ بخاری شریف صفحہ ۱۱۶، جلد ۱ اسلام آباد)

اس حدیث کی شرح میں امام نووی لکھتے ہیں:

هذا دلی لماقاله بعض السلف انه یستحب رفع الصوت بالتکبیر والذکر عقب المکتوبة

یہ دلی ہے سلف میں ان لوگوں کیلئے جو فرض نماز کے بعد بلند آواز سے تکبیر اور ذکر کو مستحب سمجھتے ہیں۔

(مسلم مع شرمه الکامل صفحہ ۲۱۷ جد ۱)

اس حدیث کی شرح میں احناف کے بطل جلیل علامہ بدر الدین عینیؒ لکھتے ہیں

استدل به بعض السلف علی استحباب رفع الصواب بالتکبیر واذکر عقب الصلوٰۃ المکتوبة

اس حدیث طیبہ سے بعض سلف نے فرض نماز کے بعد تکبیر اور ذکر بلجہر کا

استدلال کیا ہے۔

(عمدہ القاری، جلد ۵ صفحہ ۱۹۷)

امام بیہقی نے ذکر بعداز صلوٰۃ کے استحباب پر بھی احادیث نقل کی ہیں اس سلسلہ میں صرف ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں:

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ من سبح الله فی دبر کل صلوٰة ثلاثا ولثین وکبر الله ثلاثا وثلاثین وحمدالله ثلاثا وثلاثین فتلك تسع وتسعون ثم قال تمام المأة لا اله الا الله وحده لاشریك له له الملك وله الحمد وهوعلی کل شئی قدیر غفرت له خطایاه وان کانت مثل زبرالبحر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہا اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہا اور ۳۳ مرتبہ الحمدللہ کہا یہ ننانوے مرتبہ ہے اور سو کا ہندسہ اس کلمہ سے پورا کیا۔ **لا اله الا الله وحده لاشریك له، له الملك وله الحمد وهو علی کل شئی قدیر**. اس کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں۔ (السنن الکبری صفحہ ۱۸۷، جلد ۲ مطبوعہ دارالفکر)

نماز مغرب کے بارے میں ایک روایت نقل کی جاتی ہے۔

عجلوا الرکعتین بعدالمغرب فانهما ترفعان مع المکتوبة

مغرب کے بعد دو سنتیں جلدی پڑھو کیونکہ یہ فرض کے ساتھ ہی اٹھائی جاتی ہیں۔

اس حدیث طیبہ سے مراد مغرب کے بعد سنتوں کی فضیلت بیان کرنا ہے اور ان کی ادائیگی پر ترغیب دلانا ہے نہ کہ یہ مراد ہے کہ مغرب کے فرائض کے فوراً بعد سنتیں پڑھنے کا حکم ہے اسکی وضاحت ایک اور حدیث سے ہوتی ہے جس کو ابو نعیم

اصبہانی نے اپنی کتاب ''کتاب الیوم واللیلۃ'' میں روایت کیا ہے۔

من قال حين ينصرف من صلاة الغداة قبل ان يتكلم لا اله الا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئی قدير عشر مدات اعطى بهن سبع فصال و كتب له عشر هسنات ومعی عنه بهن عشر حسنات واضع له بهن عشر درجات و كن له عدل عشر نسمات و كن له عصمة من الشيطن وحرزا من المكروه ولا يدحقه في يومه ذالك ذنب الا الشرك بالله ومن فالهن حين ينصرف من صلوٰة المغرب اعطى مثل ذالك

جس نے صبح کی نماز کے بعد گفتگو سے پہلے یہ کلمات لا اله الا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئی قدير دس مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ انکی وجہ سے اسے دس فضیلتیں عطا کرے گا اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کیلئے دس قیدی آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور شیطان سے اسکی حفاظت ہوگی اور مکروہ سے بچ جائے گا اور اس دن اس کو کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا، مگر یہ کہ شرک کرے اور جس نے یہ کلمات مغرب سے اسلام پھیرنے کے بعد کہے اس کو اس کی مثل عطا کیا جائے گا۔

(بحواله عمدة القاری جلد ۵ صفحه ۲۰۷)

اس سے معلوم ہوا کہ اوپر والی حدیث طیبہ میں سنت ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے کہ فرض کے ساتھ متصل کرنے کی۔

عن ابی امامه من قرأ اية الكرسی وقل هو الله احد، دبر كل صلوٰة مكتوبة لم يمنعه من دخول الجنة الا الموت

حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی اور سورۃ اخلاص

پڑھی اس کے جنت میں داخل ہونے صرف موت ہی حائل ہے۔
(بحوالہ عمدہ القاری جلد ۲۰۷۵)

احناف کا مسلک:

صاحبِ ردالمختار کی روشنی میں احناف کا مسلک بھی وہی ہے جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور احادیث طیبہ میں مختلف اذکار کا جو ذکر ہے اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اتنی مقدار میں اذکار کرنا اور فرض اور سنت کے درمیان بیٹھنا مکروہ نہیں ہے ردالمختار میں ہے:

ویستحب ان یستغفر ثلاثا ویقرأ آیة الکرسی والمعوذات ویسبح وبحمد ویکبر ثلاثا ولثین ویهلل تمام المائة ویدعو ویختم بسبحان ربك

ترجمہ: اور مستحب یہ ہے کہ تین مرتبہ استغفار کہے اور آیت الکرسی اور معوذات (اخلاص، معوذتان) پڑھے اور تسبیح، تمہید اور تکبیر تینتیس مرتبہ پڑھے اور تحلیل کے ساتھ ۱۰۰ کا عدد پورا کرے اور دعا مانگے اور سبحان ربک الخ کے ساتھ ختم کرے۔
(ردالمختار جلد ا صفحہ ۵۳۰)

صاحب نورالایضاح کا قول

نورالایضاح میں ہے:

وعن شمس الائمة العلوانی لاباس بقرأة الاوراد بین الفریفة والسنة

شمس الائمہ علوانی کہتے ہیں فرض اور سنت کے درمیان احادیث میں مذکورہ اذکار پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
(نور الایضاح صفحہ ۸۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

شرح نورالایضاح کی روشنی میں

قال الکمال وھذا ھو الذی ثبت عنه ﷺ من الاذکار التی توخرعنه السنة ویفصل به بینھا وبین الفرائض.

کمال کہتے ہیں، یہ وہ اذکار ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہیں جن سے سنتیں مؤخر کی جاتی ہیں اور ان سے سنتوں اور فرض کے درمیان فاصلہ کیا جاتا ہے۔

(مراقی الفلاح صفحہ نمبر ۱۱۶ مطبوعہ کوئٹہ)

تمام آئمہ احناف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فرض نماز کے بعد سنتیں گھروں میں پڑھنا افضل ہے، اب فرض نماز کے بعد گھر جانے تک جو فاصلہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو وہ مکروہ نہیں ہوگا۔

والاحسن فی السنن ادائوھا فی المنزل الا التراویح

سنتوں میں افضل یہ ہے کہ گھر میں ادا کی جائیں سوائے تراویح کے۔

(تبین الحقائق جلد ۱ ص ۴۲۹)

وضاحت

احناف جس بات کو وہ سمجھتے ہیں کہ خاص طور پر امام سلام پھیرنے کے بعد اپنی جگہ نہ بیٹھے کیونکہ اس سے بعد میں آنے والوں کیلئے معاملہ مشتبہ ہو جاتا ہے کیونکہ ہوسکتا ہے وہ امام کو نماز میں سمجھ کر اس کی اقتدا کرنے لگ جائیں۔ بدائع الصنائع میں ہے۔

لان المکث یوجب اشتباہ الامر علی الداخل فلایمکث ولکن یقوم وینغی عن ذالک المکان واما المامون فبعض مشائیخنا قالوا لاحرج علیھم فی ترک الانتقال لانعدام الا شتباہ علی الداخل.

ترجمہ: کیونکہ امام کا بیٹھے رہنا داخل ہونے والے پر معاملے کے مشتبہ ہونے کا موجب بنتا ہے پس وہ نہ بیٹھے بلکہ کھڑا ہو جائے اور اس مکان سے ہٹ جائے۔ جہاں تک مقتدیوں کا تعلق ہے تو ہمارے بعض مشائخ کہتے ہیں کہ ان کے نہ ہٹنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ان کی وجہ سے داخل ہونے والا اشتباہ میں نہیں پڑتا۔

(بدائع الصنائع جلد ا صفحہ ۳۴۹)

احناف کی کتب میں جہاں فرائض اور سنن کے درمیان فعل اور قعود مکروہ ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد فعل طویل ہے نہ کہ فعل قلی (را۔ بحوالہ فتاویٰ رضویہ جلد ۴) اور آیت الکرسی اور مغرب کے بعد دس مرتبہ کلمہ توحید پڑھنا اسی طرح تسبیح، تمہید اور تکبیر فعل قلیل ہیں نہ کہ فعل طویل جس طرح کہ ردالمختار کی عبارت سے ظاہر ہے اور یہی عبارت نورالیضاح میں بھی ہے۔

(نور الایضاح صفحہ ۸۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اشعۃ اللمعات میں ہے:

ترجمہ: یہاں اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ تقدیم روایت بعدیت رروایت کے منافی نہیں کیونکہ بعض دعاؤں اور اذکار کے بارے میں احادیث موجود ہیں ایک روایت میں ہے کہ نماز فجر اور مغرب کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے جائیں۔

لا اله الا الله وحده لاشریك له، له الملك وله الحمد وهو علی كل شئی قدیر.

(اشعتہ اللمعات صفحہ ۴۱۸، جلد ا مطبوعہ سکھر)

اذکار کی حکمت

فرض نماز کے بعد اذکار میں حکمت یہ ہے کہ شیطان جو ہمارا دشمن ہے اور ہر ممکن کوشش کرتا ہے کہ ہمیں راہ راست سے بھٹکا دے، وہ نمازی کے دل میں تکبر

غرور ڈالنے کی کوشش کرتا ہے تو شیطان کے اس مکر سے بچنے کیلئے ضروری ہے کیونکہ بلند آواز سے ذکر کرنے سے شیطان دور بھاگتا ہے اسی لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تین مرتبہ استغفار فرمایا کرتے تھے۔

عن ثوبان کان رسول الله ﷺ اذا اراد ان ینصرف من صلاته استغفر ثلاث مرات

جب حضور ﷺ سلام پھیرنے کا ارادہ فرماتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے۔

(ترمذی شریف، والله ورسوله اعلم بالصواب)

☆......☆......☆
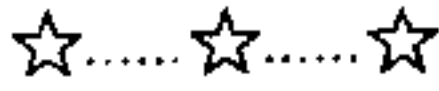
فصل دوم

دعا کی فضیلت احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں

اللہ عزوجل کے حضور دعا کرنے کی فضیلت کا بیان

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر دیا۔ لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جس کو میں ہدایت دوں۔ سو تم مجھ سے ہدایت طلب کرو۔ میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھانا کھلاؤں۔ پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو۔ میں تم کو کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو۔ میں تم کو لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشتا ہوں تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تم کو بخش دوں گا۔

(صحیح مسلم، جلد۴، ص۱۹۹، رقم۲۵۷۷)

دعاء میں اصرار کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو دعا میں اصرار کرے اور یہ نہ کہے کہ اے اللہ، اگر تو چاہے تو مجھے دے دے کیونکہ خدا کا کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔

(سنن الکبریٰ للنسائی، جلد۶، ص۱۵۱، رقم ۱۰۴۲۰)

دعا، عبادت کا مغز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔

(سنن ترمذی، جلد۵، ص۴۵۶، رقم۳۳۷۱)

تقدیر کا بدل

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو بدل نہیں سکتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کرسکتی۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد۵، ص۲۷۷، رقم۲۲۴۴۰)

دعا عین عبادت

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عین عبادت ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور دلیل) یہ آیت تلاوت فرمائی:۔

اور تمہارے رب نے فرمایا ہے کہ تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں
ضرور قبول کروں گا بیشک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے
ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

(سنن ابو داؤد، جلد۵، ص۳۸۴، رقم۳۲۷۴)

دُعا پسند خدا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ کوئی چیز محترم و مکرم نہیں ہے۔

(صحیح ابن حبان، جلد۳، ص۱۵۱، رقم۸۷۰)

حدیث قدسی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور امید رکھے گا جو کچھ بھی تو کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کے برابر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے پھر مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً میں زمین بھر کے برابر تجھے بخشش عطا کروں گا۔

(سنن الدارمی، جلد۲، ص ۴۱۴، رقم ۲۷۸۸)

صداقتِ قلب ضروری ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد۲، ص ۱۷۷، رقم ۱۸۱۷)

رحمت و عافیت کا دروازہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کے لئے دروازہ کھولا گیا اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھولا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگی جاتی ہے اس میں سے اسے عافیت (کا سوال) زیادہ پسند ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا دعا اس مصیبت کے لئے بھی نافع ہے جو اتر چکی

ہے اور اس کے لئے بھی جو ابھی تک نہیں اتری۔ پس اے اللہ کے بندو، دعا کو لازم پکڑو۔

(مستدرك للحاكم، جلدا، ص٦٧٥، رقم١٨٣٣)

حیا، صفتِ الٰہی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حیادار کریم ہے وہ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ کوئی شخص اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے تو وہ اسے خالی اور نامراد واپس لوٹا دے۔

(سنن الكبرىٰ للبيهقي، جلد٢، ص٢١١، رقم٩٢٦٥)

خوشحالی کے اوقات میں دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے وہ خوشحالی کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے۔

(سنن الكبرىٰ للنسائي، جلد٦، ص٢٥٠، رقم١١٣٦٤)

مستجاب الدعوات......تین اشخاص

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین دعائیں ایسی ہیں کہ جن کی قبولیت میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے۔ باپ کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد٢، ص٥١٧، رقم١٠٧١٩)

تین میں سے ایک کی دعا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب کوئی بھی مسلمان دعا کرتا ہے بشرطیکہ جس میں گناہ یا قطع رحمی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا کرتا ہے یا تو اس کی دعا جلدی قبول کر لیتا ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس سے اس قسم کی کوئی تکلیف دور کر دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ پھر تو ہم زیادہ سے زیادہ دعا کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بھی زیادہ سے زیادہ قبول کرتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، جلد۶، ص۲۲، رقم ۲۹۱۷۰)

دشمن سے حفاظت اور رزق میں اضافہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہیں دشمن سے بچائے اور تمہارے رزق میں اضافہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ سے دن رات دعا کرتے رہو کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

(مسند ابو یعلیٰ، جلد۳، ص۳۴۶، رقم۱۸۱۲)

عبد اور معبود کے تعلق کا حسن

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اور اللہ اس پر ناراض ہونے کی وجہ سے اس سے منہ موڑ لیتا ہے وہ پھر پکارتا ہے اللہ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے میرے بندے نے میرے سوا کسی اور کو پکارنے سے انکار کر دیا وہ مجھے ہی پکارتا ہے حالانکہ میں نے اس سے منہ موڑ لیا تھا۔ لہٰذا میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس کی دعا قبول فرمالی۔

(کتاب الدعاء للطبرانی، جلد۱، ص۲۸، رقم

مقبولیت کے اوقات

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا کس وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

(مصنف عبدالرزاق، جلد۲، ص ۴۲۴، رقم ۳۹۴۴)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا معمول

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو اس کے بعد یوں فرماتے۔نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہیں دے گی۔

(صحیح مسلم، جلد۱، ص ۴۱۴، رقم ۵۹۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طلب پناہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے:۔

"اے اللہ میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ ذلت کی زندگی کی طرف لوٹایا جاؤں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

(صحیح ابن خزیمہ، جلد۱، ص ۳۶۸، رقم ۷۴۶)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نصیحت

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا۔ اے معاذ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا:۔

اے اللہ اپنے ذکر وشکر اور اچھی طرح عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرما۔

(صحیح ابن حبان، جلد۵، ص۳۶۵، رقم۲۰۲۱)

دیدارِ خدا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات میرا رب میرے پاس نہایت احسن صورت میں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا اے محمد! جب آپ نماز ادا کر چکیں تو یہ دعا مانگیں:۔"اے اللہ میں تجھ سے اچھے اعمال کے اپنانے، برے اعمال کو چھوڑنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو آزمانے کا ارادہ کرے تو مجھے اس سے پہلے ہی اپنے پاس بلا لے۔"

(مسند عبد بن حمید، جلد۱، ص۲۲۸، رقم۶۸۲)

بعد سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (حالت نماز میں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوتا تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے:۔

اے اللہ میری عمر کا آخری حصہ بہترین بنا دے۔ اے میرے
اللہ میرے اعمال کا خاتمہ اپنی رضا پر کر۔ اے اللہ میرے دنوں
میں سے بہترین دن اس کو بنا جس دن میں تیرے ساتھ
ملاقات کروں۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، جلد۹، ص۱۵۷، رقم۹۴۱۱)

بعد نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنتا:۔

''اے میرے اللہ! میری تمام خطائیں اور گناہ بخش دے۔ اے
میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت و اطاعت کے لئے) ہشاش
بشاش رکھ اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک
اعمال اور اخلاق کی رہنمائی عطا فرما بے شک نیک اعمال اور
اخلاق کی ہدایت تیرے سوا کوئی نہیں دیتا اور برے اعمال اور
اخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں بچاتا۔''

(المستدرک للحاکم، جلد۳، ص۵۲۲، رقم۵۹۴۲)

حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ حلفاً بیان فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا کو چیر دیا۔ ہم نے تورات میں دیکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو آپ یوں دعا فرماتے:۔

اے اللہ وہ دین جس سے میرا بچاؤ ہے اسے درست فرما دے اور میری دنیا جس میں میرا رزق ہے اس کی اصلاح فرما۔ اے اللہ میں تیرے غضب سے تیری رضامندی کی پناہ طلب کرتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں تو جو کچھ عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور مالدار کا مال تیرے نزدیک کسی کام نہ آئے گا۔

(صحیح ابن خزیمہ، جلد۱، ص۳۶۶، رقم۷۴۵)

ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا معمول

ابو زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد کہا کرتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی غالب آنے والا اور قوت رکھنے والا نہیں اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ اسی کے لئے تمام نعمتیں ہیں اور اسی کے لئے فضل اور تمام اچھی تعریفیں ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا دین خالص ہے اگرچہ کافروں کو یہ ناگوار گزرے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد۶، ص۳۳، رقم۲۹۲۶۲)

☆......☆......☆
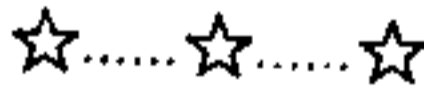
فصل سوم

چہل رَبَّنَا

کلامِ پاک میں مختلف جگہ رَبَّنَا آیا ہے۔ انسان اس کو اگر خشوع اور خضوع سے پڑھے تو دل کی ایک عجیب کیفیت محسوس کرے گا۔ اس کے پڑھنے کا سب سے اچھا وقت فجر کے پہلے یا فجر کے بعد ہے۔

وظیفہ پڑھنے سے پہلے یہ درود شریف پڑھا جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ○

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی، شیطان مردود سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

۱. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ○

اے پروردگار ہمارے! قبول کر ہم سے۔ بے شک تُو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔

۲. رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ص وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ○

اے پروردگار ہمارے! اور کر ہم کو حکم بردار اپنا اور ہماری اولاد میں بھی کر ایک جماعت

فرمانبردار اپنی اور بتلا ہم کو قاعدے حج کرنے کے اور ہم کو معاف کر، بے شک تُو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

۳. رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○

اے رب ہمارے دے ہم کو دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے

۴. رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ○

اے رب ہمارے ڈال دے ہمارے دلوں میں صبر اور جمائے رکھ ہمارے پاؤں اور مدد کر ہماری اس کافر قوم پر۔

۵. رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا

اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھولیں یا چُوکیں۔

۶. رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج

اے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا رکھا تھا ہم سے اگلے لوگوں پر۔

۷. رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْ لَنَا وقفه وَارْحَمْنَا وقفه اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ○

اے رب ہمارے اور نہ اٹھوا ہم سے وہ بوجھ کہ جس کی ہم کو طاقت نہیں۔ اور درگزر کر ہم سے۔ اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر۔ تُو ہی ہمارا رب ہے۔ مدد کر ہماری کافروں پر۔

۸. رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ج اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ○ (آل عمران ۳/۸)

اے رب نہ پھیر ہمارے دلوں کو جب تو ہم کو ہدایت کر چکا اور عنایت کر ہم کو اپنے پاس سے رحمت تو ہی سب کچھ دینے والا ہے۔

۹. رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ (۳/۹)

اے رب تُو جمع کرنے والا ہے لوگوں کو ایک دن جس میں کچھ شبہ نہیں۔ بے شک اللہ خلاف نہیں کرتا اپنا وعدہ۔

۱۰. رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (۳/۱۶)

اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ہیں سو بخش دے ہمکو گناہ ہمارے، اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

۱۱. رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ (۳/۵۳)

اے رب ہم نے یقین کیا اس چیز کا جو تُو نے اتاری اور ہم تابع ہوئے رسول کے سو تُو لکھ دے ہم کو ماننے والوں میں۔

۱۲. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ (۳/۱۴۷)

اے ربّ ہمارے بخش ہمارے گناہ اور جو ہم س زیادتی ہوئی ہمارے کام میں اور ثابت رکھ قدم ہمارے اور مدد دے ہم کو قوم کفار پر۔

۱۳. رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (۳/۱۹۱)

اے رب ہمارے تُو نے یہ بث نہیں بنایا تو پاک ہے سب عیبوں سے سو ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے۔

۱۴. رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ (۳/۱۹۲)

اے رب ہمارے جس کو تُو نے دوزخ میں ڈالا سو اس کو رُسوا کر دیا۔ اور نہیں کوئی گنہگاروں کا مددگار۔

۱۵. رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ط ق صلے (۳/۱۹۳)

اے رب ہمارے ہم نے سنا کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے ایمان لانے کو کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر سو ہم ایمان لے آئے۔

۱۶. رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ O (۳/۱۹۳)

اے رب ہمارے اب بخش دے گناہ ہمارے اور دور کر دے ہم سے برائیاں ہماری اور موت دے ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ

۱۷. رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ O (۳/۱۹۴)

اے رب ہمارے اور دے ہم کو جو وعدہ کیا تُو نے ہم سے اپنے رسولوں کے واسطے اور رُسوا نہ کر ہم کو قیامت کے دن۔ بے شک تُو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

۱۸. رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ O (۵/۸۳)

اے رب ہمارے ہم ایمان لائے۔ سو تُو لکھ ہم کو ماننے والوں کے ساتھ۔

۱۹. رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ O (۵/۱۱۴)

اے رب ہمارے اتار ہم پر خوان بھرا ہوا آسمان سے کہ وہ دن عید رہے ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے واسطے اور نشانی ہو تیری طرف سے اور روزی دے ہم کو اور تُو ہی ہے سب سے بہتر روزی دینے والا۔

۲۰. رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ O (اعراف ۷/۲۳)

اے رب ہمارے ظلم کیا ہم نے اپنی جان پر۔ اور اگر تُو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور ہو جائیں گے تباہ۔

۲۱. رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۝ (۷/۴۷)

اے رب ہمارے مت کر ہم کو گنہگار لوگوں کے ساتھ

۲۲. رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ۝ (۷/۸۹)

اے ہمارے رب فیصلہ کر ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ اور تُو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

۲۳. رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ۝ (۷/۱۲۶)

اے ہمارے رب دہانے کھول دے ہم پر صبر کے اور ہم کو مار مسلمان

۲۴. رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۝ (یونس ۱۰/۸۵)

اے رب ہمارے نہ آزما ہم پر زور اس ظالم قوم کا اور چھڑا دے ہم کو مہربانی فرما کر ان کافر لوگوں سے۔اور چھڑا دے ہم کو مہربانی فرما کر اُن کافر لوگوں سے۔

۲۵. رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ۝ (سورہ ابراھیم ۱۴/۳۸)

اے رب ہمارے تُو تو جانتا ہے جو کچھ ہم کرتے ہیں چھپا کر اور جو کچھ کرتے ہیں دکھا کر اور مخفی نہیں اللہ پر کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں۔

۲۶. رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ۝ (۱۴/۴۰)

اے رب میرے اور قبول کر میری دُعا

۲۷. رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ۝ (۱۴/۴۱)

اے ہمارے رب بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن قائم ہو حساب۔

۲۸. رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ (الکھف ۱۰/۱۸)

اے رب دے ہم کو اپنے پاس سے بخشش اور پوری کر دے ہمارے کام کی درستی۔

۲۹. رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝ (سورہ طٰہٰ ۴۵/۲۰)

اے رب ہمارے! ہم ڈرتے ہیں کہ بھبک پڑے ہم پر یا جوش میں آ جائے۔

۳۰. رَبُّنَا الَّذِىْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَىْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝ (۵۰/۲۰)

رب ہمارا وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی صورت عطا کی پھر راہ سجھائی۔

۳۱. رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

(سورہ مومنون ۱۰۹/۲۳)

اے رب ہمارے ہم یقین لائے سو معاف کر ہم کو اور رحم کر ہم پر اور تُو سب رحم والوں سے بہتر ہے۔

۳۲. رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ (فرقان ۶۵،۶۶/۲۵)

اے رب ہٹا ہم سے دوزخ کا عذاب۔ بے شک اس کا عذاب چمٹنے والا ہے اور بُری جگہ ہے ٹھہرنے کی اور بُری جگہ ہے رہنے کی۔

۳۳. رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ (۷۴/۲۵)

اے رب دے ہم کو ہماری عورتوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک اور کر ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا۔

۳۴. رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ (فاطر ۳۴/۳۵)

ہمارا ربّ بخشنے والا قدر دان ہے۔

۳۵. رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ○ (سورہ مومن ۷/۴۰)

اے پروردگار ہمارے ہر چیز سمائی ہوئی ہے تیری بخشش اور خبر میں، سو معاف کر ان کو جو توبہ کریں اور چلیں تیری راہ پر، اور بچا ان کو آگ کے عذاب سے۔

۳۶. رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَالْفَوْزُ الْعَظِيْمُ○ (سورہ مومن ۸،۹/۴۰)

اے رب ہمارے اور داخل کر ان کو سدا بسنے کے باغوں میں جن کا وعدہ کیا تُو نے ان سے اور جو کوئی نیک ہو ان کے باپوں میں اور عورتوں میں اور اولاد میں بے شک تُو ہی ہے زبردست حِکمت والا۔ اور بچا ان کو برائیوں سے اور جس کو تُو بچائے برائیوں سے اُس دن اُس پر مہربانی کی تُو نے اور جو ہے یہی ہے بڑا مراد پانی۔

۳۷. رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○ (سورہ حشر ۱۰/۵۹)

اے رب بخش ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے داخل ہوئے ایمان میں اور نہ رکھ ہمارے دلوں میں بَیر ایمان والوں کا۔ اے رب تُو ہی ہے نرمی والا مہربان۔

۳۸. رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ○ (سورہ ممتحنہ ۴/۶۰)

اے رب ہمارے ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوئے اور تیری طرف ہے سب کو پھر آنا۔

۳۹. رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ O (۶۰/۵)

اے رب ہمارے مت جانچ ہم پر کافروں کو اور ہم کو معاف کر اے رب ہمارے تُو ہی ہے زبردست حکمت والا۔

۴۰. رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا ج اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ O

(التحریم ۶۶/۸)

اے رب ہمارے پوری کر دے ہم کو ہماری روشنی اور معاف کر ہم کو۔ بے شک تُو سب کچھ کر سکتا ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ O وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ O وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ O (۳۷/۱۸۰،۱۸۱)

پاک ذات ہے تیرے رب کی وہ پروردگار عزت والا پاک ہے اُن باتوں سے جو بیان کرتے ہیں اور سلام ہے رسولوں پر۔ اور سب خوبی ہے اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا۔

☆......☆......☆

باب 6

فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

اوپر میں نے نماز کا کامل طریقہ بیان کر دیا ہے لیکن وہاں میں نے فرض، واجب، سنت اور مستحب کو الگ الگ نہیں بیان کیا لہٰذا یاد رہے کہ اس طریقہ میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اسکے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجب ہیں کہ اس کو قصداً چھونا گناہ اور نماز کا پھر سے پڑھنا واجب اور بھول کر چھوٹنے سے سجدہ سہو واجب اور بعض سنت موکدہ ہیں کہ جس کو چھوڑنے کی عادت گناہ ہے اور بعض مستحب ہیں کہ جسکا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں۔ فرض، واجب، سنت، مستحب یعنی اصطلاحاتِ دین کی تعریفیں جاننا ضروری ہے۔ جو کہ درج ذیل ہیں:

فرض:۔

وہ ہے جو شریعت کی یقینی دلیل سے ثابت ہو اس کا کرنا ضروری اور بلا کسی عذر کے اس کو چھوڑنے والا فاسق اور جہنمی اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ جیسے نماز روزہ اور حج وزکوٰۃ وغیرہ۔

فرض کی قسمیں

فرض کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ فرض عین

۲۔ فرض کفایہ۔

فرض عین: وہ ہے جس کا ادا کرنا ہر عاقل و بالغ مسلمان پر ضروری ہے جیسے نماز پنجگانہ وغیرہ۔

فرض کفایہ: وہ ہے جس کا ادا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کر لینے سے سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے جیسے نماز جنازہ وغیرہ۔

واجب:۔

واجب وہ ہے جو شریعت کی ظنی دلیل سے ثابت ہو اس کا کرنا ضروری ہے اور اس کو بلا کسی تاویل اور بغیر کسی عذر کے چھوڑ دینے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے لیکن اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں بلکہ گمراہ اور بدمذہب ہے۔

سنت موکدہ:۔

سنت موکدہ وہ ہے جس کو حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو البتہ بیان جواز کے لیے چھوڑ بھی دیا ہو اس کو ادا کرنے میں بہت بڑا ثواب اور اس کو کبھی اتفاقیہ طور پر چھوڑ دینے سے اللہ اور رسول ﷺ کا عتاب اور اس کو چھوڑ دینے کی عادت ڈالنے والے پر جہنم کا عذاب ہوگا۔

مثلاً نماز فجر کی دو رکعت سنت اور نماز ظہر کی چار رکعت فرض سے پہلے اور دو رکعت فرض کے بعد سنتیں اور نماز مغرب کی دو رکعت سنت اور نماز عشاء کی دو رکعت سنت ہے۔ یہ نماز پنجگانہ کی بارہ رکعت سنتیں سب سنت موکدہ ہیں۔

سنت غیر موکدہ:۔

سنت غیر موکدہ وہ ہے جس کو حضور اقدس ﷺ نے کیا ہو اور بغیر کسی عذر

کے کبھی کبھی اس کو چھوڑ بھی دیا ہو اس کو ادا کرنے والا ثواب پائے گا اور اس کو چھوڑنے والا عذاب کا مستحق نہیں۔ مثلاً عصر کے پہلے کی چار رکعت سنت، اور عشاء کی چار رکعت سنت کہ یہ سب سنت غیر موکدہ ہیں سنت غیر موکدہ کو سنت زائدہ بھی کہتے ہیں۔

مستحب:۔

ہر وہ کام جو شریعت کی نظر میں پسندیدہ ہو اس کو چھوڑ دینا شریعت کی نظر میں برا بھی نہ ہو خواہ اس کام کو رسول اللہ ﷺ نے کیا ہو یا اس کی ترغیب دی ہو یا علماء صالحین نے اس کو پسند فرمایا ہو اگر چہ حدیثوں میں اس کا ذکر نہ آیا ہو یہ سب مستحب ہیں۔ مستحب کو کرنا ثواب اور اس کو چھوڑ دینے پر نہ کوئی عذاب ہے نہ کوئی عتاب۔ جیسے وضو کرنے میں قبلہ رو ہو کر بیٹھنا، نماز میں بحالت قیام سجدہ گاہ پر نظر رکھنا، خطبہ میں خلفاء راشدین وغیرہ کا ذکر میلاد شریف پیران کبار کے وظائف وغیرہ۔ مستحب کو مندوب بھی کہتے ہیں۔

مباح:۔

وہ ہے جس کا کرنا اور چھوڑ دینا دونوں برابر ہو جس کے کرنے میں نہ کوئی ثواب ہو اور چھوڑنے میں نہ کوئی عذاب ہو جیسے لذیذ غذاؤں کا کھانا، اور نفیس کپڑوں کا پہننا وغیرہ۔

حرام:۔

حرام وہ ہے جس کا ثبوت یقینی شرعی دلیل ہو اس کا چھوڑنا ضروری اور باعث ثواب ہے اور اس کا ایک مرتبہ بھی قصد کرنے والا فاسق و جہنمی ہے اور گناہ

کبیرہ کا مرتکب ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ حرام فرض کا مقابل ہے یعنی فرض کا کرنا ضروری ہے اور حرام کا چھوڑنا ضروری ہے۔ نیز فرض کا انکار اور حرام کا اقرار بھی دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ جیسے نماز کا نہ پڑھنا تو گناہ ہے مگر آج کل جیسے یہ کہا جاتا ہے کہ نماز میں کیا رکھا ہے یا نماز کا کوئی فائدہ نہیں یا نماز پڑھ کے کون سے تیر مار لینے ہیں۔ یہ اور ان جیسے دیگر جملے جن سے فرض کی فرضیت کے انکار کا صراحتاً یا مبہم طور پر انکار نظر آتا ہے نعوذ باللہ من ذالک ایسی باتیں بندے کو دائرہ اسلام سے باہر نکال دیتی ہیں یقیناً یہ تمام باتیں قوتِ ایمانی کی کمزوری اور اسلام کے بنیادی عقائد پر پختگی نہ ہونے کا نتیجہ ہے کیونکہ جب بندہ مومن کے بنیادی عقائد درست ہوں تو اُس کا زاویہ فکر ریا کاری یا ظاہری منفعت سے خالی ہوتا ہے بلکہ اُس کی نظر اُس کی فکر اُس کی سوچ اُس کا تدبر سب کے پیش نظر رضائے الٰہی ہوتی ہے۔

مکروہ تحریمی:۔

مکروہ تحریمی وہ ہے جو شریعت کی ظنی دلیل سے ثابت ہو اس کا چھوڑنا لازم اور باعث ثواب ہے اور اس کا ایک مرتبہ بھی قصداً کرنے والا فاسق و جہنمی اور گناہ کبیرہ حرام کے کرنے سے کم ہے چند بار اس کو کر لینا گناہ کبیرہ ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ یہ واجب کا مقابل ہے یعنی واجب کو کرنا لازم ہے اور مکروہ تحریمی کو چھوڑنا لازم ہے۔

مکروہ تنزیہی:۔

وہ ہے جس کا کرنا شریعت کو پسند نہیں مگر اس کے کرنے والے پر عذاب نہیں ہوگا یہ سنت غیر موکدہ کا مقابل ہے۔

نوٹ: یاد رہے مکروہ کا لفظ کراہت سے نکلا ہے اور کراہت ناپسندیدگی کو کہتے ہیں۔ یقیناً جب کسی کام میں کراہت کے اسباب پائے جائیں تو اُس کام کو کرنے، دیکھنے، سننے یا پڑھنے میں بھی ظاہری و باطنی اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔ بالکل اسی طرح کہ جب ہمارے سامنے کوئی مکروہ کام کیا جاتا ہے تو ہم نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اب ذرا اسی بات کو نماز میں دیکھیں۔ کہ کیا نماز میں مکروہ کام کرنے سے نماز کا حسن قائم رہے گا؟ نماز کے فوائد حاصل ہوں گے؟ نماز کے ظاہری و باطنی اثرات مرتب ہوں گے یقیناً نہیں۔ کیونکہ مکروہ کام کرنے سے نماز کے حسن کی کاملیت ہی ختم ہو جاتی ہے اور وہ نماز تنھی عن الفواحشات والمنکر کے مقصد عظیمہ سے خالی ہو جاتی ہے۔ ایسی نماز کو بے روح نماز کہا جاسکتا ہے یا محض فرض کی ادائیگی کہہ سکتے ہیں۔

اساءت:۔

اساءت وہ ہے جس کا کرنا برا اور کبھی اتفاقیہ کر لینے والا لائق عتاب اور اس کو کرنے کی عادت بنا لینے والا مستحق عذاب ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ یہ سنت موکدہ کا مقابل ہے یعنی سنت موکدہ کا کرنا ثواب اور چھوڑنا برا ہے اور اساءت کا چھوڑنا ثواب اور کرنا برا ہے۔

خلافِ اولیٰ:۔

خلافِ اولیٰ وہ ہے جس کو چھوڑ دینا بہتر تھا لیکن اگر کر لیا تو کچھ مضائقہ نہیں یہ مستحب کا مقابل ہے۔

☆......☆......☆

فصل اوّل

نماز کے فرائض

نماز کے اندر سات فرائض ہیں

فرض نمبر ۱) تکبیر تحریمہ (تکبیر تحریمہ میں خاص لفظ اللہ اکبر فرض نہیں۔ فرض تو اتنا ہے کہ خالص تعظیم الٰہی کے الفاظ ہوں مثلاً اللہ اعظم، اللہ الکبیر الرحمان، اکبر کہا جب بھی فرض ادا ہو گیا مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی ہے) یعنی پہلی اللہ اکبر جس سے نماز شروع ہوتی ہے۔

فرض نمبر ۲) قیام یعنی اتنی دیر کھڑا رہنا جتنی دیر میں فرض قرآت (قرآت سے مراد قرآن شریف پڑھنا) ادا ہو۔

فرض نمبر ۳) قرآت یعنی کم سے کم ایک آیت پڑھنا۔

فرض نمبر ۴) رکوع یعنی اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائیں۔

فرض نمبر ۵) سجود یعنی ماتھے کا زمین پر جمنا اس طرح کہ کم سے کم پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگا ہو (لہٰذا اگر اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے یا صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی تو نماز نہ ہوگی)

فرض نمبر ۶) قعدہ اخیرہ یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھنا کہ پوری التحیات رسولہٗ تک پڑھی جا سکے۔

فرض نمبر ۷) خروج بصنعہ یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد اپنے ارادہ و عمل سے نماز ختم کر دینا خواہ سلام و کلام سے ہو یا کسی دوسرے عمل سے۔

☆......☆......☆

فصل دوم

نماز کے واجبات

نمبر ۱:۔ تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا

نمبر ۲:۔ پوری الحمدللہ پڑھنا۔

نمبر ۳:۔ سورۃ یا آیات ملانا، فرض نماز میں دو پہلی رکعتوں میں قرات کرنا۔

نمبر ۴:۔ الحمد اور اس کے ساتھ سورۃ یا آیت ملانا۔

نمبر ۵:۔ فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر اور سنت کی ہر رکعت میں سورۃ یا آیت سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا۔

نمبر ۶:۔ الحمد اور سورۃ کے درمیان آمین اور بسم اللہ کے سوا کچھ اور نہ پڑھنا۔

نمبر ۷:۔ قرات ختم کر کے فوراً رکوع کرنا،

نمبر ۸:۔ ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں سجدوں سے بیچ کوئی رکن نہ آنے پائے۔

نمبر ۹:۔ تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجود، قومہ، جلسہ میں کم سے کم ایک بار سبحان اللہ کے برابر ٹھہرنا

نمبر ۱۰:۔ قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہو جانا۔

نمبر ۱۱:۔ سجدہ میں ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا

نمبر۱۲:۔ جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا،

نمبر۱۳:۔ قعدہ اولیٰ اگرچہ نماز نفل ہو۔

نمبر۱۴:۔ فرض اور وتر اور سنن رواتب میں قعدہ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا۔

نمبر۱۵:۔ دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا یونہی جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد واجب ہے۔ ایک لفظ بھی اگر چھوڑے گا تو ترک واجب ہوگا۔

نمبر۱۶:۔ یاد رہے: دونوں سلام میں فقط لفظ السلام واجب ہے۔ علیکم ورحمتہ اللہ واجب نہیں۔

نمبر۱۷:۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا،

نمبر۱۸:۔ تکبیر قنوت،

نمبر۱۹:۔ عیدین کی چھ تکبیریں،

نمبر۲۰:۔ عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر

نمبر۲۱:۔ رکوع اور اس تکبیر کے لیئے لفظ اللہ اکبر ہونا

نمبر۲۲:۔ ہر جہری نماز میں امام کو جہر سے قرات کرنا

نمبر۲۳:۔ اور غیر جہری میں آہستہ قرات کرنا۔

نمبر۲۴:۔ ہر فرض و واجب کا اس جگہ پر ادا ہونا ☆ نمبر ا ☆

نمبر۲۵:۔ رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا

نمبر۲۶:۔ سجود کا ہر رکعت میں دو ہی بار ہونا۔

نمبر۲۷:۔ دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا

نمبر۲۸:۔ چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا

نمبر۲۹:۔ آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا۔

نمبر۳۰:۔ سہو ہوا ہو تو سجدہ سہو کرنا۔

نمبر۳۱:۔ دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین بار سبحان اللہ کہنا کے برابر دیر نہ ہونا۔

نمبر۳۲:۔ امام جب قرأت کرے بلند آواز سے ہو یا آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا۔

نمبر۳۳:۔ سوا قرأت کے تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔

اہم مسئلہ

فرائض و واجبات کے علاوہ میں نے جو باتیں طریقہ نماز میں ذکر کی ہیں وہ یا تو سنت ہیں یا پھر مستحب ہیں۔

اور یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ ان کو قصداً نہ چھوڑا جائے اور اگر غلطی سے چھوٹ جائیں تو نہ سجدہ سہو کرنے کی ضرورت ہے نہ نماز دہرانے کی، البتہ اگر دہرائے تو یہ بہت اچھا ہے۔

☆......☆......☆

فصل سوم

نماز کے مکروہات

مکروہ کی دو قسمیں ہیں

نمبر۱ مکروہ تحریمی

نمبر۲ مکروہ تنزیہی

نماز کے مکروہات تحریمی

نمبر۱) کپڑے یا بدن یا داڑھی کے ساتھ کھیلنا مکروہ تحریمی ہے۔

نمبر۲) کپڑا سمیٹنا جیسے سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا، اگرچہ گرد سے بچانے کے لئے ہو، مکروہ تحریمی ہے اور بلاوجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ ہے۔

نمبر۳) کپڑا لٹکانا جیسے سر یا مونڈھے پر اسطرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، مکروہ تحریمی ہے۔

﴿مکروہاتِ تحریمی کے اہم مسائل﴾

نماز میں کپڑا لٹکانے کے مسائل

مسئلہ نمبر۱:۔ اگر کرتے وغیرہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالے بلکہ پیٹھ کی طرف پھینک دے تو یہ بھی مکروہ تحریمی ہے۔(درمختار)

مسئلہ نمبر۲:۔ کاندھے پر اس طرح رومال ڈالنا کہ ایک کنارہ پیٹ پر لٹکتا ہو اور دوسرا پیٹھ پر، یہ مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ نمبر۳:۔ رضائی یا چادر یا شال کے کنارے دونوں مونڈھوں سے لٹکتے ہوں۔ یہ ممنوع و مکروہ تحریمی ہے۔ ہاں اگر ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ہو اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں۔ (درمختار وردالمختار)

آستین اوپر کرنا مکروہ

مسئلہ نمبر۴:۔ کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہو یا دامن سمیٹے نماز پڑھے، مکروہ تحریمی ہے۔ چاہے پہلے سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی۔ (درمختار)

مرد کا جوڑا باندھنا

مسئلہ نمبر۵:۔ مرد کو جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر نماز میں جوڑا باندھے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

کنکریاں ہٹانے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۶:۔ کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر سنت کے طور پر سجدہ نہ ادا ہوتا ہو تو ایک بار ہٹا سکتا ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب نہ ادا ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے چاہے کئی بار ہٹانا پڑے۔ (درمختار وردالمختار)

نماز میں انگلی چٹکانے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۷:۔ انگلیاں چٹکانا انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸:۔ نماز کے لئے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں۔

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۹:۔ کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہیے۔ (درمختار)

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا

مسئلہ نمبر ۱۰:۔ ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے چاہے تھوڑا ہی منہ پھرا ہو۔ اگر منہ نہ پھیرے صرف کنکھیوں سے ادھر ادھر بلا حاجت دیکھے تو کراہت تنزیہی ہے اور نادراً کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً حرج نہیں۔ آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

تشہد میں بیٹھنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۱:۔ تشہد یا سجدوں کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا (یعنی گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر چوتڑ کے بل بیٹھنا) مرد کا سجدے میں کلائیوں کو بچھانا یا کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

کپڑا اوڑھنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۲:۔ کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو، مکروہ تحریمی ہے۔ یوں بھی بے ضرورت اس طرح لپٹنا نہ چاہیے اور خطرہ کی جگہ تو سخت ممنوع ہے یونہی ناک منہ چھپانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

بے ضرورت کھانسی اور جمائی کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۱۳:۔ بے ضرورت کھکھار نکالنا قصداً جمائی لینا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر جمائی خود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے۔ اگر روکے سے نہ رکے تو ہونٹ دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رکے تو ہاتھ منہ پر رکھ لے۔ قیام میں داہنا ہاتھ رکھے اور باقی حالتوں میں بایاں۔

مختصر لباس میں نماز

مسئلہ نمبر۱۴:۔ صرف پائجامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھی اور کرتہ یا چادر موجود ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور جو دوسرا کپڑا نہیں تو معاف ہے۔

انتظار یا دکھاوے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۱۵:۔ کسی آنے والی کی خاطر نماز کو طول دینا مکروہ تحریمی ہے اور اگر جماعت پا جانے کے خیال سے ایک دو تسبیح کے برابر طول دیا تو کراہت نہیں۔ (عالمگیری)

قبر کے سامنے نماز پڑھنا

مسئلہ نمبر۱۶:۔ قبر کا سامنے ہونا جب کہ کوئی چیز بیچ میں حائل نہ ہو تو وہ مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

غیر کی زمین میں نماز پڑھنے کے مسائل

مسئلہ نمبر۱۷:۔ زمین مغضوب یا پرائے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہے یا جتے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار، عالمگیری)۔

مسئلہ نمبر ۱۸:۔ مقبرہ میں جو جگہ نماز کے لئے مقرر ہو اور اس جگہ میں قبر نہ ہو تو وہاں نماز پڑھنے میں حرج نہیں۔ کراہت اس وقت ہے کہ قبر سامنے ہو اور نمازی اور قبر کے درمیان کوئی چیز بقدر سترہ حائل نہ ہو۔ ورنہ اگر قبر داہنے یا بائیں یا پیچھے ہو یا سترہ کے برابر کوئی چیز حائل ہو تو کچھ بھی کراہت نہیں۔ (عالمگیری، غنیہ، قاضی خاں)

کفار کے عبادت خانوں میں جانے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۹:۔ کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہے۔ بلکہ ان میں جانا بھی منع ہے۔

الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۲۰:۔ الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یونہی انگرکھے کے بند نہ باندھنا اور اچکن شیروانی وغیرہ کے بٹن نہ لگنا اگر اس کے نیچے کرتہ وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو مکروہ تحریمی ہے اور اگر نیچے کرتہ وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی ہے۔ (بہار شریعت)

﴿ مکروہاتِ تنزیہی کے اہم مسائل ﴾

مکروہ تنزیہی کی تعریف

"مکروہ تنزیہی جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں لیکن کرنے پر سزا و عذاب بھی نہیں۔"

مسئلہ نمبر ۱:۔ سجدہ یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا مکروہ تنزیہی ہے۔ البتہ اگر وقت تنگ ہو یا ریل چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲:۔ کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ اور کپڑے ہوں ورنہ کراہت نہیں۔

ننگے سر نماز پڑھنے کے مسائل

مسئلہ نمبر ۳:۔ سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی سے بوجھ معلوم ہوتا ہے یا گرمی معلوم ہوتی ہے۔ اس وجہ سے ننگے سر پڑھنا ہے تو یہ مکروہ تنزیہی ہے اور اگر نماز کو حقیر خیال کر کے ننگے سر پڑھے مثلاً یہ سوچے کہ نماز کوئی مہتم بالشان چیز نہیں جس کے لئے ٹوپی عمامہ پہنا جائے تو یہ کفر ہے۔ اور اگر خشوع وخضوع کے لئے ننگے سر پڑھے تو مستحب ہے۔ (درمختار، ردالمختار، بہار)

نماز میں ٹوپی گر جائے تو کیا کرے؟

مسئلہ نمبر ۴:۔ نماز میں ٹوپی گر پڑی، ٹوپی اٹھالینا افضل ہے جب کہ عمل کثیر سے نہ ہو۔ ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی اور بار بار اٹھائی پڑے تو چھوڑ دے اور نہ اٹھا لینے سے خضوع مقصود ہو تو نہ اٹھانا افضل ہے۔

(درمختار، ردالمختار)

ماتھے سے مٹی وغیرہ اتارنا

مسئلہ نمبر ۵:۔ ماتھے سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے جب کہ نماز میں تشویش نہ ہو اور تکبر کی وجہ سے چھڑا رہا ہو تو مکروہ تحریمی ہے اور اگر تکلیف دہ

ہوں یا خیال بٹتا ہو تو حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مطلقاً مضائقہ نہیں بلکہ چھڑا دینا چاہیے تا کہ ریا نہ آنے (ریا، معنی نمائش، دکھاوا، جو کام دوسروں کو دکھاوے کے لئے کیا جائے اس کو ریا کہتے ہیں۔ ریا حرام و گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ریا کو شرک اصغر فرمایا گیا جو عمل ریا سے کیا جائے اس پر ثواب کے بدلے عذاب ہوگا) پائے۔ (عالمگیری)

پیشانی سے پسینہ پونچھنا

مسئلہ نمبر ۶:۔ یونہی حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پونچھنا بلکہ ہر وہ عمل قلیل کہ نمازی کے لئے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو وہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

ناک سے پانی پونچھنا

مسئلہ نمبر ۷:۔ نماز میں ناک سے پانی بہا تو اس کو پونچھ لینا زمین پر گرنے سے اچھا ہے اور اگر مسجد میں ہو تو پونچھنا ضروری ہے۔ مسجد میں نہ گرنے دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸:۔ نماز میں بغیر عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں اور علاوہ نماز کے اس طرح بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (درمختار)

چوکڑی مارنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۹:۔ سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا بلا عذر مکروہ ہے۔ (غنیۃ)

سجدہ میں کیسے جائے؟

مسئلہ نمبر ۱۰:۔ رکوع میں سر کو پیٹھ سے اونچا یا نیچا رکھنا مکروہ ہے۔(منیہ)

نماز میں مچھر مکھی مارنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۱:۔ اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے۔ مسئلہ: جوں یا مچھر جب ایذا پہنچاتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں جب کہ عمل کثیر سے نہ ہو۔(غنیہ و بہار شریعت)

مسجد کی چھت پر نماز پڑھنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۲:۔ مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(عالمگیری)

چند غیر مکروہ صورتیں

مسئلہ نمبر ۱۳:۔ کوئی شخص کھڑا یا بیٹھا باتیں کر رہا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت نہیں جب کہ باتوں سے دل بٹنے کا خوف نہ ہو۔ مصحف شریف اور تلوار کے پیچھے اور سونے والے کے پیچھے نماز مکروہ نہیں۔
(درمختار، ردالمختار)

نمازی کے آگے آگ ہونے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۴:۔ جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے۔ شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔(عالمگیری)

مکھی مچھر اڑانے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۵:۔ بغیر عذر ہاتھ سے مکھی مچھر اڑانا مکروہ ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۶:۔ ایسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے مثلاً زینت لہو ولعب وغیرہ۔

نماز کے لئے دوڑنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۱۷:۔ نماز کے لئے دوڑنا مکروہ ہے۔(ردالمحتار)

اس کا ثبوت حدیث سے بھی ملتا ہے:

"جب تم نماز کے لیے آؤ تو بھاگتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اس طرح چلتے آؤ کہ تم پُرسکون اور وقار طاری ہو۔"

☆......☆......☆

فصل چہارم

تصویر کے متعلق اہم مسائل

مسئلہ نمبر ا:۔ جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۲:۔ اگر تصویر نمازی کے سر پر ہو یعنی چھت میں بنی ہو یا لٹکی ہو یا سجدہ کی جگہ میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع ہوتا ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہو گی۔ یونہی نمازی کے آگے یا داہنے یا بائیں تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے۔ اگرچہ آگے اور دائیں بائیں ہونے سے کم۔

مسئلہ نمبر ۳:۔ اگر تصویر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں تو کراہت نہیں۔ (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۴:۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے پہاڑ، دریا، درخت، پھول پتی وغیرہ تو کچھ حرج نہیں۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۵:۔ تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶:۔ تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ نہیں ہو گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷:۔ اگر تصویر ذلت کی جگہ میں ہو۔ جیسے جوتا اتارنے کی جگہ میں ہو یا

ایسے فرش میں ہو جس کو پاؤں سے روندتے ہوں تو نماز میں کراہت نہیں جب کہ اس پر سجدہ نہ ہو اور گھر میں ہونے میں بھی کراہت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸:۔ اگر تصویر اتنی چھوٹی ہو کہ کھڑے ہو کر دیکھنے میں اس کے بدن کے حصہ الگ الگ نہ دکھائی دیں تو ایسی تصویر نمازی کے آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہونے میں نماز مکروہ نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۹:۔ اگر تصویر کا پورا چہرہ مٹا دیا تو کراہت جاتی رہی۔ (ہدایہ وغیرہ)

عمومی تصویر کا حکم

مسئلہ نمبر ۱۰:۔ تصویر کے یہ احکام تو نماز کے ہیں۔ رہا تصویر کا رکھنا تو اس کے بارے میں حدیث میں ہے کہ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو، اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ یعنی جب کہ توہین کے ساتھ نہ ہوں اور نہ اتنی چھوٹی ہوں کہ کھڑے ہو کر دیکھنے میں بدن کے حصے الگ الگ نہ دکھائی دیں (یعنی جب کہ تصویر ذلت کی جگہ میں ہو یا بہت چھوٹی ہو کہ دیکھنے میں بدن کے حصے الگ الگ نہ دکھائی دیتے ہوں تو ایسی تصویر کے گھر ہونے سے حرج نہیں)۔ (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱:۔ تصویر کا بنانا بنوانا دونوں حرام ہیں چاہے دستی ہو یا عکسی دونوں کا ایک حکم ہے۔

☆......☆......☆

فصل پنجم

مفسداتِ نماز

﴿نماز توڑنے کے مسائل﴾

ذیل میں میں نے ان صورتوں کا ذکر کیا ہے جن صورتوں میں نماز توڑ دینا شرعاً جائز ہوتا ہے۔

مصیبت زدہ کی مدد کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱:۔ کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو اسی نمازی کو پکارتا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو، آگ سے جل جائے گا یا اندھا راگیر کنوئیں میں گرا چاہتا ہے۔ ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے۔ جب کہ یہ نمازی اس کے بچانے کی قدرت رکھتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

زور سے پیشاب کا آنا

مسئلہ نمبر ۲:۔ پیشاب پاخانہ معلوم ہوا یا کپڑے یا بدن پر اتنی نجاست دیکھی کہ جتنی نجاست کے ہوتے نماز ناجائز ہے یا نمازی کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا تو ان تینوں صورتوں میں نماز توڑ دینا مستحب ہے جب کہ جماعت کا وقت نہ جاتا رہا۔ اور پیشاب پاخانہ جب بہت زور سے

ہو تو جماعت چھوٹ جانے کا بھی خیال نہ کرے۔ ہاں وقت جانے کا خیال کیا جائے۔ (ردالمحتار)

سانپ کے کاٹنے کا خدشہ

مسئلہ نمبر۳:۔ سانپ وغیرہ مارنے کے لئے جب کہ کاٹنے کا صحیح ڈر ہو تو نماز توڑ دینا جائز ہے۔

اپنے مال مویشی پر حملہ کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۴:۔ کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے کے لئے یا بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ کرنے کے ڈر سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔

ایک درہم کے نقصان کا خدشہ

مسئلہ نمبر۵:۔ اپنے یا پرائے ایک درہم کے نقصان کا ڈر ہو۔ مثلاً دودھ ابل جائے گا یا گوشت ترکاری روٹی وغیرہ جل جانے کا ڈر ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اچکا لے بھاگا۔ ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

ماں باپ کے پکارنے پر نماز توڑنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۶:۔ اگر نفل نماز میں ہو اور ماں باپ، دادا دادی وغیرہ اصول پکاریں اور ان کو اس کا نماز میں ہونا معلوم نہ ہو تو نماز توڑ دے اور جواب دے۔ (درمختار، ردالمحتار)

﴿چند دیگر مفسداتِ نماز﴾

(وہ باتیں جن سے نماز فاسد (ٹوٹ) ہو جاتی ہے)

ایسی صورتیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ان سے متعلقہ مسائل بھی درج ذیل ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱:۔ کلام مفسد نماز ہے یعنی نماز میں بولنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے چاہے جان بوجھ کر بولے یا بھولے سے ایک آدھ بات بولے یا زیادہ۔

مسئلہ نمبر ۲:۔ کلام وہی مفسد ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم سے کم خود سن سکے اگر کوئی مانع نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۳:۔ کسی کو بھولے سے بھی سلام کیا تو نماز جاتی رہی چاہے خالی السلام ہی کہا ہو۔ علیکم نہ کہہ پایا ہو۔

مسئلہ نمبر ۴:۔ زبان سے سلام کا جواب دیا تو نماز جاتی رہی اور ہاتھ یا سر کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵:۔ نماز میں چھینک آئے تو الحمدللہ نہ کہے۔ اگر کہہ دیا تو نماز نہ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶:۔ خوشی کی خبر کے جواب میں الحمدللہ کہا یا بری خبر پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا یا تعجب کی خبر پر سبحان اللہ یا اللہ اکبر کہا تو نماز جاتی رہی۔ (نورالایضاح)

مسئلہ نمبر ۷:۔ اگر خبر کے جواب کا ارادہ نہ کیا تو نہ گئی۔

مسئلہ نمبر ۸:۔ کھنکھارنے میں جب وہ حرف نکلے جیسے اخ تو یہ مفسد نماز ہے جب کہ نہ عذر ہو نہ صحیح غرض ہو۔ اگر عذر سے ہو جیسے طبیعت نے مجبور کیا یا صحیح غرض کیلئے ہو جیسے قرات میں آواز صاف کرنے کیلئے یا امام کو غلطی پر اطلاع دینے کیلئے یا دوسرے کو اپنے نماز میں ہونے کی اطلاع دینے کیلئے ہو تو اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

مسئلہ نمبر ۹:۔ مقتدی نے اپنے امام کے سوا کسی اور کو لقمہ دیا، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۱۰:۔ امام نے اپنے مقتدی کے سوا کسی اور کا لقمہ لیا، نماز فاسد ہوگئی۔

مسئلہ نمبر ۱۱:۔ آہ، اوہ، اف، تف، یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حروف پیدا ہوئے ان سب صورتوں میں نماز ٹوٹ گئی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے، آواز اور حروف نہیں تو حرج نہیں۔ (عالمگیری، ردالمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲:۔ مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ یونہی چھینک کھانسی جمائی ڈکار میں جتنے حرف مجبوراً (بے اختیار) نکلتے ہیں وہ معاف ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳:۔ پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ مفسد نہیں مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر پھونکنے میں دو حرف پیدا ہوں جیسے اف، تف تو مفسد نماز ہے۔ (غنیۃ)

مسئلہ نمبر ۱۴:۔ نماز میں قرآن، قرآن شریف سے یا محراب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ہاں اگر پڑھتا تو ہے یاد سے اور نظر پڑتی ہے لکھے ہوئے پر حرج نہیں۔ (ردالمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵:۔ عمل کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہو نہ نماز کی اصلاح کیلئے کیا گیا ہو

مفسد نماز ہے۔ عمل قلیل مفسد نہیں جس کام کرنیوالے کو دور سے دیکھ کر اسکے نماز میں نہ ہونیکا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو یہ عمل قلیل ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶:۔ کرتہ یا پاجامہ پہنا یا تہہ بند باندھا تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۱۷:۔ نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے جان کر ہو یا بھول کر ہو تھوڑا ہو یا زیادہ ہو یہاں تک کہ اگر تل بلا چبائے نگل لیا یا کوئی بوند منہ میں گری اور نگل لی، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۱۸:۔ موت، جنون، بے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے اگر وقت میں آرام ہو جائے تو ادا پڑھے اور اگر وقت کے بعد آرام ہو تو قضا پڑھے۔ جب کہ جنون و بے ہوشی ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو یعنی نماز کے چھ وقت کامل تک برابر نہ رہا ہو کہ اگر چھ وقت کامل تک برابر رہے قضا واجب نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹:۔ قصداً وضو توڑا یا کوئی سبب غسل کا پایا گیا، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۲۰:۔ کسی رکن کو ترک کیا جب کہ اس کو اسی نماز میں ادا کر لیا ہو، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۲۱:۔ بلا عذر نماز کی کسی شرط کو ترک کیا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ نمبر ۲۲:۔ قعدہ اخیرہ کے بعد سجدہ نماز یا سجدہ تلاوت یاد آیا اور اس کو ادا کیا اور ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۲۳:۔ کسی رکن کو سوتے میں ادا کیا تھا اس کا اعادہ نہ کیا، نماز نہ ہوئی۔

نماز میں زہریلے حشرات مارنے کا شرعی حکم

مسئلہ نمبر ا:۔ سانپ یا بچھو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی جب کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی ضرورت ہو۔ اگر مارنے میں تین قدم یا زیادہ چلنا پڑا یا تین ضرب یا زیادہ لگانا پڑی تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ نمبر ۲:۔ نماز میں سانپ بچھو مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز ٹوٹ جائے۔

مسئلہ نمبر ۳:۔ سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے (مباح کے معنی جائز حلال جس پر شریعت کی طرف سے کوئی روک نہیں) جب سامنے گزرے اور تکلیف دینے کا ڈر ہو اور اگر کاٹنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴:۔ ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا، پھر کھجایا، پھر ہاتھ ہٹا لیا، پھر کھجایا، پھر ہاتھ ہٹا لیا۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر کئی مرتبہ کھجایا تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا اور اس سے نماز نہ جائے گی۔ (عالمگیری، غنیۃ)

مسئلہ نمبر ۵:۔ تکبیرات انتقال میں اللہ کے الف کو یا اکبر کے الف کو کھینچا اور اللہ یا اکبر کی ب کے بعد الف بڑھا دیا کہ اکبار ہو گیا تو ان سب صورتوں میں نماز ٹوٹ گئی اور اگر تکبیر تحریمہ میں ایسا کیا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶:۔ قرأت یا اذکار نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں نماز توڑ دیتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۷:۔ نمازی کے آگے سے چاہے آدمی گزرے یا جانور نماز نہیں ٹوٹتی البتہ گزرنے والا بہت گنہگار ہوتا ہے۔ اگر نمازی کے سامنے سے جانے

والا جانتا کہ اس میں کیا گناہ ہے تو سو برس کھڑا رہنے بلکہ زمین میں دھنس جانے کو اچھا سمجھتا اور نمازی کے آگے سے نہ گزرتا۔

مسئلہ نمبر ۸:۔ اگر میدان میں نمازی کے سامنے سے تین گز چھوڑ کر آگے سے گزرتے تو حرج نہیں لیکن گھر اور مسجد میں ایسا نہیں کر سکتا۔

مسئلہ نمبر ۹:۔ نمازی کے آگے اگر سترہ ہو تو سترہ کے پیچھے سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(تین گز جگہ یہ اصل میں اندازہ ہے موضع قدم مصلی سے لے کر اس کے موضع سجود تک کا اور موضع سجود سے یہاں مراد وہاں تک کی جگہ ہے جہاں تک حالت قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر کرنے سے نگاہ پھیلتی ہے۔ اتنی جگہ میدان میں چھوڑ کر اس کے بعد سے گزر سکتا ہے۔)

مکروہ تحریمی کی شرعی تعریف

مکروہ تحریمی وہ ہے جس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے لیکن حرام سے کم۔

☆......☆......☆

فصل ششم

سجدہ سہو

سجدہ سہو کا وجوب

یاد رہے جو چیزیں نماز میں واجب ہیں ان میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سجدہ سہو کا ادا کرنا واجب ہوتا ہے۔

سجدہ سہو کی ادائیگی کا طریقہ:

سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے آخر میں التحیات پڑھنے کے بعد داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے اور پھر شروع سے التحیات وغیرہ سب پڑھ کر سلام پھیر دے۔

﴿تین اہم مسائل﴾

واجب کا چھوٹ جانا

مسئلہ نمبر ۱:۔ اگر کوئی واجب چھوٹ گیا اور اس کے لئے سجدہ سہو نہ کیا اور نماز ختم کر دی تو نماز نہیں ہو گی لہٰذا نماز کا دہرانا واجب ہو گا۔

قصداً واجب کا چھوڑنا

مسئلہ نمبر ۲:۔ اگر قصداً کوئی واجب چھوڑ دیا تو سجدہ سہو کافی نہیں ہو گا بلکہ نماز دہرانا واجب ہے۔

فرض نماز میں رہ جانا

مسئلہ نمبر۴:۔ جو باتیں نماز میں فرض ہیں اگر ان میں سے کسی کی ادائیگی رہ گئی تو نماز نہ ہوگی اور یہ بھی یاد رہے کہ سجدہ سہو سے بھی یہ کمی پوری نہیں ہو گی بلکہ پھر سے نماز پڑھنا فرض ہوگا لہٰذا اس صورت میں نماز دوبارہ پڑھنی لازم ہوگی اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کارگر ہوگا۔

سجدہ سہو کے وجوب اور عدم وجوب کے مسائل

یہاں میں ان باتوں کا تذکرہ کر رہا ہوں جن کے کرنے یا ہو جانے پر سجدہ سہو لازم ہوتا ہے یا نہیں ہوتا

سنت اور مستحب کے رہ جانے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۱:۔ وہ باتیں جو نماز میں سنت ہیں یا مستحب ہیں جیسے تعوذ، تسمیہ، آمین و تکبیرات انتقال (ایک حالت سے دوسری حالت میں جانے کے لیے تکبیر کا کہنا مثلاً قیام سے رکوع کے لیے جیسے تکبیر کہی جاتی ہے)، تسبیحات ان کے ترک سے بھی سجدہ سہو نہیں بلکہ نماز ہوگئی (ردالمختار، غنیۃ)۔ مگر نماز دہرا لینا بہتر ہے۔

کئی واجب چھوٹنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۲:۔ ایک نماز میں کئی واجب چھوٹ گئے تو ایک بار وہی دو سجدے سہو کے سب کے لئے کافی ہیں۔ چند بار سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں۔ (ردالمختار وغیرہ)۔

تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہونا

مسئلہ نمبر ۳:۔ قعدہ اولیٰ میں پوری التحیات پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے میں اتنی دیر کی کہ جتنی دیر میں اللھم صل علیٰ محمد پڑھ سکے تو سجدہ سہو واجب ہے چاہے کچھ پڑھے یا خاموش رہے۔ دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔ (درمختار وردالمختار)

قرأت کرنے میں تاخیر

مسئلہ نمبر ۴:۔ قرأت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا اور اتنی دیر ہوئی کہ تین بار سبحان اللہ کہہ سکے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (ردالمختار)

مسئلہ نمبر ۵:۔ دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری)

تعدیل ارکان کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۶:۔ تعدیل ارکان بھول گیا سجدہ سہو واجب ہے۔ (ہندیہ)

التحیات کا پورا کرنا

مسئلہ نمبر ۷:۔ مقتدی التحیات نہ ختم کرنے پایا تھا کہ امام تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو مقتدی پر واجب ہے کہ اپنی التحیات پوری کر کے کھڑا ہو اگرچہ دیر ہو جائے۔

امام کی اتباع

مسئلہ نمبر ۸:۔ مقتدی نے رکوع یا سجدے میں تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے سر اٹھا لیا تو مقتدی بھی سر اٹھا لے اور باقی تسبیح چھوڑ دے۔

بھول کر قعدہ کر لینا

مسئلہ نمبر۹:۔ جس شخص نے بھول کر قعدہ اولیٰ نہ کیا اور تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگا تو اگر ابھی اتنا کھڑا ہوا کہ قعدہ کے قریب ہے تو بیٹھ جائے اور قعدہ کرے۔ نماز صحیح ہے، سجدہ سہو بھی لازم نہ آیا اور اگر اٹھا کہ کھڑے ہونے کے قریب ہو گیا تو پھر کھڑا ہی ہو جائے اور اخیر میں سجدہ کرے۔ (شرح وقایہ، ہدایہ وغیرہ)۔

قعدہ اخیرہ کا بھول جانا

مسئلہ نمبر۱۰:۔ اگر قعدہ اخیرہ کرنا بھول گیا اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو اسے چھوڑ دے اور بیٹھ جائے اور نماز پورے کرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو فرض نماز جاتی رہی اگر چاہے تو ایک رکعت اور ملائے سوا مغرب کے اور یہ کل نفل ہو جائے گی فرض پھر پڑھے۔ (ہدایہ شرح وقایہ، ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر۱۱:۔ اگر قعدہ اخیرہ بقدر تشہد کر کے بھولے سے کھڑا ہو گیا تو بیٹھ جائے جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو اور بیٹھ کر سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو فرض جب بھی پورے ہو گئے۔ لیکن ایک رکعت اور ملائے اور سجدہ سہو کرے یہ دونوں رکعتیں نفل ہو جائیں گی لیکن مغرب میں نہ ملائے۔

(هدایه شرح وقایه وغیره)

تین سجدے کرنا

مسئلہ نمبر۱۲:۔ ایک رکعت میں تین سجدے کیئے یا دو رکوع کیے یا قعدہ اولیٰ بھول گیا

تو سہو کا سجدہ کرے۔

نماز میں ترتیب کی فرضیت

مسئلہ نمبر ۱۳:۔ قیام و رکوع و سجود و قعدہ اخیر میں ترتیب فرض ہے لہٰذا اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو یہ رکوع جاتا رہا۔ اگر قیام کے بعد پھر رکوع کرے گا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ اسی طرح سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا تو نماز ہو جائے گی۔ ورنہ نہیں اسی طرح رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا تو نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۱۴:۔ قیام و رکوع و سجود و قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے یعنی جس کو پہلے ہونا چاہیے وہ پہلے ہوا اور جس کو پیچھے ہونا چاہیے وہ پیچھے ہوا اگر پہلے کا پیچھے اور پیچھے کا پہلے کر لیا تو نماز نہ ہو گی جیسے کسی نے رکوع سے پہلے سجدہ کر لیا تو نماز نہ ہوئی۔ ہاں اگر سجدہ کے بعد دوبارہ رکوع اور پھر سجدہ کرے یعنی ترتیب وار کر لے تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ اسی طرح اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا تو نماز نہ ہوئی۔ البتہ قیام کے بعد پھر رکوع کرے تو ہو جائے گی۔ (ردالمختار)

نفل کا قعدہ اخیرہ

مسئلہ نمبر ۱۵:۔ نفل کا ہر قعدہ قعدہ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اور واجب نماز مثلاً وتر فرض کے حکم میں ہے لہٰذا

دعائے قنوت یا تکبیر قنوت بھول گیا تو سجدہ سہو کرے۔ تکبیر قنوت سے مراد وہ تکبیر ہے جو قرات کے بعد دعائے قنوت پڑھنے کے لئے کہی جاتی ہے۔ (عالمگیری)

عیدین کی تکبیریں

مسئلہ نمبر ۱۶:۔ عیدین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا یا زائد کہیں یا غیر محل میں کہیں ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔

☆......☆......☆